جشن نمبر

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفتہ وار

بلوچستان جدید

کراچی

وطنیات

حب الوطن من الایمان

وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے

الہمات

اعظم الجہاد کلمۃ الحق عند سلطان الجائر

سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے آگے کلمۂ حق کہنا ہے

تاریخ اجرائی اشاعت -
یکم ، ہشتم ، شانزدہم ، بست و چہارم

سالانہ	چندہ	چار روپیہ
ششماہی	چندہ	دو روپیہ
سہ ماہی	چندہ	ایک روپیہ

معاون

گورنمنٹ	سے	بیس روپیہ
سردار	سے	دس روپیہ
طالب علم	سے	دو روپیہ

مدیر

پیر بخش نسیم
حسین عنقا

جلد ۱	یوم پنجشنبہ ۱۴ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۳۴ء	شمارہ ۱

عافیت کوش احباب سے

کرم ہے تیغ جفا کا بقدرِ وسعتِ شوق — جسے ہو ذوقِ شہادت کفن بدوش آئے
چلیگا کام نہ یاں اب قرار داروں سے — وہ سربلند ہے جو بن کے سرفروش آئے
نوائے گاندھی و جیکر سے کام بن نہ سکا — کمال سا کوئی اب ساز پر خروش آئے
اب آگے مرحلہ آتا ہے سخت کوشی کا — ہمارے ساتھ نہ اب کوئی عیش کوش آئے
نہ ہو سکے جو حریفِ خمارِ جام تو کیا — مزہ تو جب ہے کہ پینے سے اور ہوش آئے
جنابِ شیخ کو چلتے ہی بن پڑی آخر — کچھ ایسی شان سے محفل میں بادہ نوش آئے
اٹھ اے بلوچ بدل دے نظامِ فطرت کو — جگر پہ تیر چلیں اور دل میں جوش آئے

[illegible] سے شائع کیا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

نواب زادہ میر شہباز خان نوشیروانی کی اہل بلوچستان سے اپیل

"میرے وطن کے عزیز فرزندوں کی غلط پالیسی اور تکلیف کو دور کرے اور میرے وطن بلوف کو بھی دوسرے ملکوں کی طرح دولتوں سے نواز ہے"

میرے عزیز بلوچستانیو!! میں کیا کہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں تعلیم وطنی جذبہ اور برادری احساس کے سینہ میں بھی موجزن اور میں بھی اس دن کے دیکھنے کا آرزومند ہوں سے منتظر ہوں کہ آپ [illegible] خرابیوں اور خستہ حالیوں سے پاک [illegible] تمام مجھ وطنی بھائی ایسے امن و آرام کی زندگی [illegible] خدائی تقسیم [illegible] دنیا کی تیج [illegible] تیج قوموں یعنی [illegible] جہاد بھی [illegible] حقوق پانے کے مستحق سمجھے جائیں لیکن [illegible] اور جہاد [illegible] ضرورتوں کی [illegible] جانے کے لائق [illegible] حدود [illegible] حکومت کی ہے [illegible]

کسی ملک اور قوم کو [illegible]

آپ خود ہی [illegible] سنبھالنے [illegible] وطنی بھائیوں کے سینوں میں [illegible] آزادیوں میں [illegible] نہیں سکتی آپ خدا کا شکریہ بجا لائیں کہ [illegible] وطن عزیز کے دو سرفروش فرزندان بھائی تسنیم اور بھائی منتقا [illegible] کے لئے [illegible] قومی تحریک میں پروانہ وار [illegible] ہے میں نے [illegible] ایک ہفتہ وار اخبار بنام "بلوچستان جدید" کالا ہے [illegible] بلوچستان کی اس نئی تحریک سے [illegible] دلچسپی رکھنے والا جانتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی اس اخبار سے غرض جلب زر اور مفاد ذاتی نہیں بلکہ وطن عزیز اور برادران عزیز کی خلوص نیت کیساتھ خدمت مطلوب ہے۔

کسی اخبار کو چلانے کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ ہر قسم کے حالات کی بروقت اطلاع تاکہ اخبار کو وطنی بھائی زیادہ شوق سے پڑھیں اور اپنے ملک کی اندرونی اور بیرونی کاروائیوں سے باخبر رہیں دوم یہ کہ حسب توفیق بروقت پیسے کی مدد تاکہ اخبار کا خرچ عمل [illegible] کرے۔

آپکے وطن عزیز کے یہ دو نڈر پروانے آپکے وطن پر سینکڑوں میل دور ہونے کیساتھ ساتھ سرمایہ داری کے بوجھ سے بھی محروم ہیں۔ محض خدا کا اور آپ بھائیوں کا آسرا لیکے اخبار نکال رہے ہیں خدا کیلئے [illegible] وعدہ کر [illegible] اسلام اور [illegible] آپ بھی [illegible] اپنے ملک، قوم کی بہتری کو فراموش نہ کریں [illegible]

خود خریدار بنیں اور جسم کے حالات پہنچانے کا انتظام کریں بلکہ اپنے دائرہ کے دیگر تمام دوستوں اور بھائیوں کو خریدار بنائیں اور حالات پہنچانے کا وعدہ لیں۔

آپ بھی ان کوششوں سے دوست اور دشمن پر ثابت کریں کہ آپ کو اپنے ملک و قوم سے بے حد محبت ہے اور آپ میں اسلامی اور آبائی غیرت موجود ہے اتم موجود ہے آپ ہرگز اپنے وطنی بھائیوں کو چوہڑے چماروں سے گری ہوئی حالت میں دیکھ نہیں سکتے۔ آپ آئیں اور اس سے پیشتر کہ آپ اپنے اس ملکی اور قومی فرض کو ادا کرنے کا آغاز کریں اپنے مذہب اسلام کی سنت کو پیری جہانی کرتے ہوئے بجا لائیں۔

اے خالق! اے رب العالمین!! اے قادر مطلق!!! بلوچستانی ہمارے بھی تیرے بندے ہیں اور تیرے پیارے حبیب کی امتی ہیں۔ ان پر رحم فرما ان کی ذلتوں کو دور کر!! تاکہ وہ اس قابل بن کر اپنے ہمسایوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکیں۔

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں

"آپ کا شہباز"

(نوٹ [illegible] : کچھ ہمارے لئے بھی دعا کی ہم تی اور دعا [illegible] ہوتا۔

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی [illegible]
لعدہ دیں گے ثبت کرسم [illegible]

خان بہادر سردار رسول بخش خان کا شاہی جرگہ [illegible]

[illegible] اطلاعات مظہر ہیں کہ شاہی جرگہ کے موقعہ پر نواب محمد خان جوگیزئی سردار [illegible] خان کی [illegible] ۔ انہوں نے اپنی [illegible] کا مطالبہ بھی [illegible] مگر رد کر دی گئی [illegible] شاہی جرگہ کی تشکیل ضروری جائیگی۔

ڈاکٹر محمد رمضان خان صدر گل السوسی ایشن بلوچستان کو بے دست و پا کر دیا گیا

[illegible] خصوصی اطلاع ہے کہ ڈاکٹر صاحب [illegible] [illegible] سرکاری [illegible] کا الزام [illegible] کر دیا گیا ہے۔

خان عبدالسلام خان اچکزئی کا پیغام

اے تسنیم! اے میرے عزیز رفیق!! اے بلوچستان کی زبان!!! تو اپنے قلم کو چوب [illegible] سمجھ یہ مظلوم بلوچستان کی زبان ہے جو اپنے درد ناک کراہنے کی آواز کو ان کانوں تک پہنچانے والی ہے جنکو بنی نوع انسان سے ہمدردی ہے اور جو تیری اس دردبھری چیخ کو سن پانے کے بعد یقیناً بے آرام ہونگے اور اتنے تک آرام نہ کریں گے جب تک تیرے بلوچستان کو آرام نہ دلائیں گے اسلئے تو اپنی قلم سے وہ بھی اور درد ناک آواز پیدا کر جس سے عرش عظیم لرزنے لگے قدسی پریشان ہو جائیں اور خدا کی مشتعل طاقتیں مدد کو جتنا بادہ دوڑ آئیں اور مظلوم بلوچستان کے ظالم دشمنوں کا گھر ویران ہو جائیں کر بیخ تک اکھاڑ نکال سکیں۔

میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستانی بے حس نہیں ان میں اچھے برے کی پرکھ اور دوست و دشمن کی تمیز ہے وہ اپنی لاج کو رکھنے والے ہیں بے حمیت نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ تمہاری آنکھ لاج ہے تمہاری رسوائی انکی رسوائی ہے۔ اسلئے وہ ہر قسم کی مدد سے تمہارے ہاتھ بٹانے کو اپنے پر فرض تصور کریں گے۔ تم دیکھو گے کہ "بلوچستان جدید" بہت جلد نہ محض اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گا بلکہ ایک نمونہ بن جائیگا جو ہر قومی اور ملکی تحریک کے کام آئیگا اسلئے تو قلم اور دل پریشانیوں سے بے نیاز ہو جا اور مردانہ وار بلوچستان کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کر۔ (آپکا بھائی عبدالسلام)

علامہ بلدیو سنگھا صحرائی سروہی (ابلوچستانی) سابق مدیر مسئول حامد الہ آباد کا پیغام

اہل بلوچستان کیلئے اس امر کا احساس بہت ضروری ہے کہ ہم [illegible] زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جبکہ تہذیب ایک [illegible] جنم لے رہی [illegible] رجعت و زر قدامت پسندیوں کی بجائے [illegible] پسندی [illegible] کی کوشش کرنی چاہئے اپنی روزانہ زندگی [illegible] چھوٹی چھوٹی باتوں کو قابل توجہ سمجھنا چاہئے۔ دنیا کے [illegible] ضرورت ہے۔ مجھے مدیر مسئول جدید بلوچستان کی بات [illegible] وہ من حیث المجموع اپنی قوم کے تمدن و معاشرت، عادات، [illegible] رسم و رواج کو اپنے ادب میں محفوظ کرکے اپنی [illegible] بلند رتبہ حاصل کرتے ہوئے دنیا پر بھی اپنی روح کی عظمت [illegible] میں اپنی تمام ذہنی قوتیں صرف کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفتہ وار
بلوچستان جدید
یوم پنجشنبہ ۱۴ ذوالقعد سنہ ۱۳۵۲ھ مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۳۴ء

آپ دنیا اپنی پیدا کر اگر زندوں میں ہے

دنیائے جدید۔ مذہبی، سیاسی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے بہت ترقی کر گئی ہے۔ مگر بلوچستان ان تغیرات سے دور و پیچھے ہے۔ بلکہ اس قدر گرا ہوا ہے کہ آج [illegible] یہاں کے آدمی اس کے نام تک سے واقف نہیں۔ بلوچستان کی آج ٹھیک وہی حالت ہے۔ جو قرون وسطیٰ میں یورپ کی دنیا کی تھی۔ اس کا عجیب و غریب اور دنیا سے نرالا طرز حکومت، اس کا دقیانوسی جرگہ سسٹم اسکے گمراہ کن رسم و رواج اسکے باشندوں کی مذہبی، اخلاقی، تعلیمی، اور اقتصادی زبوں حالی آثار عتیقہ سے کسی طرح کم نہیں۔

بلوچستان ایک مدت مدید کی خواب غفلت میں رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آج اسکی موجودہ حالت ناگفتہ بہ ہے کیونکہ کسی قوم کی موجودہ حالت اسکی گذشتہ حالت کی آئینہ بردار ہوتی ہے چونکہ بلوچستان کا گذرا ہوا زمانہ جہالت و بے علمی کا زمانہ تھا۔ اسلئے آج بھی ہمیں جہالت و بے علمی کا دور دورہ ہے۔ چنانچہ اگر اسکی موجودہ حالت کو بھی اسی طرح رہنے دیا گیا۔ تو آنے والی صدیوں تک یہ دنیا کی دوسری قوموں اور دوسرے ممالک سے پیچھے ہی رہیگا۔

آج بیسویں صدی ہے اور اس کا نظام کچھ اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اور دنیا کا کوئی ملک اس وقت تک دنیائے جدید کے دوش بدوش نہیں چل سکتا۔ جب تک اسکے پاس اپنا اخبار اور پلیٹ فارم نہ ہو۔ ان دونوں ذرائع میں سے اخبار مقابلتاً زیادہ مفید اور قابل اعتماد ہے۔ کیونکہ اخبار ملک اور قوم کی زبان ہے جسکے ذریعہ قوم اور ملک کی تکالیف اور ضروریات حکومت اور دنیا والوں تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اخبار آج کی دنیا میں ضروریات زندگی میں سے ہے۔ مہذب ممالک کے لوگ اس آدمی کو جو اخبار نہیں پڑھتا۔ انسان نہیں سمجھتے ہیں دور جانیکی ضرورت نہیں۔ ہندوستان ہی کو دیکھیں کہ اس کے ہر مرکز سے کئی اخبارات نکلتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے فرقوں تک کے پاس بھی اپنے اپنے اخبارات ہیں۔ بلوچستان اور بلوچستانیوں سے [illegible] والے ایک عرصے سے اس کی کو محسوس کر رہے تھے۔

خدائے پاک و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے ہمیں آج اپنا قومی اخبار نکالنے کی توفیق عنایت فرمائی۔ ہم کمال ادب سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہندوستان کا پریس ہماری تکالیف [illegible] حکومت اور دنیا والوں تک خاطر خواہ پہنچا رہا ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی ہی زبان سے اپنی فریاد بلند کریں۔ ہم تابکے دوسروں کے محتاج رہینگے۔ ہمیں اپنی بستی آپ بسانی چاہیئے۔ چاہے اسکی آبادیاں کیسی ہی کیوں نہ ہوں ہم کو آپ اپنی مدد کرنی سیکھنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ اور اسکے پاک و برگزیدہ رسول کی امداد حاصل کر سکیں۔

"بلوچستان جدید" جیسے کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایک ایسے بلوچستان کا پیامبر ہوگا جو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح اصلاحات سے پورے طور پر متمتع ہوگا اور جسکے باشندے اسکی حکومت میں برابر کے حصہ دار ہونگے بلوچستان جدید ان سوئے ہوئے باشندوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کریگا اور ان [illegible] آنے والی زندگی کی دوڑ کے لئے تیار کریگا۔

ان میں ان کی تکالیف اور ضروریات کا احساس پیدا کریگا۔ "بلوچستان جدید" بلوچستان کے مسلمانوں کو انکے پاک اللہ اس کے برگزیدہ پیغمبر کے احکامات سنائیگا اور ان کو ایک دفعہ پھر انکے بھولے ہوئے سبق یاد دلائیگا ان کی اسلامی شان ان کے اجداد و اسلاف کے بہترین کارنامے ان کے سامنے رکھیگا۔ ان کو ہر جز رست ترقی کرنے کے لئے آمادہ کریگا ان سوئے ہوئے بلوچستانیوں کو جگا کر دنیائے جدید کی قوموں کے برابر کھڑا کرنے کی کوشش کریگا۔ بلوچستان جدید نہ محض خود آئین و قانون کا پابند ہوگا بلکہ بلوچستان کے پیارے باشندوں کو بھی اس کی تلقین کریگا اور حکومت کو ہر وقت بلوچستانیوں کی فریاد کو سنائیگا۔ کہ وہ آئینی و قانونی ہونے کیلئے بیتاب ہیں انکے اس فطری اور بشری حق کو انہیں زیر مستقبل میں دیا جائے۔ بلوچستان جدید امن کا گرویدہ ہے اسلئے وہ اپنا مقصد امن رکھیگا وہ امن کی دنیا میں محض خود رہنے کی کوشش کریگا بلکہ دوسروں کو بھی امن کی دنیا میں آبسنے کی دعوت دیا کریگا۔ بلوچستان جدید کسی ایک کی ذاتی ملکیت نہیں اور نہ ہی تجارتی اغراض سے جاری کیا گیا ہے۔ یہ قومی اخبار ہے اسکی موت اور اسکی زیست قوم اور وطن کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہیں تو اسے زندہ رکھیں۔ اور چاہیں تو اسکو مار دیں۔ مگر اس قدر ضرور یاد رکھنا ہوگا کہ اسکی زندگی وطن والوں کی زندگی ہوگی اور اسکی موت وطن والوں کی موت ہوگی۔

بلوچستان جدید کا پہلا پرچہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے ہی اس کے مستقبل کا اندازہ کرلیں اگر وطن والوں نے ہماری آواز پر لبیک کہا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہماری حالی اور قلمی امداد کی۔ تو ہمیں امید ہے کہ بلوچستان جدید بلوچستان میں آنے والے خوش دور کا صحیح معنوں میں پیغامبر ہوگا۔

اے خدا! اے آسمانوں اور زمینوں کے خدا! اے غریبوں اور مظلوموں کی مدد کرنے والے خدا! اے حق اور اسکے حامیوں کی حمایت کرنے والے خدا! تو ہماری مدد کر۔ ہم بیکس ہیں۔ ہم مظلوم ہیں۔ ہماری تمام امیدیں تجھ سے وابستہ ہیں۔ اے خدا! تو ہم کو سچ کہنے والی زبان اور سچ لکھنے والا قلم عنایت فرما۔ ہمیں نیکی کرنے کی طاقت عنایت کر۔ اے خدا ہمیں حق سننے والے کان نیکی دیکھنے والی آنکھیں۔ دوسروں کی تکلیف پر بیقرار ہونے والا دل عطا فرما۔ اے قادر مطلق۔ اے رحیم و کریم خدا [illegible] اپنے پاک وطن کی خدمت کرنیکی توفیق دے۔ اے خدا [illegible]

رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہوئے ہیں تو نہ ہم کو بھول جا

Yousaf Aziz Magsi Chair

نواب محمد یوسف علی خان عزیز مگسی کا پیغام

دہقان محترم بھائی تسنیم اور عنقا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ
مجھے یہ معلوم کرکے بہت ہی مسرت ہوئی ہے کہ آپ نے "بلوچستان جدید" کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالنے کا ارادہ کیا ہے اور جس کی پالیسی خالص قومی ترقی کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کرنا ہوگی۔

میں اس قدم مستحسن پر جہاں آپ دونوں کو اپنے قلب کی عمق سے مبارکباد پیش کرتا ہوں وہاں اہل بلوچستان سے بھی اسلام انسانیت اور وطنیت کے مقدس اور عزیز نام پر اپیل کرونگا کہ وہ دل سے اپنے اس قومی جریدہ کا استقبال کرتے ہوئے اسکی عملی امداد کریں۔

میری قلبی دعا ہے کہ "بلوچستان جدید" پھلے پھولے اور حقیقی معنوں میں بلوچستان کیلئے نئے دور جدید کا پیامبر ہو۔

آپکا یوسف علی عزیز

فاروق عزیز (پسر رفیق میر عبدالعزیز خان کرد) کی عنقا کو ڈانٹ

"چچا عنقا تم تنہا کیوں ہو میرا ابا جان کہاں ہے؟ وہ تمہارے ساتھ باہر گیا تھا تم نے انکو کیا کیا؟ کہاں چھوڑا؟ بتاؤ بتاؤ خدا کے لئے بتاؤ؟ ...."

"دور ہو میرے سامنے سے دور ہو جب میرا ابا جان تمہارے ساتھ نہیں میں تجھے بھی دیکھنا نہیں چاہتا جب تک میں انکو نہ دیکھوں تمکو دیکھنے سے میری آنکھوں میں وہ طراوت وہ تسلی اور وہ سرور آ نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ تم سے آگے آگے ہوا کرتے تھے اور تم پیچھے پیچھے۔ آج کیوں ایسا ہو رہا ہے آخر بات کیا ہے؟ ...."

"میں تمکو چچا کہکر اپنی زبان کو مردار کرنا نہیں چاہتا تم بیوفا ہو یاروں کے یار نہیں تم غدار ہو دوستوں کے دوست نہیں تم نامرد ہو مردوں کا ساتھ دے نہیں سکتے۔ تم ڈرپوک ہو بہادر دل کیساتھ جا نہیں سکتے ...."

ننھے اور معصوم فاروق عزیز کا چہرہ اب تمتما گیا ہے وہ گھور گھور کر میری آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال رہا ہے کہ میرے قلب کی گہرائیوں کو چیرتی ہوئی جارہی ہیں ...."

میں ایک سناٹے کے عالم میں ہوں کوئی خدا را بتاؤ کہ میں اس بچے کو کیا کہوں؟ کیا جواب دوں جو میں غریب اپنے عزیز بھائی یعنی تیرے ابا جان کو کیا کیا؟ کہاں چھوڑا؟ اور وہ کب آئیگا؟ اور اپنی آغوش کے اس خوبصورت جیتے جاگتے کھلونے کیساتھ کب کھیلیگا اپنا جی بھلائیگا۔ اور اس سے پیار کرکے اسکے نازک اور ننھے دل کو تسلی دیگا۔

عنقا

انسان کی مدارج حالتوں پر ایک نظر

(از عنقا)

انسانی زندگیوں کی مدارجی حالتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور تاریخوں سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ سرشروع شروع میں انسان بھی درندوں کی طرح شکار کھیلا کرتا تھا اور اپنی خوراک مہیا کرتا تھا چونکہ خدا کی مانند یہ عقل کے بہرہ سے بالکل محروم نہیں تھا۔ لہذا جب اسکو بعض وقت شکار میسر نہیں ہوتا تھا اور اسکو فاقہ کی مصیبت سہنا پڑتا تھا تو اس نے کیا یہ کہ جانوروں کو اس نے پکڑکر اپنے پاس رکھنا شروع کیا اور جب اسکو کہیں سے شکار ہاتھ نہیں آتا تھا تو ان میں سے کسی کو استعمال میں لاتا تھا اس صورت سے ایسے قیدی جانوروں کو بعض اوقات بہت زیادہ عرصہ قید میں رہنا پڑتا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر خوراک وہ زندہ رہ نہیں سکتے تھے لہذا انسان کو ضرورت ہوئی کہ وہ اپنے ان قیدی جانوروں کو زندہ رکھنے کیلئے خوراک بہم پہنچائے اور انکو پالے یہاں سے انسان کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے اب انسان بہت سے جانور پکڑ لایا کرتا تھا اور انکو پالا کرتا تھا پالنے کے لئے ضروری ہوگیا کہ انسان جاکر کسی ایسے مقام میں رہتا جہاں اسکے جانوروں کے لئے آب ودانہ وافر ملتا اس کثرت سے جانوروں کو یکجا رکھنے اور پالنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جانوروں نے آپس میں اختلاط واتفاقات کیا اور بچے پیدا ہونے شروع ہوئے اب انسان کیلئے یہ لازمی ہوگیا کہ اپنے لئے ٹھہرنے کے مسکن پیدا کرے تاکہ وہ ان جانوروں کی پرورش کرنے میں مدد ملے یہاں سے انسان کی زندگی کا تیسرا دور شروع ہو جاتا ہے اب انسان نے باقاعدہ آبادیوں کی صورت میں اپنی جھونپڑی بنالی اور خاوند وبیوی اور والدین واولاد کے تعلقات پیدا ہوگئے اس خاندانی زندگی نے انسان کی آوارہ زندگی اور آزاد منشی کو ایک حد تک بدل دیا اور انسان کو ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اس خانہ بدوشی یعنی آج کہیں اور کل کہیں کی زندگی کو ترک کرے اور ایک ہی جگہ بودوباش کرے بیماری اور سردی وگرمی سے بچنے کے لئے مکان طیار کرے اور اپنے اور اپنے پالتو جانوروں کے لئے چراگاہیں بنانی شروع کیں یا یوں کہئے کہ زراعت کی ابتدا ہوئی اب ایک جگہ میں رہنے انہیں ملنے جلنے ہونے وغیرہ وغیرہ سے نسل وخاندان کی تعداد میں ترقی شروع ہوئی اور زیادہ خوراک مہیا کرنے کیلئے زیادہ زمین کی ضرورت ہوئی اس خوراک کی اکثریت وقلیت اور تنگ زمین کی زیادتی وکمی نے خاندانوں کی اس خاندانی جماعت میں جنگ وجدال کا بیج بویا یہاں سے انسان کی زندگی کا چوتھا دور شروع ہو جاتا ہے اب انسان کو اس کی ضرورت ہوئی کہ قیام کیلئے ضروری ہو اگر ان میں سے کسی کو "بڑا" تصور کیا جائے اور باقی سب "چھوٹے" بلکہ اسکی تابعداری کریں اور اسکے احکام بجا لائیں۔

یہاں تک تعلق تھا سادہ زندگی اور سادہ طریق زندگی کا لیکن مختلف مقامات کی مختلف آب وہوا اور مختلف غذا نے انسانوں کے رنگ، لباس، جسامت، ذہن میں اختلاف پیدا کیا اور مقامات کی زرخیزی اور بنجری نے انسانوں کی مالی حالتوں میں امتیاز پیدا کیا چنانچہ مختلف مقامات کے مختلف باشندے مختلف قومیں کہلائی جانے لگیں اور مادی قوتوں کی بنا پر ذات پات کی تمیز کی جانے لگی جس کا نتیجہ ہوا کہ مختلف مقاموں کی مختلف جماعتوں میں اپنی اپنی قوتوں اور اپنی اپنی ذہنیتوں کے اعتبارات سے رسم ورواج یعنی آئین وقانون طیار کئے گئے جن کا تمامتر مدعا ایک امن اور ایک آرام کی زندگی حاصل کرنا تھا اور بس

اسوقت بلوچستان زندگی کی جس مدارجی حالت سے گذر رہا ہے وہ تمام بلوچستانیوں پر واضح اور روشن ہے۔ میں اس سے بحث کرکے مضمون کو طول دینا نہیں چاہتا محض اسقدر بلوچستانیوں سے عرض کرتا ہوں کہ اپنے ان رسم ورواج یعنی آئین وقانون پر غور کریں جن پر انکی زندگی وموت کا انحصار ہے اور دنیا وآخرت کا مدار ہے؟ کہ وہ کہاں تک انکے لئے مفید یا غیر مفید ہیں اور اسکے بعد انکو مفید یا غیر مفید بنانے کا ذمہ وار کون ہے۔ اور انکو دنیا وآخرت کا خیال رکھتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟

میں یہاں اسقدر کہنے پر بالکل مجبور ہوں کہ ان آئین وقانون کا اثر ... نوجوانان بلوچستان پر پڑتا ہے جو اپنی عمر ... گذار چکے ہیں اسلئے نوجوانان بلوچستان ہی کو ... ان آئین وقانون پر غور کریں کیونکہ ان کا اثر محض خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد پر ہی نہیں پڑتا اور نہ ہی صرف دو کے سوا بلوچستان کے نوجوانوں میں سے کسی کو عقل ودماغ، نیک وبد کی تمیز، غیرت ودینا، ہمت وشجاعت نہیں ہے؟

میں اپنے خیالات وقتاً فوقتاً آپ نوجوانان بلوچستان پر ظاہر کرتا رہوں گا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

صید زبون

اے صید زبون! اے گرفتار بلا - اے ناکردہ گناہ اسیر [illegible] اور [illegible] تیرا بچہ پھڑپھڑانا تیرا بے قرار ہو کر زنداں کی آہنی سلاخوں سے [illegible] بے سود ہے - تیرا فریاد کرنا بے فائدہ ہے - تو بے شک بے گناہ ہے - مگر تیرا کرب و اضطراب تجھے نجات نہیں دلا سکتا - تو [illegible] مظلوم ہے - مگر تیری مظلومیت تیری کچھ مدد نہیں کر سکتی - کیونکہ تو اس وقت ظالم صیاد کی بے رحم گرفت میں ہے [illegible] اور تیرا در و دیوار سے سر پٹکنا اس کے [illegible] نہیں رکھتا - تو خاموش ہو جا اور بالکل خاموش -

[illegible] رحم - ترس - ہمدردی [illegible] حق و انصاف [illegible] کے نزدیک بے معنی جملے ہیں [illegible] جلاد ہے [illegible] ہے - اس کا کام ہی [illegible] سخت دل مہربانی اور شفقت کے جذبات [illegible] ستم [illegible] اور جفا [illegible] ہے - کہ اللہ کی مخلوق کو ستائے [illegible] کھائے -

اے صید زبون! دیکھ وہ تجھے گرفتار کر کے کس [illegible] اپنے [illegible] کر کے وہ بے حد خوش ہے - دیکھ وہ اپنی [illegible] پر پھولا نہیں سماتا - تجھے وہ محبوس کر کے مطمئن ہے [illegible] بے گناہی اور بے بسی پر اترا رہا ہے - دیکھ! تجھ بے گناہ [illegible] اسکی ناپاک خوشیاں کس طرح دوبالا ہو رہی ہیں - [illegible] بے گناہ نیازی تو اسکی حماقت پر کھلکھلا کر ہنس پڑ [illegible] دیواروں پر ایک ایسا قہقہہ بلند کر جس سے [illegible] گونج اٹھیں - قدرت پورے طور پر اسکی [illegible] کا جائزہ لیگی - قدرت کا قانون اٹل ہے - ظالم کا [illegible] تک پہنچنا یقینی ہے -

[illegible] صید زبون! صبر کر اور قدرت کے آخری فیصلے کا ٹھنڈے دل سے انتظار کر [illegible] یہ چند عارضی ناز [illegible] ہیں [illegible]

دیکھ پائے استقلال ڈگمگانے نہ پائے - صیاد کے مظالم [illegible] ذرہ رحمت خدا کو جوش میں آنے دے - وہ حاکموں کا [illegible] ظالم و مظلوم کا فیصلہ ہی کریگا - اس کا فیصلہ قطعی ہوگا [illegible] دنیا کی کوئی طاقت [illegible] نہ کر سکیگی -

اے صید زبون! بشارت [illegible] غور سے سن - میں کہتا ہوں کہ صبر کامیابی کا دوسرا نام ہے - [illegible] صابر ہوتا ہے [illegible] خدائے رحیم و کریم ہی صابر مخلوق کا ساتھ دیتا ہے - مگر اس وقت جب اسکی [illegible]

مظلوم مخلوق [illegible] پوری تاثیر [illegible] دیکھ میں تجھے بتلاتا ہوں کہ صبر کر اور ان عارضی [illegible] والی مصیبتوں کو خاطر میں نہ لا -

اے صید زبون! اے جبل [illegible] کے مردانہ وار مقابلہ کیا تو [illegible] تیرے لئے ہونگی - تمام رعنائیاں تیرے اور صرف تیرے لئے ہونگی - وہ اپنی مزاکتوں اور نکہتوں سمیت ہمیشہ کے لئے تیرے آغوش میں آ جائیگا - خدائے [illegible] ختم ہونے والی راحتیں اور ہمیشہ رہنے والی مسرتیں تم پر ارزاں کریگا - اس وقت اور ٹھیک اس وقت صیاد کی [illegible] دیکھنے سے تعلق رکھیگی - وہ اپنے کئے ہوئے پر کمال ذلت کا اظہار کریگا - وہ سر بسجود ہو جائیگا - اسکی کارستانیاں اور سیاہ کردیاں ایک خوفناک صید کی صورت اس کے سامنے ہونگی [illegible] وہ چلا اٹھیگا اپنے [illegible] پر خون کے آنسو بہائیگا - گڑگڑائیگا - مگر اس وقت جب قدرت اسکے خلاف فیصلہ دے چکی ہوگی - قدرت بے شک دیر گیر مگر سخت گیر ہے -

نسیم

قوم کاگڑ سے گذارش

(از جناب عبدالخالق نارن بلوچستانی)

اے فرزندان قوم کاگڑ! آج جبکہ دنیا کا گوشہ گوشہ تمدن اور تہذیب کی بہار سے مالا مال ہے - ہر شخص اور ہر قوم حفاظت حقوق کے لئے کمربستہ ہو کر سر توڑ کوششیں کر رہی ہیں مساوات جدیدہ کا متلاشی [illegible] مذہبی اور معاشرتی اصلاحات کا طالب ہے - سرحد کے افغان بھی آگے بڑھ رہے ہیں - دیکھو وہ کسطرح بیداری سے سرشار نظر آ رہے ہیں لیکن آپ پر کیا مصیبت ہے کہ آپ پرانی قدیم رسوم اور وہی قدیم غلامانہ ذہنیت طاری ہے - آپ جیسے کثیر التعداد آبادی شاید ہی بلوچستان میں اور کسی قوم کی ہو - فورٹ سنڈیمن [illegible] - ہرنائی - کوئٹہ کا اکثر حصہ آپ کی قوم سے آباد ہے - مگر کیا افسوس ہے کہ آجتک آپکے رگوں میں افغانی خون جوش نہیں مارتا اور آپکے قدیم جذبات تو میاں حب وطنیہ مشتعل نہیں ہوتے - کیا آپ میں قومی غیرت و حمیت نہیں کہ آپ قدیم شجاعت کی یاد تازہ کریں اور کیا آپ میں خدا اور خدا کے رسول اور خدا کے بندوں کی محبت نہیں کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا نام دنیا سے بالکل مٹ جائے -

بلوچستان اینڈ انڈیا بلوچ کانفرنس کے گزشتہ سال کے انعقاد کے بعد اسکے دوسرے جلسے کیلئے میری آنکھیں انتظار میں تھیں کہ دیکھئے کاگڑ قوم کے کونسے غیور فرزند شرکت کریں گے لیکن امید یاس سے بدل گئی - اگر آپ کانفرنس میں [illegible] کی بنا پر شریک نہیں ہو سکے تو مضائقہ نہیں لیکن اسکی تجویزات کو [illegible] قبول ہونی چاہئے - میرے عزیز بھائیو کانفرنس روز بروز خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہوتی جا رہی ہے - آپ بھی اٹھیں اور اس متحدہ کانفرنس کی ممبری میں اپنا نام لکھائیں [illegible] کتنی ہے کہ رسم و رواج سے شریعت مطہرہ بہت افضل ہے اور لازمی ہے [illegible] رسم و رواج کو چھوڑ کر اسکی پابندی کریں [illegible] نہیں روک سکتی -

[illegible] اپنے بلوچستانی بھائیوں نے اب اخبار "بلوچستان جدید" نکالا ہے [illegible] خریدار بنیں اور قوم کو جگائیں -

ایک ضروری گذارش

[illegible] قوم خواہان وطن اور [illegible] عزیز نوجوان بھائیو! [illegible] اور [illegible] بڑی بڑی نعمتیں اور سلطنتیں [illegible] بلوچستان جدید [illegible] قومی اخبار نکالنے میں کامیاب [illegible] آپ کو بھیجا جاتا ہے اگر آپ کے دل کے [illegible] ہے تو اس کو حاصل کرتے ہی [illegible] خریدار بن جائیں - اگر آپ [illegible] خاموشی برتی تو سمجھینگے کہ آپ خریدار بن [illegible] آپ کی خدمت میں ارسال کیا جائیگا [illegible] وی - پی [illegible] قومی اور اخلاقی فرض ہوگا - وی - پی کی [illegible] آپ کو پوسٹیج بھی زیادہ ادا کرنا پڑیگا -

([illegible] خادم نسیم [illegible])

ترسیل زر کا پتہ

مینجر اخبار بلوچستان جدید بارنس سٹریٹ بندر روڈ کراچی

وطن کی یاد

(از عنقا)

وطن کی یاد نے پھر دل پہ آ قبضہ جمایا ہے ... پھر اپنے نشتر خونیں ادا سے کار فرما ہے
پھر اپنے دل کے ہلاک سے ابلکر خون بہتا ہے ... پھر اپنے سیل تند خون سے یہ نالہ نکلتا ہے

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

تیرا پیشہ شجاعت کا مسلّم تھا زمانہ میں ... ولیکن آج مبتلا ہے تو کس آشیانے میں
ہے یہ نا خلف فرزند شاغل نا خسانے میں ... انہیں آتا ہے لطف اب جو شیاں غیروں کی کھانے میں

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

نہیں ہے [illegible] اب تو تمہارے اور رہتے ہیں ... ترے فرزند سب اک تجھے ابھی تو رستے رہتے ہیں
[illegible] بچے پینے کو ترستے ہیں ... میں کہتا ہوں کہ تجھ میں نا خلف فرزند بستے ہیں

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

نہیں تو [illegible] کو ... کیا ہے اپنی روزی سے نہیں کیا شاد غیروں کو
کیا ہے کیا نہیں فرزند [illegible] کو ... دیا ہے کیا نہیں اپنا حق اجداد غیروں کو

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

نہیں ہے تجھ کو حاصل آج آئینی حکومت بھی ... نہیں ہے تجھ کو اپنے مال اپنے گھر پہ قدرت بھی
تجھے دی ہی نہیں جاتی ہے تیری اپنی دولت بھی ... [illegible] تک نہیں ہے آدمیت بھی

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

ملی تسلیم عز اللہ تجھے ایماں کے بدلے ... ملی ہے [illegible] فرماں کے بدلے
ہوا ہے جب اک سر مرحمت قرآں کے بدلے ... مسلماں [illegible] کے بدلے

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

وہی دختر فروشی کیا نہیں ہوتی ہے اب تجھ میں ... لب و دلور کے ناموں سے کمائی کے یہ [illegible] میں
جگہ تہذیب اور اسلام کو باقی ہے کب تجھ میں ... وہی اب بے حیائیاں وہی میں [illegible]

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

نہیں ہے کیا وہ مجرم جو تری عزت پہ مرتا ہے ... تری خاطر جو سر اپنا سر شمشیر دھرتا ہے
تو اپنے جاں نثاروں کی یہی کچھ قدر کرتا ہے ... تو اپنے جیلخانے کاٹ، زنداں ان سے بھرتا ہے

تو کس خوبی پہ دعوت اے وطن دیتا ہے نیکی
ذرا تو نگا چھیڑو کیوں یہ سوجھی ہے ستانا نیکی

امداد حاصل کر سکا ہے پھر بھی وہاں کی حکومت کا جبر خود سارے ہندوستان سے علیحدہ نمونے پر جاری ہے۔ اور وہاں کی رعایا کی جائز قانونی اور اخلاقی مطالبات پر حکومت نے تشدد جاری کر دیا ہے۔ اسی اثنا میں حکومت نے بلوچستان کے رہنما خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد کو گرفتار کر کے محبوس زنداں کر دیا ہے۔ وہاں کی آواز پہنچانے کے لئے کسی اخبار جاری کرنے کی اجازت [illegible]

میر غلام محمد دریا خان کا پیغام

[illegible] سر اطلس ہو نہیں کہ میں اپنے پیغام [illegible] بلوچستان کے غول کیطرح پہاڑوں اور [illegible] قوم کا ڈنکا اے زمانے کی [illegible] اور اس مفلک زدہ قوم کو جیسے دنیا کی [illegible] سے بھی محروم کر گیا ہے۔ [illegible] اپنا پیغام [illegible] پر مجبور ہوں [illegible] بلوچستان [illegible] میں صرف مقصد عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ بلوچستان کی قسمت آپکے ہاتھوں میں ہے اور جس قالب میں آپ اسکو ڈھالینگے مستقبل میں جاکر وہی شکل اختیار کرلیگی۔ قدرت کی چشمہ [illegible] ہوئی [illegible] اور ملی خانہ کر دہ جگہ کرکی نسل کو سونپ دی جاتی ہے اور اسلئے ہر ایک ملک کی قسمت اسکی نئی نسل کے ساتھ وابستہ رہتی ہے۔ لہذا میں تعلیم کو جو اس نوجوان طبقہ کا ایک ممتاز رکن ہے مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اپنے قومی زبوں کو محسوس کرتے ہوئے ایک نئی اخبار کو جاری کرکے اپنے وطن اور قوم کو آگے ترقی کے راستہ پر چلانے کی دھن میں ہیں۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ ہر ایک بلوچستانی ان کے اخبار کا بھی دلی خیر مقدم کریگا۔

رئیس علی محمد خان مری کی سندھیوں سے اپیل

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ چند بلوچستانی نوجوانوں [illegible] کوششوں سے ایک ہفتہ وار اخبار بلوچستان جدید کے نام سے کراچی سے شائع کر رہے ہیں۔ بلوچستان کی موجودہ حالت اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے۔ اس وقت میں جبکہ بڑی سے بڑی اور جابر سے جابر سلطنتوں کا انتظام [illegible] رعایا اپنے ہاتھوں میں لے رہی ہیں [illegible] خواہ سندھی قانونی حکومت کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن بلوچستان کے باشندے [illegible] کے اندر [illegible] شکایت کا ایک لفظ [illegible] بلانے کی مجال نہیں رکھتے بلوچستان کا مطالبہ ہندوستان کی پوری علاقی

نہیں دی جاتی۔ اسلئے چند محب وطن بلوچستانیوں نے سندھ میں پناہ لیکر اپنے پیارے وطن کی حالت زار بیان کرنے کے واسطے اپنے وطن کے نام سے یہ اخبار جاری کیا ہے۔ ایسی حالت میں ہم تمام سندھیوں کا فرض ہے کہ ان کی اخلاقی امداد کریں۔ میں تمام سندھیوں کو عموماً اور سندھی مریوں کو خصوصاً اپیل کرونگا کہ اگر ہم اور کسی کوئی امداد نہیں کر سکتے تو کم از کم ہم اس اخبار کے خریدار بنکر انکی ہمت افزائی کریں۔

(ہم بلوچ خادم علی محمد مری بلوچ)

مسٹر عبدالرحیم خان کو لینے کے دینے پڑے

پشین حال نزدی۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر عبدالرحیم خان نے فارغ التحصیل ہو کر بی۔ اے گورنمنٹ سے ملازمت کی درخواست کی اسٹر [illegible] کے اتحوبی۔ اے نے بچایا۔ وہ [illegible] یوسف علی خان صاحب مگسی کے ہمراہ [illegible] سے سبوی گئے۔ بس اسی تصور میں وعزا و اعزا انکی پشیمانیاں ہو رہی ہیں۔ خدا جانے کیا نتیجہ برآمد ہو۔

قبیلہ کرد میں بے چینی

ڈھاڈر۔ نامہ نگار خصوصی کی اطلاع مظہر ہے کہ ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کی گرفتاری پر قبیلہ کرد کے سردار اور معتبروں نے گورنمنٹ کو ان کی رہائی کا یقین دلاتے ہوئے رہائی کا مطالبہ کیا۔ گورنمنٹ نے انکی جائز درخواست [illegible] جس سے وہ سخت مایوس ہوئے ہیں [illegible] کوئی عملی قدم اٹھانے والے [illegible] یا احتجاجاً مقاطعہ جرگہ [illegible]

نواب محمد یوسف علی خان [illegible]

[illegible] وزیر اعظم قلات [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

حکومت بلوچستان کے متشددانہ اقدامات پر

ہندوستانی اخبارات کا تبصرہ

میر عبدالعزیز کرد کو پانچ سال قید

[illegible] رہ گئے کہ میر عبدالعزیز کرد [illegible] اپنے رفقائے کار کے مشورے کے مطابق ضمانت [illegible] کیا تھا۔ اب پھر سرداروں ہی کے جرگہ نے پانچ سال قید کی سزا [illegible] میعاد قید کے گذر جانے کے بعد بھی تین سال کے لئے [illegible] روپے کی ضمانت "نیک چلنی" طلب کی ہے۔ اگر میر عبدالعزیز خان [illegible] نے اپنے مضامین میں یہ لکھا تھا کہ بلوچستان میں ایک بے آئین حکومت قائم ہے اور سرداروں کا جرگہ [illegible] نہیں کرتا بلکہ انصاف کا منہ چڑاتا ہے جس پر گرگے آپ کا یہ بیان کہ عدالت پڑتا ہے حق سے پھر تصدیق ثبت کر دی ہے اور دنیا کو بتا دیا ہے کہ جو کچھ میر صاحب نے لکھا تھا وہ لفظ بلفظ درست تھا۔ جرگہ محض پولیٹیکل ایجنٹ کی خواہش پر اپنے ایک فیصلے کو چار دنوں کے اندر خود ہی بدل دیتا ہے، اسے انصاف کا علمبردار کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ جرگہ کا وجود ہی بے معنی ہے اس لئے کہ سرداران جرگہ اپنے صوابدید کی بنا پر نہیں بلکہ پولیٹیکل ایجنٹ کے اشارہ چشم کے مطابق چلنے پر مجبور ہیں۔ نواب یوسف علی خان مگسی المسرداران جھالاوان نے توجہ بھی دلائی کہ جرگہ کا یہ فیصلہ رواج ملکی اور سابقہ فیصلوں کے خلاف ہے۔ لیکن سرداران قوم نے ایک نہ سنی اور اس مظلوم، بیدار اور جفاکش خادم ملت کو پانچ سال قید دوسرے معنوں میں آٹھ سال قید کی سزا دے دی جو بے حد ناقابل برداشت اور نہایت جابرانہ ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو پر تین تقریروں کے سلسلے میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا اور آپ کو مجموعی طور پر صرف دو سال کی سزا دی گئی۔ اسے بھی ملک کے تمام جرائد و عمائد کے نزدیک بہت سخت سزا ہے۔ لیکن [illegible] خان کرد کو صرف ایک مضمون کے بعض فقروں کو حکومت اور سرداروں نے سخت خیال کیا جس کی پاداش میں انھیں پانچ سال قید اور اس کے بعد تین سال تک [illegible] کی ضمانت کی سزا دے دی گئی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بلوچستان کا طرز حکومت زمانہ حال میں کس قدر بوسیدہ و فرسودہ ہے اور اس کو جلد سے جلد تبدیل کرنے کے لئے جتنی بھی جدوجہد کی جائے بہت کم ہے۔ ہم پولیٹیکل ایجنٹ اور سرداران بلوچستان کے اس خوفناک تشدد کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ سارا ملک اس احتجاج میں ہمارے ساتھ شامل ہوگا۔

یہ آئین دشمن حکومت کی نظروں میں معتوب ہیں کہ وہ موجودہ جرگہ سسٹم کو اس کی ذاتی خامیوں کی بنا پر قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بلوچستان کے غیور باشندے ہر قسم کی حکومت ان کی توہین ہے اور وہ ملک کے دیگر صوبجات کی طرح دستوریت چاہتے ہیں اور اس کے مستحق ہیں۔

ضرورت تو اس امر کی تھی کہ حکومت ٹھنڈے دل سے ان بدعنوانیوں کو دیکھتی اور اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی مگر معلوم کر کے ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حکومت نے جرگہ سسٹم کی وہ مکروہ ترین شکل بھی دکھا دی جو ایک سمجھدار اور غیور انسان کے نزدیک کسی وقت بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کی گرفتاری اور اس کے بعد جرگہ کی بارگاہ عالی سے پرامن رہنے کی ضمانت پر رہائی کی اطلاع تریاق کے کالموں میں شائع ہو چکی ہے مگر تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چیف کمشنر کو یہ چیز پسند نہ آئی اور انہیں صرف آئین پسندی اور آئین طلبی کے جرم میں از سر نو [illegible] پانچ سال قید کی سزا دے دی گئی۔

[illegible] حکومت کی [illegible] انتہا بھی ہے کہ ایک آزاد خیال [illegible] چیف کمشنر [illegible] مطلق العنانہ حکومت کر رہا ہے اور جس طرح جب اور جتنی مدت کے [illegible] جیل بھیج دیتا ہے۔

ہم تمام الزامات سے قطع نظر کر کے حکومت سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر جرگہ اور اس کے فیصلوں کی یہی [illegible] چیف کمشنر کے اشارہ چشم و ابرو پر رقص کرتے رہے تو آخر اس [illegible] کیا ضرورت ہے کہ دنیا کو فریب دیا جائے۔ آخر یہ بیہودگی نہیں تو کیا ہے کہ [illegible] کو ضمانت پر رہا کر دینا کافی سمجھا گیا تھا۔ آج وہی شخص پانچ سال [illegible] سزاوار قرار دیا جاتا ہے۔ سرداران جرگہ سے ہم پوچھتے ہیں کہ چیف کمشنر کی ایک جنبش قلم جب آپ کے متفقہ فیصلہ کو منسوخ کرا دیتی ہے تو کیا ان کی غیرت اس منصب پر رہنا گوارا کرتی ہے۔

حکومت سے تو ہمیں امید نہیں۔ البتہ ہم اراکین اسمبلی کی توجہ چیف کمشنر اور جرگہ سسٹم کی ان بدعنوانیوں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں تاکہ وہ حکومت سے باز پرس کریں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ نو جوان کب تک اس بدعنوانیوں کو گوارا کریں گے۔

(ماخوذ از تریاق)

رفیق میر عبدالعزیز خان کرد کو پانچ سال قید کی سزا

بلوچستان کے [illegible] نظام حکومت کی کارفرمائی

رفیق کرم میر عبدالعزیز خان کرد نے بلوچستان کے طرز حکومت اور سرداروں کے [illegible]

میر عبدالعزیز خان کرد کی سزایابی

(تفصیل)

ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان اور ان کے رفقا [illegible] بلوچستان کی [illegible]

خانہ ساز آئین و قوانین میں اصلاح کی تجویز پیش کی تو وہ کشتنی و گردن زدنی قرار پائے لیکن آخر انہی کے مقدمہ میں بلوچستان کی حکومت اور سرداروں کے جرگہ نے ثابت کر دیا کہ ان کا طریق عدل اور ان کا اسلوب حکمرانی نہ صرف دقیانوسی اور قابل ترمیم ہے۔ بلکہ عصر جدید اور اس کی تہذیب و تمدن کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے اور اس قابل ہے کہ اسے محو کر دیا جائے۔ اور ان سرداروں کو جو آئین و اصلاح کے مطالبہ کو اپنی اہانت و تذلیل کے مترادف سمجھتے ہیں ایک بار بتا دیا جائے کہ بیسویں صدی کی دنیا میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں نکل سکتی اور اب یہ محال ہے کہ وہ غریب رعایا کا خون چوستے رہیں اور رعایا بتوں کی طرح ان کی پرستش کرے۔ سرداروں کو غیرت محسوس ہوتی ہے کہ ان کا [illegible] اعمال دنیا کے سامنے کیوں روشن ہو رہا ہے۔ لیکن آخر کیا تماشہ ہے کہ عمر فروری کو جو جرگہ ضمانت لے کر کرد کی رہائی کا فیصلہ کرتا ہے وہی جرگہ ۱۸ فروری کو دوبارہ انہیں پانچ سال قید کی سزا کا حکم سناتا ہے۔ کیا اس قسم کے فیصلے ان کے لئے شرمناک نہیں ہیں اور کیا انہوں نے اپنی اس بوالعجبی سے کرد کے دعاوی پر مہر تصدیق ثبت نہیں کر دی۔ اور کیا اس فیصلہ کے بعد دنیا ان سرداروں کے طریق عدل پر ہنسے گی جنہیں اپنی زبان کا بھی پاس نہیں۔ جنہیں اپنے اسلوب فرمانروائی پر بھی اعتماد نہیں اور جو ایک ہی قضیہ کے متعلق تین دن میں تین قسم کے احکام صادر کر سکتے ہیں۔ انہیں غصہ آتا ہے کہ نوجوان بلوچستان ان سے اصول و ضوابط کا مطالبہ کرتا ہے ان کی جگہ حب وطن کی دشمنی ہے۔ ان کے آئین و قوانین کو دقیانوسی کہا جاتا ہے لیکن ۱۸ فروری کو ان کی غیرت کو کیوں ٹھیس نہیں لگی۔ جب بول کے گھونسے کی طرح دو "ایں تو وہی" اور "دو ہی" حکومت کے پرشکوہ ایوان کو خود مسمار کر بیٹھے۔

رفیق کرم میر عبدالعزیز خان کرد کے مقدمہ کے دوبارہ سماعت کی مضحکہ خیز کیفیت آج کسی دوسری جگہ درج کی جا چکی ہے۔ ابھی کوئی تشہیر وصول ہوا کہ انہیں سرداروں کے فیصلہ کے مطابق پانچ سال کے لئے قید کر دیا گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں سرداروں کے فیصلے کے۔ وہ مطمئن ہوں گے کہ [illegible] غریب رعایا کا خون چوسنے کی طویل مہلت مل گئی۔ لیکن انہیں [illegible] کہ تم نے اپنے معیار عافیت میں خود سرنگ لگا لی اور اس میں [illegible] بارود بھی بھر دی۔ اور اب منتظر رہو کہ وہ دن جلد آنے والا ہے جبکہ تمہارے حصن حصین کی ایک اینٹ بھی سلامت نہ ہوگی اور ہندوستان کے دوسرے [illegible] اصلاحات سے متمتع ہوگا اور اس کے بعد تمہارے سرداروں [illegible] حقیقت سے زیادہ نہیں رہ جائے گی۔

[illegible] کی اس جرگہ میں نواب [illegible] الا مگسی بھی شامل ہیں اور ۱۸ فروری کے فیصلے سے پہلے [illegible] سے اتفاق کرتے ہوئے ان کے [illegible] ان کی قوم [illegible] ہو رہا تھا کہ کرد صاحب کے مضامین کے [illegible] بیانات کے متعلق معذرت کی جائے اور ان کی طرف سے ضمانت [illegible] لی جائے۔ کاش ان کے مشورہ پر عمل کیا جاتا یا اس کے بعد جرگہ کے سرداران کا کہا مانتے۔ اب تو ان کی بات بھی گئی اور کوئی فائدہ بھی نہ ہوا۔ جرگہ کے اس متشددانہ بلکہ احمقانہ فیصلے کے بعد ہم ان سرداروں سے

کچھ کہنا نہیں چاہتے جو علم سے عاری، تدبر سے خالی اور عقل سے کورے ہیں لیکن ہز ایکسلنسی خان قلات کو اور ان سرداروں کو جو دور حاضر کی مقتضیات سے باخبر ہیں اور جنہیں قدرت نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ جرگے کے اس عاقبت نااندیشانہ اقدام کے عواقب و نتائج کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں، کہ اس کے نتائج صرف انہیں سرداروں تک محدود نہیں رہیں گے جنہیں اپنی وحشت و بربریت پر فخر اور ظلم و تشدد پر ناز ہے۔ بلکہ ان سے سارا بلوچستان متاثر ہوگا۔ اور یہ طریق عمل سارے بلوچستان کے لئے رسوائی کا باعث [illegible]

اس موقعہ پر ہم ہز ایکسلنسی خان قلات اور ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل بلوچستان کی [illegible] اس لئے ہم حکومت ہند سے بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں [illegible] کے منافی [illegible] قدر ناگوار خیال کیا ہے کہ انہیں اس جرم میں پانچ سال کے لئے جیل میں ٹھونس دینا چاہئے تو [illegible] فضا میں آزاد [illegible] پھر رہے ہیں۔ جرگہ [illegible] کے زیر مشغول اور مطیع [illegible] پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جاتا [illegible] کو صحیح طور پر اندازہ کرنے کا موقعہ ملے کہ جو جرم بلوچستان میں [illegible] شدید قرار دیا جاتا ہے اس کے جرم کو یہاں کی کوئی عدالت [illegible] قرار دیتی ہے۔

آخر میں ہم سرداران بلوچستان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اپنے [illegible] رفیق محترم میر عبدالعزیز خان کرد کو قید کرکے اگر ایک زبان بند کر دی ہے تو بہت سی زبانیں کھل گئی ہیں اور ایک قلم توڑ رہا ہے تو بہت سے قلم [illegible] ہو گئے ہیں۔ اور رفیق ممدوح کو حکومت بلوچستان نے [illegible] کے طفیل میں اگر پانچ سال جیل ہی میں رہنا پڑا تو انشاءاللہ باہر آکر وہ اپنے کو ایک نئے بلوچستان میں پائیں گے۔

(ماخوذ از آزاد)

خان عبدالصمد خان اچکزئی کی گرفتاری

بلوچستان کے واجب العزت رہنما خان عبدالصمد خان اچکزئی کو جو ایک ماہ قبل کراچی تشریف لے گئے ہوئے تھے، حکومت بلوچستان نے تھوڑا عرصہ ہوا گرفتار کر لیا ہے۔ ان کی گرفتاری کی وجہ ابھی تک ہمیں معلوم نہیں ہوئی۔ نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت بلوچستان نے کس بنا پر خان صاحب موصوف کو گرفتار کیا ہے۔ اور وہ ان کے خلاف کیا کاروائی کرنا چاہتی ہے۔ ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ خان عبدالصمد خان کو جیل کی چار دیواری کے اندر رکھنے سے وہ بلوچستانیوں کے جذبۂ حریت کو کم کر سکتی ہے تو یہ اسکی سخت بھول ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب کسی قوم میں آزادی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ فنا نہیں ہوتا اور حکمران طاقت کی طرف سے جبر و تشدد کو جتنا زیادہ استعمال میں لایا جاتا ہے اسی نسبت سے محکوم قوم کے دلوں میں نفرت و عداوت کا جذبہ محکم ہو جاتا ہے۔ اگر حکومت بلوچستان چاہتی ہے کہ ملک میں امن و امان رہے تو اس کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ وہ رہنمایان بلوچستان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرے اور ان کے جائز مطالبات کو فوراً قبول کرے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ حکومت بلوچستان سخت گیری سے کام نہ لے گی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی اور ان کے رفقا صرف یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے باشندوں کو قعر مذلت سے نکالا جائے اور انھیں ہندوستان کے دوسرے ترقی یافتہ باشندوں کے دوش بدوش لا کر کھڑا کر دیا جائے یہ ایک ایسی خواہش ہے کہ جس کے ساتھ ہر انصاف پسند شخص کو ہمدردی ہونی چاہیے۔

(ریاست اخبار)

میر عبدالعزیز کرد کی گرفتاری
سرداران بلوچستان نمائشی پتلیاں ہیں

بلوچستان میں جو نظام حکومت قائم ہے، بیسویں صدی میں اس کی مثال [illegible] نہیں مل سکتی۔ برطانوی بلوچستان ہو یا ریاستی بلوچستان دونوں میں [illegible] جس کی وہاں مخالفت کی جاتی ہے، اخبار وہاں سے نہیں [illegible] بلوچستانی بلوچستان سے باہر جا کر [illegible] کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ بلوچستان کے نوجوان [illegible] بلوچستانی جرگہ سسٹم اور بلوچستان کی طرز حکومت کی ایک [illegible] مثال ہے۔ کرد صاحب [illegible] اخبار [illegible] میں بلوچستان حکومت اور سرداروں پر نکتہ چینی کرتے [illegible] فضا میں جب بلوچستان پہنچے [illegible] سرداروں اور حکومت [illegible] گرفتار کرنے کے بعد [illegible] مقدمہ [illegible] شکایت ہے کہ کرد صاحب نے ان پر نکتہ چینی کرکے ان کی توہین [illegible] خود ہی مدعی ہیں اور خود ہی منصف۔ [illegible] فروری کے [illegible] پنچایت [illegible] لیکن [illegible] ہیں وہ لوگ جو پھر ۲۳ فروری کو اپنے [illegible] ہوئے فیصلے پر پشیمان ہو کر کرد صاحب کو بلاتے ہیں اور اپنا پہلا فیصلہ منسوخ کرکے انھیں پانچ سال کی سزائے قید کا حکم سناتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بلوچستان کے بڑے بڑے سردار اور خان بہادروں کی ذاتی معاملات میں کیسی گری ہوئی پوزیشن ہے ممکن ہے سرداروں کو اپنے فیصلہ پر خط تنسیخ کھینچنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہو کہ وہ پولیٹیکل ایجنٹ کے احکام [illegible] کی پابندی پر مجبور ہیں۔ لیکن ذرا سوچئے تو ان سرداروں کے متعلق بیرونی دنیا کیا خیال کرے گی کہ وہ نمائشی پتلیاں ہیں، جنھیں اپنے تدبر پر چلانے کی ضرورت آقایان سفید فام کے سپرد کی گئی ہے۔

بلوچی غیرت کا تقاضا تو یہ تھا کہ اپنے قول سے منحرف ہونے کے بجائے اور دوسروں کے فیصلہ کے آگے سر نیاز خم کرنے کے بجائے جرگے اور اس کی تمام [illegible] سے مستعفی ہو کر اپنی خودداری اور روایتی حمیت و غیرت کا ثبوت دیتے، خصوصاً جبکہ بلوچی سرداروں کی عقلمندی دنیا کو معلوم ہو گئی۔

این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

حکومت بلوچستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ آج بیسویں صدی میں دنیا کی قومیں مکمل آزادی لے رہی ہیں لیکن حکومت بلوچستان کو یہی اصرار ہے کہ بلوچستان میں اصلاحات نافذ نہ فرمائے۔ تمام ہندوستان کو اصلاحات دے جا چکے ہیں کیا حکومت بلوچستان کو معلوم نہیں کہ بلوچستان بھی ہندوستان کا ایک صوبہ ہے حکومت ایک اور ملک ایک ہے پھر اسکے آخر کیا معنی ہو سکتے ہیں کہ ملک کے ایک حصہ میں کچھ اور قوانین ہیں اور دوسرے حصہ میں کچھ اور قوانین ہیں۔ بلوچستان کے باشندوں کی غیرت ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ انکو حیوان مطلق سمجھکر حیوانوں کی طرح سلوک کیا جائے۔ لیکن اسکے برعکس انکے دوسرے ہندوستانی بھائیوں کو انسان سمجھکر انسانی سلوک کیا جائے۔ آخر ان میں سے غیور نوجوان اٹھے اور حکومت بلوچستان سے اپنے اس فطری الانسانی حق کو مانگنے لگے۔ اس درخواست اور اس خواہش کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان نوجوانوں کے دو لیڈر خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد گرفتار کر لئے گئے اور قید کر دئے گئے انکے مخلص رفیق ماسٹر پیر بخش نسیم کو گورنمنٹ ہائی سکول سے بے وجہ علیحدہ کر دیا گیا۔ حکومت بلوچستان یہ سمجھتی ہے کہ اس حرکت سے وہ بلوچستان کی اس مقدس تحریک کو دبا دیگی۔ کاش وہ سمجھا ہوتا اور دیکھتے کہ وہ اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہی ہے۔ اگر میر عبدالعزیز خان کو زندان میں ڈالنے پر قادر تو ہو سکی۔ لیکن کیا اسنے تمام [illegible] کو نااہل نہیں کیا ہے کیا اور یقیناً کیا ہے، اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اس طریق سے ملک میں ایک عام بے چینی پیدا کر رہی ہے اور اس بے چینی میں بدگمانیوں اور نفرتوں کی آمیزش بھی ضروری ہے تو یہ بے چینی اور نفرت کسی نہ کسی دن رنگ لائیگی اور ایک بہت زہریلی شکل میں نمودار ہوگی۔ قید اچکزئی میں ابھی سے چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور وہ بہت [illegible] سے خان عبدالصمد خان اچکزئی کے فیصلے کا انتظار کر رہا ہے۔ [illegible] کے جتانے سے حکومت بلوچستان کو ایک پائی کی بھی بچت نہیں [illegible] کیونکہ وہ [illegible] پولیس اور [illegible] تعینات کرنے پر بالکل مجبور ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا [illegible] کے تمام خاندان اور دوستوں اور ملک [illegible] میں ایک عام [illegible] اب میں [illegible] کچھ پنہاں ہے جو اس بیسویں صدی [illegible] خاصہ [illegible]

نوجوانان بلوچستان ایک منظم پروگرام تیار کرنے والے ہیں

سبی۔ بلوچستان کے گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کی گرفتاری اور [illegible] بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کی سزایابی کے سلسلے میں سرداروں اور حکومت سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ اور وہ بہت جلد ایک منظم پروگرام تیار کرنے والے ہیں۔

میر عبدالعزیز خان کرد کا مقاطعہ جوعی

اطلاع آئی ہے کہ میر عبدالعزیز خان کرد نے سرداروں کے متشددانہ فیصلہ کے خلاف بھوک ہڑتال کی ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

جرگہ کا دقیانوسی نظام

برقِ پا ارتقا نصیب فرنگ

رجعتِ قہقری ہمارے لئے

عرصۂ دراز سے حکومت انگریزی سے مسلمانان ہند کا ایک متفقہ مطالبہ رہا ہے کہ بلوچستان کو ایک جداگانہ صوبہ قرار دیا جائے اور اس کی آئینی حیثیت بھی وہی ہو جو دوسرے مستقل صوبوں کی ہے۔ حکومت کی استعماری مصلحتیں اس مطالبہ کو [illegible] تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان مصلحتوں کے چہرے پر [illegible] کا نقاب [illegible] ہے وہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ بودی اور بے وزن ہیں۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ برطانوی بلوچستان کی آبادی کی قلت احساس کی [illegible] ترقی یافتہ صوبوں کی سی مالی اور انتظامی ضرورتوں کے لحاظ سے اس کی جداگانہ [illegible] حالانکہ اس عذر لنگ کے جواب میں بطور اتمام حجت یہ [illegible] کہ برطانوی بلوچستان کا الحاق سندھ یا صوبہ سرحد شمال و مغرب [illegible] کبھی یہ موشگافی بھی تراشی جاتی ہے کہ ریاست قلات جغرافی، نسلی، لسانی، ثقافتی اور مجلسی روایات کے اعتبار سے بلوچستان کا جزو لاینفک ہے دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور چونکہ قلات ایک خودمختار ریاست ہے مرکز کو دوسری ہندوستانی ریاستوں کی طرح آنے والے وفاقی دستور پر بہت بڑا حق ہے۔ اس لئے برطانوی بلوچستان کو ایک عملاً صوبہ بنا دینا بلحاظ قوم کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا ہوگا۔ اور ان روایات کو پارہ پارہ کر دینا ہوگا۔ جس نے بلوچستان کے ان دونوں حصوں کو ایک رشتہ میں مضبوطی سے باندھ رکھا ہے۔ یہ منطق بھی آج تک کسی کی سمجھ میں نہیں آئی قلات کی خودمختاری کی حقیقت کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ اس کے جملہ سالار تاجدار کے اختیارات پر جیسی جیسی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ان سے ایک دنیا واقف ہے بلوچستان اگر ایک آئینی صوبہ بن جائے تو زیادہ سے زیادہ اس میں قلات کی وہی حیثیت ہوگی جو پنجاب میں پٹیالہ کی ہے یا مدراس میں ترا نکور کی۔ رہی اس کی خودمختاری سو اگر اس کی کوئی حقیقت ہو تو یوں توقع کیا جا سکتا ہے کہ فرمانروائے قلات اپنی رعایا کو وہی حقوق عطا کرنے میں کبھی بخل سے کام نہ لے گا جو بلوچستان کی دوسری آبادی کو برطانوی آئین سے حاصل ہوں گے۔

یہ وہ تلخ حقائق ہیں جن سے بلوچستان کا بچہ بچہ آشنا ہو چکا ہے۔ اور جب سے ہندوستان میں نئی زندگی کا ایک ترشیار [illegible] احساس پیدا ہوا ہے۔ اس بر اعظم کی دوسری آبادیوں کی طرح بلوچستان میں بھی حیات نو کی ایک برقی لہر دوڑ گئی ہے۔ آج کا بلوچستان نہیں جو چند سال پہلے تھا۔ مغربی سرحد کے اس وسیع و عریض خطے نے سوتے سے کروٹ بدلی ہے۔ زندہ دل نوجوانوں کی ایک جماعت اس تعدیٰ کے خلاف کھڑی ہوئی کہ اپنے وطن کے خنجر و حیدر کو قیامت تک [illegible] رہے گی۔ یہ جماعت جب اپنے ہمسایہ صوبوں کی تیز رفتار ترقی کو دیکھتی ہے ان مشکلات پر نظر ڈالتی ہے جنہیں اس کی جنتیم جماعتوں نے طرح طرح کی زحمتیں برداشت

لرکے بکریاں چھین کر، سختیاں دشا کر حل کر لیا تو اس کے دل میں بھی دلولہ اضطراب کے بیتابیاں کرنے کے جوہر دکھائے اور دلچسپ زبردست جھٹکے میں پڑائی بے عزتیوں کی اس فولادی زنجیر کو توڑ ڈالے جو بلوچستان بلوچوں کے پاؤں میں پڑی ہوئی ہے۔ عدل و انصاف کے نام پر جو ستم آج بلوچستان میں روا رکھے جا رہے ہیں، ضابطہ و قانون کا تمسخر ہے۔ جرگہ میں بلوچستان کے جرگے جن میں بے ضابطگیوں اور بے آئینیوں کا کھیل کھیل رہے ہیں، حق کا گلا اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے گھونٹا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ بلوچستان کے نوجوان دیکھتے ہیں۔ اور ان کے سینوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بے پناہ ابھر کر چاک گریبان کو بجھ بن جاتی ہیں۔ انہی نوجوانوں میں عبدالعزیز کرد اور عبدالصمد اچکزئی جیسے بلند ہمت نوجوان ہیں جن پر کھلا زبان تفشا دکھ ہی اعضائے حکومت بلوچستان اور ان کے حلیف سرداران قبائل کی طرف سے ان دنوں میں نئی نئی آفتیں ٹوٹ رہی ہیں گروہ کیوں سیاست میں دخل دیتے ہیں کیونکہ مظلوم وقت اور ان کے حاشیہ نشین سرداروں کے مظالم پر نکتہ چینی کی جرأت کرتے ہیں۔ ملکی حکومت کے خلاف جذبات منافرت پھیلاتے ہیں۔ بعض اخبارات میں ایک دو مضمون لکھ دیتے ہیں جو کچھ اس سلسلہ میں سمجھے اور روشن کرتا ہے اس کے لئے کسی زحمت آئندہ کا انتظار کیجئے۔

(زمیندار)

[illegible] دربار کے موقعہ پر چیف کمشنر بلوچستان کی مایوس کن تقریر

سبی ۔ نامہ نگار [illegible] بلوچستان کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر چیف کمشنر نے دربار کے موقعہ پر تقریر کی جس میں سرداروں کو دربار دیا گیا۔ اور نوجوانان وطن کی اس خواہش پر کہ وہ بلوچستان میں بھی آئین و قانون چاہتے ہیں جن خیالات کا اظہار کیا گیا [illegible] ہیں۔

انجمن اسلامیہ سبی کے سالانہ اجلاس حکماً بند کر دیا گیا

سبی ۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ انجمن اسلامیہ سبی کا سالانہ اجلاس جو ماہ فروری کو منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ حکماً بند کر دیا گیا۔

حالات یوں بتلائے جاتے ہیں۔ کہ مقامی ای۔ اے۔ سی نے قاضی [illegible] صاحب سیکرٹری کو حاکم کر دیا کہ پی۔ اے۔ نہیں چاہتا کہ انجمن مذکور کا سالانہ اجلاس ہونے پائے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ قاضی صاحب جیسے قومی کارکن نے ہمیں کیوں اطلاع نہیں بھیجی۔

خانصاحب غازی خان تحصیلدار برنائی پنشن ہو گئے

برنائی ۔ خانصاحب غازی خان تحصیلدار برنائی یکم مارچ سنہ ۱۹۳۳ء سے پنشن پر جا رہے ہیں۔

ہندوستان کی اکثر جماعتوں کی طرف سے بلوچستان گورنمنٹ کے تشدانہ رویہ کے خلاف شدید احتجاج

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ اور ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کو مبارکباد اور ان کی رہائی اور بلوچستان کے لئے اصلاحات کے مطالبات بلوچستان گورنمنٹ کے موجودہ جابرانہ رویہ کے خلاف ہندوستان کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے شدید احتجاج بلند کیا ہے۔ بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی۔ اور ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کو مبارکباد دی گئی۔ اور ان کی رہائی اور بلوچستان کے لئے اصلاحات کے زبردست مطالبات کئے گئے۔

(۱) مجلس احرار اسلام لاہور (۲) طلبائے دیوبند دیوبند (۳) بلوچستان [illegible] (۴) برج سٹوڈنٹس فیڈریشن علیگڑھ (۵) انجمن خدام بلوچستان کراچی (۶) بلوچ [illegible] برج بولکھ کراچی (۷) آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے سالانہ جلسہ میں بلوچستان کے اصلاحات کی قرارداد باقاعدہ پاس کر کے مطالبہ کیا ہے۔ (از اخبارات)

جرگہ قلات کا ایک مذہب اخلاق اور انصاف سے بعید فیصلہ

سبی ۔ نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ علاقہ بولان کے [illegible] افراد کے جرم میں قلات کے جرگہ میں پیش ہوئے۔ جو وڈیرہ [illegible] قومی آدمی تھے۔ جہالاوان کے سرداروں نے ہر ایک کو دو سال قید اور [illegible] جرمانے کی سزا دی ہے۔ مگر سردار [illegible] زئی نے اس فیصلے کی حمایت کی اور ساتھ رہنے والے شخص سرداران ساداران کو [illegible] کر لیا کہ [illegible] ٹیکس جرمانہ کر کے مجرموں کو چھوڑ دیا جائے۔ یہ ہے جرگہ اور یہ ہے انصاف اور یہ ہے شریعت محمدی کا احترام۔

قبائل اچکزئی کی حکومت سے بیزاری

پشین ۔ [illegible] کہ خان عبدالصمد خان اچکزئی بلوچستانی گاندھی کی گرفتاری پر قبائل [illegible] حکومت سے سخت بیزار ہو رہے ہیں اور بے تابی سے حکومت کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں۔

میں قیدی ہوں مجھے قیدیوں کی خوراک کھانی چاہئے

پشین ۔ نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتے ہیں کہ خان [illegible] اچکزئی نے ای۔ اے۔ سی پشین سے خواہش کی کہ بلوچستانی گاندھی عبدالصمد خان اچکزئی کی خوراک کا بندوبست کرنے دیا جاوے۔ افسر مذکور نے منظور کر لیا۔ مگر خانصاحب موصوف نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ میں قیدی ہوں مجھے قیدیوں کی خوراک کھانی چاہئے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

تفریحات
آقائی رمزی کی چُھرت

بلوچستان محض ہزار تحسین سمجھا جارہا تھا کیونکہ وہ اپنی ہر ایک پرانی چیز سے یوں چمٹا ہوا تھا کہ ایک بحر کا مارا بیقرار عاشق بھی اپنی دلربا معشوقہ سے عالم تنہائی میں چمٹ نہیں جاتا۔ اور ساتھ ہی دنیا کی تاریخ پر ایک بڑا احسان یہ بھی کیا کہ تاریخ کو [illegible] وقت کے طور و طریق معلوم کرنے میں بلوچستان سے خاصی مدد ملی ہے [illegible] سعید بلوچستان کا معلوم کر سکتے تھے [illegible] کی نظر خیر سے بچ جاتے، جو کہ بطور اپنے ملک یا قوم کی تاریخ میں دنیا کو بھی عہد کے بارے میں حرف حرف لکھ سکتے تھے اور پھر پرانے کتابوں کے حوالے دینے کے بجائے فقط یہی لکھنا کافی ہوتا کہ
ھکذا فی ارض بلوچستان
یہاں تک تو سب جدت طرازیاں بلوچستان کے باہر تک ہی محدود رہیں۔
اب سیکھئے بلوچستانیوں نے بھی محسوس کیا کہ "**کل جدید لذیذ**" واقعی پرمعنی اور قابل عمل ضرب المثل ہے۔ اور یہ کہ بلوچستان کو بھی بجسم جدید بنایا جائے اور یہ کہ قدیم تاریخی یادگار مٹائے جائے۔ لہٰذا ہم کو محکمہ آثار قدیمہ کی توجہ مبذول کرتے ہیں کہ خدارا وہ اس دقیانوسی اور مٹی تاریخی یادگار کو جو ساری دنیا کے مورخوں کے لئے دلچسپی کا سامان بہم پہنچاتا ہے دائم قائم رکھنے کی کوشش کرے۔

لالاجان، سچ تو یہ ہے کہ جدت میں مزہ بھی اور ہے اب ساری دنیا ہی جدت کیطرف مائل ہے۔ پہلے اس کی مثال کھانے پینے کو ایک نوجوان باپ دادا کے کھانے والے کو کہیں ایک بار کباب، کوفتہ، مٹن چاپ کی سی خوراک نصیب ہو تو وہ ماشاء اللہ جستیں بھرتا ہوا [illegible] چھوڑ کر اتنی ہی رکا ہو ل کا نعرہ لگاتے ہوئے سیدھا بورڈ کے پاس "یونانی دواخانہ" دہلی کے لک سلیمانی کے [illegible] ہضم کرنے کے باوجود لکھے شکم شریف میں سما نہیں سکے یعنی خوراک میں ایک قسم کی جدت پیدا ہوگئی اور ایسا طرح کے پرانے مٹھائی کے غذا کو بھی شیر بنی بہت نہیں بھاتے تھی۔ اور اسکا دل ہمیشہ کسی جدید لکین غذا پر مائل رہتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شے میں جدت طرازی لازمی ہے۔
اب کھانے کو چھوڑئیے۔ ہر ایک قوم کی وضع قطع میں بھی کوئی نہ کوئی جدت پائی جاتی ہے حتیٰ کہ پنڈت صاحب کی چوٹی سے لیکر مولانا عطاء اللہ شاہ کی سوئی تک جدت سے خالی نہیں۔ پھر آپ کیوں جانتے ہوں گے کہ ہم بھی جدت پسندی کی دعوتی کر رہے ہیں جیسے پہلے تو گجراتی طرز پر بندھا کرتے تھے مگر اب کچھ رکھی طرز پر باندھتے ہیں یعنی اس گجراتی پوشش میں بھی ایک جدت نمایاں ہو۔

بوسیدہ کوٹ بھی کیا۔ تو عوام صاف طور پر عیاں ہے کہ وہ اس چیز کو ہرگز پسند نہیں کرتے جس میں جدت پائی نہ جاتی ہو۔
اب جب بھائی تقسیم کراچی ہیں، اے قوم سمجھے ہوئے تھے کہ وہ بلوچستان کے بادام و انگور کھانے سے بیزار ہوگئے ہوں گے اور غرض تبدیلی غذا کیا معنی کوئی نئی کاچاقی کھجور کھا ئونکے ہونگے۔ لیکن میاں نسیم کو زرا ہمارے کیلئے کچھ جدت [illegible] میں اگر بلوچستان جدید بنانے کا ہی سوچا اور قسمت تو اخبار جدت بار جاری کیا۔
غیرآقائی رمزی اپنے جدید بلوچستانی نوجوان کو جدید بلوچستانی طرز سے ساکھ دیتے ہوئے اپنے ٹھنڈی میں سکڑے ہوئے بلوچستانی

بھائیوں کو جدید فلسفہ سے جدید دعوت عمل دیتے ہیں کہ وہ بھی قوم کا کانوں کے [illegible] چہرے کیلیے پیشہ حرکت میں وہیں ہنگامہ کے بلا میں کافی حرارت پیدا ہو جس سے وہ ٹھنڈی کی زد سے بھی محفوظ رہیں اور قوم کو بھی ان سے فائدہ پہنچے اور چونکہ ہمارا زمانہ جنیچ و پکار کا ہے اس لئے جدید بلوچستان کو بے نسبہ پر ہونے سے بچانے کے لئے ایک جدید فنڈ قائم کیا جائے تاکہ وہ ہمارے حقوق کی حفاظت کے لئے خوب چیخے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ نسیم صاحب بلوچستان میں
زیارت: باغ کے بلند پہاڑ پر چڑھکر چلاتے ..... تا قوم بھی اسکی ہم نوا ہو کر داد بکا کرتی۔ لیکن کیا کرے وہاں تو ماتم کرنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔
دوستو کیا یہ غور کا مقام نہیں کہ گذشتہ سالوں میں جب ہمارے باکمال اقتا نے واسطے جدت پسند اچھوتوں سے اپنی ذلت محسوس کرتے ہوئے "پالیسی اور جاؤ" کا پرچم بلند کر کے اپنے حقوق کے لئے اڑے تو نتیجہ یہ نکلا کہ انکا نمائندہ گول میز کانفرنس میں جا بیٹھا جو کامیابی کے ساتھ واپسے حقوق حاصل کر کے لوٹ آیا جسکی خوشی سے اس جماعت نے پالیسی اور جاؤ زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ لیکن برخلاف انکے ہم جدت پسند کے لیڈر صاحب جائنٹ پارلیا منٹری سلیکٹ کمیٹی میں شہادت دینے کے لئے چلاتے رہے اور گول میز کانفرنس میں جانے کے بجائے دہ گول زنداں کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔
ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا

نظم بزبان پشتو
(از جناب عبدالخالق تارن)

آزادي باندې فدا مونږ افغان يو ‖ مظلومانو له سخني کبن سايبان يو
د بيو کربن لامو په ځان لمخه ليبنتي ‖ په هر ځائے آزموده پهلوانان يو
غم د حاجت مونږ بيت ديو پدي ‖ پيدا شوي مونږ لمو ربهادران يو
جو دي کر ماموقعے دي دمو يو ‖ هس يو فرد جنيګره مس دميدان يو
لکه چرګ کنړ و مونږ جنګ کبن چل سر نه ‖ چه پا من يو قيمت کبن بي پايان يو
يو معمود محبت دخپل وطن کبن ‖ افغان تو [illegible] وهو جنګ تندوان يو
دي قربان په نامونګ باندي تارن ‖ داسه [illegible] شهيدان يو

نوٹ:- کاتب پشتو سمجھتا نہیں اور میں اس کی ابجد نہیں جانتا۔ اسلئے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو ناظرین درگذر کریں۔ پشتو۔ بلوچی۔ براہوی یعنی ہر بلوچستانی زبان کی مختصر اُردو کی نظمیں لی جایا کرینگی [illegible] لکھی ہوئی ہوں۔

بلوچستانی گاندھی خان
عبدالصمد خان اچکزئی کا مقدمہ بندکرے میں

نواب یوسف علی خان اور محمد ایوب خان [illegible] پیشیں۔ حال ہی کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خان عبدالصمد خان کے مقدمہ کی سماعت جلد کرنے میں لگی گئی۔ اس روز مقدمہ نواب یوسف علی خان اور خان محمد ایوب خان اچکزئی کو صفائی ای۔ اے۔ سی نے اسنے ملنے نہ دیا۔ مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ اسنے بیان طلب کیا گیا۔ انھوں نے زبانی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ اور تحریری جواب دیدیا۔ ان کی آئندہ پیشی ۱۹ مارچ کو رکھی گئی ہے۔

اشتراکیت اور اسلام

اسلام کی ہمہ گیری اور تکمیل کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ دنیا کی اعلیٰ ترین تحریک اشتراکیت اسلام کے خرمن کے خوشہ چینی بغیر اپنی تشکیل نہ کرسکی۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم بالاختصار اس پر روشنی ڈالینگے۔

اشتراکیت جسے انگریزی میں کمیونزم [illegible] کہتے ہیں کا بانی جرمن فلاسفر کارل مارکس [illegible] ہے جو [illegible] اور مخوار [illegible] تھا۔ سرمایہ داروں کی موجودہ غارت گری اور غریبوں کی بیکسی اور غلامی دیکھکر ہمیشہ بیکل رہتا رہا۔ اور بالآخر بہت سال غور و خوض کے بعد ایک نظریہ پیش کیا جسے تکمیل تک اور عملی شکل میں لانے کا سہرا ناجی روس لینن اور اسکے رفقاء کار [illegible] وغیرہ کے سر رہا اور جس تحریک نے زار روس جیسے جابر اور متاز بادشاہ کو معہ اسکی زبردست شہنشاہیت کے تباہ و برباد کرکے رکھدیا۔

اشتراکیت یہاں ہندوستان میں مزدور تحریک کے نام سے موسوم ہے اسلام اور اشتراکیت دونوں کا نظریہ اس باب میں تقریباً ایک ہے۔ صرف اسقدر فرق ہے کہ اسلام نے غرباء کے مفاد کو ذرا اعتدال کے ساتھ پیش کیا ہے اور کمیونزم نے سرمایہ داروں کی بڑھتی ہوئی لوٹ کو دیکھکر اسے ذرا سخت شکل میں پیش کیا ہے ورنہ مقصد و انجام دونوں کا ایک ہے اشتراکیت کہتی ہے کہ زمین کسی کی ملکیت نہیں ہے جو شخص محنت کرے وہی پھل کھائے۔ اشتراکیت موجودہ جاگیرداری اور زمینداری نظام کو انسانیت کے لئے ضرر رساں سمجھتی ہے سرمایہ داری یعنی نقد روپیہ کا خزانہ اپنے پاس رکھنا بھی اصول اشتراکیت کے منافی ہے۔ اشتراکیت زیادہ سے زیادہ صرف اتنا اجازت دیتی ہے کہ روز مرہ کی ضروریات کے لئے ذخیرہ رکھا جائے۔ وہ بھی اس حد تک کہ دوسروں کا حق غصب نہ ہو۔ اشتراکیت کسانوں اور مزدوروں کے پیشہ کو بلند کرنا چاہتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ دنیا میں حقیقی دولت محنت و تعلق اگر کوئی ہے تو وہ یہی محنتی اور کمانے والا طبقہ مزدور اور کسان۔

اشتراکیت میں امیر و غریب، جاگیردار و کسان، کارخانہ دار و مزدور کی معاشرت، رتبہ، حقوق میں کوئی امتیاز نہیں۔

اسوقت روس میں اسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور وہاں کی "ڈوما" یعنی جمہوری مجلس اسوقت تمام [illegible] اور مزدوروں سے مرتب ہے۔ مزدوروں کے لئے حکومت کیطرف سے [illegible] مکانات اور نفیس محل بنائے گئے ہیں۔ [illegible] کسان [illegible] جتنا مقدور بھی کام کرتے ہیں وہ کسی اور کو حصہ دینے یا نفع کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے۔ کیونکہ وہاں بٹائی ٹیکس وغیرہ کا سلسلہ ہی سرے سے اڑا دیا گیا ہے۔ تمام غلہ یا اور پیداوار جمع ہوکر مزدوروں اور کسانوں کی مشترکہ مجلس ہی جو وہاں کی حکومت کہلاتی ہے تمام اپنے بھائی بندوں میں حسب ضرورت تقسیم کرتی ہے۔ یعنی وہ خود ہی چلتے ہیں اور خود حکومت کرتے ہیں۔

(باقی انشاء اللہ آئندہ صحبت میں)

بارش کا پہلا قطرہ

جولائی کی گرمی۔ تمازت آفتاب سے زمین کی گرم آتشیں بنی ہوئی، خود بھوکا بھوکا، بھکاریوں کا شکم بھرنے والا دہقان ملتجی نگاہوں سے شمال کیجانب سے بڑھتے ہوئے بادل کے ایک ٹکڑے کو دیکھ رہا ہے۔ اچانک بادل بڑھتے ہوئے دہقان کے سر کی بلندی کے برابر تیرنے لگا۔ بارش کے قطروں میں جنگ چھڑ گئی ہر قطرہ دوسرے قطرہ کو کہتا کہ پہلے تو اپنے تئیں گرا۔ زمین کی آتشیں تپش کا اندازہ لگا کر قطروں کو قربانی کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ اور یقیناً پہلا قطرہ تو زمین کی حرارت میں ایسا جذب ہوکر رہ جاتا کہ بالکل برباد ہو جاتا۔ دہقان ابھی یاس و امید کی مشترکہ نگاہوں سے بادل کو تک رہا ہے۔ ایک مقدس قطرہ سے دہقان کی [illegible] دیکھی نہ گئی اور بے اختیار اپنے تئیں گرا دیا۔ بالکل بالکل قریب ہی سمندر کا کنارہ تھا، ہوا کے [illegible] سمندر کیطرف دھکیلا۔ صرف چند قطرے اس مقدس ایثار پیشہ قطرہ کی منتظر تھی [illegible] ہوکر سمندر میں چلی گئی۔ اس قطرہ کی قربانی دیکھکر دھڑا دھڑ دوسرے قطروں [illegible] گرادیا۔ آتشیں زمین نے ایک لمحہ تک مقابلہ کیا بالآخر قربانی کے [illegible] دہقان کی نسل ایسی بار آور ہوئی کہ پڑوسیوں کو ترسنے بہت سا غلہ تقسیم کردیا۔ [illegible] غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے تاج کی زینت بنا ہوا ہے۔

اور وطن بلوچستان کو ایسے ایثار پیشہ کی ضرورت ہے۔ یقین رکھو کہ اسکا انجام گوہر بننا ہے۔

نواب زادہ میر عبدالرحمٰن خان مگسی کا الاؤنس بند اور ایک سال کے لئے رخصت بند

سبی۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ نواب زادہ میر عبدالرحمٰن خان مگسی کو ان کے والد صاحب کی وفات [illegible] روپے کا ماہانہ الاؤنس دیا جاتا تھا بند کر دیا گیا ہے [illegible] ریذیڈنٹ چیف کمشنر بلوچستان نے ایک سال تک کی [illegible] کی رخصت بند کر دی ہے۔

سردار زرک زئی کا شاہی جرگہ میں آنے سے انکار

کوجان۔ اطلاعات بتلاتے ہیں۔ کہ سردار زرک زئی کی جاگیر واپس [illegible] اور [illegible] سے گورنمنٹ آف انڈیا [illegible] میں رکھی گئی تھی [illegible] انکار [illegible] گورنمنٹ آف انڈیا [illegible] انہوں نے [illegible] شاہی جرگہ میں [illegible] سے انکار کر دیا۔

مسٹر کریچیف کمشنر بلوچستان رخصت پر جا رہے ہیں

سبی۔ قریب مستقبل میں مسٹر [illegible] رخصت جارہے ہیں [illegible] موجودہ اے۔ جی۔ جی [illegible] پی۔ اے [illegible] اے۔ جی۔ جی [illegible] متعلق اضلاع میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کیجئے۔

نامہ نگار اور خصوصی حضرات!

براہ عنایت تمام خبریں [illegible] تعلیمی، ادبی، تاریخی، سیاسی [illegible] مضامین بلوچستان جدید [illegible] کے نام آنی چاہئیں اور [illegible] کی خریداری اور اشتہارات کی نسبت تمام خط و کتابت [illegible] کے نام ہونا چاہئے۔

پتہ:—
[illegible] کراچی

بلوچستان جدید [illegible]

انجمن خدام بلوچستان کی اہم میٹنگ

آج ۲۶ [illegible] انجمن خدام بلوچستان کی ایک اہم میٹنگ دفتر [illegible] منعقد ہوا جسمیں [illegible] عبدالصمد خان [illegible] محمد خان [illegible] بلوچستان [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

مسٹر پیر بخش شہداد زئی ڈائریکٹر البلوچ کا پیغام

بلوچستان جدید!
خوش آمدید!!

اسوقت جبکہ ہمارے بلوچ [illegible] کی حالت بالکل گری ہوئی تھی اور [illegible] حکومت سے انکی [illegible] کی احتیاج [illegible] زبان کی حمایت و ترجمانی [illegible] بشری حقوق اور اصلاحات مذہبی [illegible] کیلئے البلوچ سرعرض وجود میں آیا۔ اور [illegible] اور سرگرمی سے اس نے گذشتہ دو سال کے عرصہ میں بلوچ اور بلوچستانیوں کی قومی اور ملی خدمات سرانجام دی ہیں وہ ظاہر من الشمس ہیں نشاء اللہ آئندہ بھی وہ اپنی اس مستحسنہ روش کو قائم رکھیگا۔ لیکن چونکہ ہمارے معلومات اور ہمارے نئے حکومت بلوچستان کی بے آئینی و بے اعتدالیوں اور جبر و تشدد امیز روئیوں کی نسبت صحیح اطلاعات کے ذرائع نہایت محدود تھے۔ جسکے سبب ہم اپنے وطنی بھائیوں کے صحیح حالات اور مظلومیت و زبوں حالی کی اظہار و استبار اور حمایت و ترجمانی سے کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تھے۔ مطلعے ہم نے بلوچستان ہی کے بیدار مغز و روشن خیال نوجوانوں اور قومی درد رکھنے والے حضرات سے قلمی اور درمی اعانت حاصل کرکے البلوچ کو جاری رکھا۔ انشاءاللہ جلد ہی رکھینگے۔ لیکن بہ سنکر ہماری قلبی مسرت کا کوئی انتہا نہ رہی کہ بلوچستان کے درد مندان قوم نے اپنے وطن عزیز کی خدمت کا بیڑا اپنے [illegible] اور کراچی سے اخبار "بلوچستان جدید" جاری کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے جو بلوچستان کے آئین نظم و نسق کی اصلاح اور ملک و قوم کے جائز حقوق کے مطالبہ و تحفظ میں انکے دلی جذبات کی ترجمانی میں البلوچ کا رہبر اور ممد و معاون ہوگا۔ توقع ہے کہ بلوچ و بلوچستانی خصوصاً اور ہمارے دیگر برادران اسلام عموماً "بلوچستان جدید" کو ہو کر اپنے اغراض و مقاصد [illegible] البلوچ کا ہر لحاظ سے ہم دو قالب و یک جان ہے [illegible] ع ورد دل یکدیگر [illegible]

خان اچکزئی اور رفیق کرد کی یاد

عبدالصمد کی ذات پہ نازاں اچکزئی

عبدالعزیز خان پہ ایوبیوں کو فخر

ظفر علی خان

گاندھی بلوچستان خان عبدالصمد خان اچکزئی
اور ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد

پس

برق استبداد کی چمک

[illegible] قوم کے پاداش میں بلوچستان کے یہ ہر دو رہنما گرفتار کرلئے گئے ہیں حکومت بلوچستان سے ہمیں [illegible] وجہ شکایت نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی ہونے کے علاوہ شہنشائیت کے دنیاوی [illegible] نظام [illegible] ہے۔ مگر سخت افسوس اور حیرت بلوچستان کے ان سرداروں کیحالت پر ہے [illegible] بلوچستان کو بھی اپنے رویہ سے قابل نفرت بنادیا ہے ایک دن ایک فیصلہ دیکر دوسرے دن اسکو پھر توڑ دیا۔ سرادان کے سرداروں میں سے بالخصوص وڈیرہ نور محمد خان بنگلزئی۔ اور اسکے سرجانے والے [illegible] سرداروں نے اس سلسلے میں جس گرمی کا اظہار فرمایا وہ بلوچستان کی آئندہ تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ [illegible] انکی [illegible] پر ماتم کرنے کے لئے کافی ہے بھرے جرگہ میں اسلام سے بیزاری کا جسطرح مظاہرہ کیا اور لفظ اللہ اکبر [illegible] عبدالعزیز خان کرد نے اپنے بیان کے شروع پر لکھا تھا پر جسطرح ناک بھوں چڑھائی۔

ہم عنقریب ان تمام تفصیلی حالات کو آئندہ اشاعت میں شائع [illegible] اور دعوت غور و فکر دینگے کہ وہ اپنے سرداروں کے اسلامی اور قومی عقیدہ پر [illegible] قائم کرتے ہوئے اپنے مستقبل کیلئے پروگرام طیار کریں۔

چند زرین اقوال

کارل مارکس: - حکومتیں شیطانی اختراعات ہیں۔

جواہر لال نہرو: - اگر وطن کی آزادی کی خواہش بغاوت ہے تو میں بے شک باغی ہوں۔

ابوالکلام آزاد: - اسلام میں آزادی یا موت کے سواتیسری اور کوئی راہ نہیں۔

مولانا محمد علی مرحوم: - میں حشر میں خدا کے سامنے تشدد کی مجرم کی حیثیت میں کھڑا ہونا پسند کرونگا۔ بہ نسبت اسکے کہ نامردانہ اطاعت کرکے غلاموں کی صف میں کھڑا ہوں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: - میرا خیال تھا کہ حکومت خطاکار ہے۔ بے وقوف نہیں مگر میرا قیاس غلط ثابت ہوا۔

میر عبدالعزیز خان کرد: - برطانوی حکام کو یا تو قیام قول اور تحفظ حقوق کا کافی انتظام کرنا چاہیے۔ یا یا ہمارے راستہ سے ہٹ جانا چاہیے تاکہ ہم اپنے ملک کا نظام ہر پہلو سے خود درست کریں۔

نواب محمد یوسف علی خان مگسی

وطنیت کو محدود تخیل نوع انسانی سے عام از ہم گیر محبت کا کفیل نہیں سمجھتا ہے میں بین الاقوامیت کا حامی ہوں اور کائنات کی نجات کے لئے اسے ضروری سمجھتا ہوں۔

جہاد ایوبی

اکبری [illegible] سٹورس

بلوچستانیوں کی اپنی دکان

ہمنے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کو احساس کرتے ہوئے [illegible] ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیس کی نئی اور نفیس [illegible] نیاری کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں باوجود اسکے آپکو ہر شے مقابلۃً ارزاں اور بارعایت مل سکتی ہے۔

دکان محمد ایوب عبدالقدوس بازار صدر ازان کوئٹہ

ہند سندھ اور بلوچستان کے تاجروں کے لئے نادر موقعہ

"بلوچستان جدید" بڑی تعداد میں شائع ہو کر بلوچستان کے کونے کونے میں جاتا ہے۔ تاجر حضرات اسمیں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ اشتہارات کے نرخ کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کی جائے۔

مینیجر

(13)

رجسٹرڈ ایل نمبر 533

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفتہ وار

بلوچستان جدید کراچی

الھیات
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

وطنیات
اقبال

مدیر
پیر بخش نسیم تلوی

معاون
محمد حسین عنقا

جلد ۱ | یوم جمعہ ۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء | شمارہ ۲

پیام حق

(از جناب ... خان ...)

یہ مژدہ جانفزا لایا ہے برید آج
پہن کر کا غذی پوشاک قاصد
بلوچستانیوں کے واسطے ہے
صبا کرد دوا بستر لئے ہے
ہے غنچہ کھل کھلاتا گرچہ شائی
بھلا عنقا ہوا کیوں رنگ گلچین

نکالا بلوچستان جدید آج
لایا ... کامیابی کی کلید آج
... عید روز سعید آج
کہ زندان ... وہ بھی عید آج
نسیم صبح نے ... نوید آج
چمن میں کیا ہوا الفت و ... آج

پیام حق سنانا ہے تو جاؤ مدد جا ؤ
خدایا اس زمانہ میں ذرہ سا کام کر جاؤ
خطا عبد الصمد اور گرو صاحب کی فقط یہ ہے
صدائے سلسل قید بلوچستان آتی ہے
ادھر ہے خالق اکبر ادھر برطانیہ کا بت
تمہاری آگے بڑھ موقوف ہے جاؤ جدھر جاؤ

اگر ایمان ہے سر پر کفن ...
نہیں گر مانا آتا تو ہمت ...
کہ پس ماندہ قبیلوں کو وہ کہتے تھے
کہ اٹھو اے بلوچستانیو زندان میں بھر جاؤ

سرور

... بلوچستان جدید ... پرنٹنگ پریس ... سے چھپوا کر دفتر ... کراچی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلوچستان جدید

سبی دربار کے موقعہ پر چیف کمشنر بلوچستان کی مایوس کن تقریر

نوجوانانِ بلوچستان کے پاک جذبات کو کچلنے کا عزم

سرداروں کو درسِ وفاداری

۲۴ فروری ۱۹۳۳ء کو سبی شاہی دربار منعقد ہوا۔ اور اس موقعہ پر حق و انصاف کی علمبردار حکومت برطانیہ کے نمائندے نے جو افسوسناک مایوس کن تقریر کی۔ اس سے بلوچستان کے نوجوان طبقے کے دلوں میں انگریزی حکومت کی طرف سے بے عام نفرت کی پرورش ہو گئی ہے۔ اگر "بلوچستان جدید" کے طول میں گنجائش ہوتی۔ تو ہم اسے حرف بحرف شائع کر کے بلوچستان اور دنیا والوں کو جتلاتے۔ کہ چیف کمشنر کس طرح بلوچستان میں سینہ زوری اور دیدہ دلیری سے اپنی اجارہ دارانہ حیثیت کو بھول چکے ہیں۔ اور چیف کمشنر نے ہر موقعہ پر کس طرح حقائق اور اصل واقعات و حالات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے لہٰذا ہم سر دست اسکے ایک ضروری حصے پر ہی تبصرہ کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ آپ سرداروں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"میں اب ایک بہت ضروری اور اہم مسئلے کی طرف آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ جب سر رابرٹ سنڈیمن یہاں آیا۔ ملک میں ایک عام بد امنی اور بد انتظامی پھیلی ہوئی تھی۔ جنہوں نے امن قائم کر کے سرداری اور جرگہ نظام کو ایک نئی اور پائیدار زندگی دی۔ جو قدیم الایام سے رائج تھے پہلے کی طرح اسکو معاشرتی اور انتظامی بنیادوں پر لا کھڑا کیا جس کا دارومدار سرداروں کی وفاداری اور حسن خدمات پر ہے۔ جنکو سرکار کی طرف سے مدد اور خطابات عطا کرتے ہیں جنکے عوض ان کو اپنی اپنی قوموں کو اپنے اقتدار اور اپنی قیادت میں رکھنا پڑتا ہے۔ اور ان کی ضروریات و مطالبات کو حکام بالا کے پیش کرنا ان کا فرض ہوا کرتا ہے۔

مجھے اس بات کا افسوس ہے۔ کہ حال ہی میں تحریر و تقریر کے ذریعے ہمارے سرداری اور جرگہ نظام پر چند غیر ذمہ دار لوگوں نے حملے کئے ہیں۔ جن کو ملک میں کوئی نفوذ نہیں اور جنہے تربیت کم ملی ہے جن کو بلوچستان سے باہر کے شورش پسند امداد دے کر اکسایا کرتے رہتے ہیں۔ حکومت اب اس غلط اور باغیانہ پروپیگنڈے کی تشہیر سے غافل نہیں رہ سکتی۔ اور وہ اب اس سے نپٹنے کے لئے [illegible] آمادہ ہے۔ لیکن اور معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی حکومت سرداروں کی مدد اور تعاون کی خواہش مند ہے میں سرداروں سے زور دے کر کہتا ہوں کہ حکومت کو تمہارے اس قسم کے تعاون کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ تم اپنی پوزیشن قائم رکھ سکو۔ اور اپنے [illegible] امن اور انتظام ملک میں مدد کرنے کے اہل ثابت ہو سکے۔ تاکہ [illegible] نظام کی موت اور اعتباری طاقت و عزت کا خاتمہ [illegible]"

ہم چیف کمشنر کو جتلانا چاہتے ہیں [illegible] کے تشریف لانے سے پیشتر بلوچستان کا سرداری اور جرگہ سسٹم صحیح طور پر جمہوریت کی صورت لئے ہوئے تھا جسکے ممبر قوم کی مرضی اور منشا کے مطابق ہوا کرتے تھے۔ اور جنکو قوم علیحدہ کرنے میں ہر وقت آزاد اور مختار تھی۔ سردار کی حیثیت ایک خادم قوم کی تھی۔ اسکا سب کچھ قوم کے لئے ہوا کرتا تھا۔ قوم کی تمام ضروریات پورا کرنا اسکے اولین فرائض سے ہوا کرتا تھا۔ بلوچستان کا اس وقت کا جرگہ حقیقت میں بلوچستانیوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ جو اپنے فیصلے حق و انصاف اور شرع کے اصول کے خلاف قطعاً کرنے کا مجاز نہ تھا۔ اس وقت کے سرداروں کو ہر وقت اپنی قوم کا مفاد خیال رہتا تھا۔ ان کی طاقت۔ عزت۔ ثروت کا دارومدار چونکہ تمام کا تمام قوم پر ہوا کرتا تھا۔ اس لئے قوم کی آواز کو آج کی طرح ٹھکرانے کی جرأت بہت کم ہوتی تھی۔ مگر موجودہ سرداری اور جرگہ سسٹم ایسی مسخ شدہ اور تباہ کن شکل میں رہ گیا ہے۔ جسکو اس قدیمی سرداری اور جرگہ نظام سے خدا واسطے کا بھی تعلق نہیں رہا۔ آج کا جرگہ کیا ہے ارباب اقتدار کے مطلب براری کی ایک مشین ہے۔ دنیا کو دھوکا دینے کے لئے اسکے آڑ میں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ کیا وہ قابل فخر جرگہ سسٹم یہی ہے جس نے ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کو ایک دن رہا کر کے دوسرے دن پولیٹیکل ایجنٹ کے ایک جنبشِ ابرو کے اشارے سے اپنے فیصلے پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ اور اسکی مبارک منشا کے مطابق ان کو صرف اصلاحات مانگنے۔ اور جرگہ کو ناقص کہنے کے جرم میں پانچ سال کی سخت قید کی سزا دی۔ اور میعاد قید ختم ہونے پر تین سال کے لئے ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی؟

اور پچھلے اس بچہ [illegible] کو صرف ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپے فی جرم جرمانہ کی سزا پر بس کی گئی۔ جو ایک سال تک ایک پردہ نشین بچے کو اغوا کر کے کسی غار میں بند کر رکھتا ہے۔ اور خدا جانے کن کن افعال خبیثہ کا تختۂ مشق بناتا ہے۔ کیا یہی وہ قدیمی سرداری اور جرگہ نظام ہے۔ جسکی تعریف میں صاحب موصوف رطب اللسان ہو رہے ہیں۔ اور جسکو برقرار رکھنے کی خاطر دیوانہ وار ان پر ہاتھ ڈال رہے ہیں۔ جو اسے ناقص کہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں دنیا کے ہر مذہب ہر اخلاق اور ہر تہذیب کے نزدیک ایسے شرمناک سرداری اور جرگہ نظام کو جس قدر جلد ہو سکے صفحۂ دنیا پر سے حرف غلط کی طرح مٹ جانا چاہئے۔

جرگہ اور سرداری نظام اب بھی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اسکے ممبر قوم کی طرف سے ہوں۔ حکومت کے بنائے ہوئے نہ ہوں۔ یہی کچھ بلوچستان کے نوجوان چاہتے ہیں۔ اور یہی کچھ انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے دنیا کو بتلایا ہے۔ جسکو چیف کمشنر صاحب باغیانہ پروپیگنڈا سے تعبیر کر رہے ہیں۔ ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ بلوچستان کے کسی فرد کی ایسی تحریر یا تقریر پیش کر سکتے ہیں جس میں اس نے لوگوں کو بغاوت کی تعلیم دی ہو۔ اگر اصلاحات مانگنا بغاوت ہے۔ اگر جرگہ میں رسم و رواج کی بجائے شریعت محمدی کا مطالبہ کرنا بغاوت ہے۔ اور اگر موجودہ سرداری اور جرگہ کے [illegible] نظام کو ناقص کہنا بغاوت ہے۔ تو سب سے بڑے [illegible] مسلم کو نفرنس بہاولپور، ارکان اسمبلی اور [illegible] بلوچستان اور جاگیرات باغی ہیں جنہوں نے بلوچستان کے لئے اصلاحات مانگی ہیں۔

ہمیں چیف کمشنر صاحب کی تقریر پر بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں۔ کہ چند [illegible] قوم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جن کا ملک میں کوئی اثر نہیں۔ [illegible] وہ ایسے غیر ذمہ دار لوگوں سے جنکے ان کے خیال کے مطابق ملک میں نام کو بھی نفوذ نہیں۔ اس قدر بدحواس ہو [illegible] کہ بے اختیار سرداروں سے مدد اور تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کو صاف طور بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اب وہ

Yousaf Aziz Magsi Chair

سردار محمد خان محمد شہی سردار محمد ابراہیم خان لہڑی اور سردار دودا [illegible] کو بے اخلاقی اور نجاست تحریفات تھا [illegible] رہے ہیں اگرچہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت [illegible] فطری آزاد خیالی کو بھی انگریزی حکومت برداشت کر دیا۔ بہرحال اس نصف گھنٹہ کی [illegible] کے خاتمہ کے بعد جہلاوان پارٹی جو اس فیصلہ میں [illegible] آخر حق و انصاف کے اصول پر قائم رہی اور بار بار پولیٹیکل ایجنٹ کے سمجھانے اور دھمکانے کے انصاف اور ایمانداری سے انحراف نہ کیا کہ چند سرداروں نے [illegible] فیصلہ کر دیا جائے۔ اس سے جرگہ کے مقاصد سے لوگ [illegible] نہیں ہو سکتے۔

[illegible] تھا کہ [illegible] عبدالعزیز خان گرگناڑی کے مقابلہ میں [illegible] حکومت [illegible] ثابت ہوتی ہے [illegible] جہلاوان پارٹی [illegible] ثابت نہیں [illegible] سرداران کے سرداروں [illegible] اپنے [illegible] ثابت ہے [illegible] سرداران [illegible] کیونکہ اس مسئلہ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] بلوچستان [illegible] کی ضمانت [illegible] گرگناڑی صاحب [illegible] حکومت اور سرداروں کے خلاف [illegible]

یہی تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

کل کیا تھا اور پھر آج شمس نے اول میں کیا فرمایا۔ اور آخر میں ظاہر کیا گیا۔ ارباب نظر تاڑ گئے کہ یہی جرگہ گردی کے بعد آخری بیہودگی جہلاوان پارٹی کی مخالفت کے باعث ہوئی۔ [illegible] کی کمر توڑ دی گئی کیونکہ اس مسئلہ پر [illegible] خاموش تھی۔

[illegible] بابا ایں بے تکی۔

یہ فیصلہ ہو گیا اور جرگہ برخاست ہوا۔ جرگہ سے چھوٹتے ہی یار لوگ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کے پاس تشریف لے گئے وہاں بڑی بھولی گفتگو ہی رہی۔ کیونکہ۔

میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

گر اسکے ساتھ ہی حقیقت بھی کھل گئی ہے کہ

[illegible]

چنانچہ دوسرے دن اس ملاقات کا نتیجہ اس سرکاری حکم زبانی حکم کی شکل میں نمودار ہوا کہ یہ فیصلہ مکمل نہیں۔ لہٰذا یہ کل پھر جرگہ میں پیش ہو گا۔ چنانچہ پھر تیسرے دن جرگہ سے جن قتلوں اور متضاد فیصلے صادر ہوئے وہ سب کو معلوم ہیں یعنی [illegible] کی بے غیرت اور بے عہد جماعت نے اپنے تمام فیصلوں پر خط تنسیخ کھینچتے ہوئے گرگناڑی صاحب کو پانچ سال قید کی سزا اور ان کے بعد پانچ ہزار کی ضمانت نیک چلنی سات سال کی سزا دیدی۔ اور جھلاوان اس رائے میں [illegible] کے ساتھ مخالف رہے۔

بہرحال یہ خوشی ہے کہ اس سال سیسی کے بلوچستانی پبلک اس حقیقت کو [illegible] سے واقف ہو گئی کہ سردار کیا ہیں [illegible] اور انکا مذہب کیا ہے۔ [illegible] کیا حیثیت رکھتا ہے۔

ہاں ایک خاص واقعہ کا ذکر کر دیں جس سے سردار صاحبان سرداران کی اسلام پرستی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پچھلے جرگہ میں جب گرگناڑی صاحب کا بیان پڑھا گیا تو [illegible] صاحب نے سب سے اول سرے پر لفظ اللہ اکبر لکھ دیا تھا۔ کائنات افرنگی درباری میں خدا میاں کا کیا کام۔ چنانچہ یہی ہوا کہ سردار صاحب اور انگریز [illegible] کے [illegible] یہ لفظ سنتے ہی جامے سے باہر ہو گئے۔ اور صاف کہہ دیا کہ ہم سننا نہیں چاہتے "اللہ اکبر" کی یہاں کیا ضرورت ہے یہ جرگہ ہے۔ یہاں کوئی تبلیغ تھوڑی ہو رہی ہے۔ سچ ہی جو کہا:

آزادی کا جو ایسے آزادی پر برس پڑے۔

"ہم آزادی نہیں چاہتے نہیں چاہتے"

یہ الفاظ اسقدر خود سر اور زبان سے نکالے گئے کہ جرگہ ہال کے اندر [illegible] جانور [illegible] ڈھیچوں ڈھیچوں کی آواز سنکر اپنے جانی [illegible] کے جذبات کی رعایت میں وہ بھی ڈھیچوں ڈھیچوں کی دماغ سوز آواز بلند کرنے لگے۔ خاطر کے بعد انگریزی افسروں کی مطلق العنانی [illegible] جرگہ میں وزیر اعظم قلات کے حکم سے [illegible] زبانی حکم سے [illegible] جرگہ میں پیش کرنے [illegible] کے بارگاہ عالیہ سے جاری ہوتا ہے [illegible] جہاں ہمارے لئے باعث رنج [illegible] ثابت ہوئے۔ [illegible] ہمارے محترم رفیقان اور بلوچستان اور بلوچستانیوں کے [illegible] گئے۔

وہاں ہمارے لئے باعث [illegible] ثابت ہوئے۔ اور نہ صرف ہمارے لئے بلکہ تمام ارباب [illegible] بلوچستانیوں اور [illegible] بلوچستان کے رہنے والوں کے لئے بھی۔ کیا [illegible] یہ رائے کہ یہ سردار قوموں کے سردار نہیں بلکہ انگریز [illegible] ایجنٹ ہیں۔ [illegible] ذاتی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ [illegible] ہے اور ہماری یہ خواہش کہ ایسے بےضمیر بے دماغ، دشمن اسلام اور غداران قوم سرداروں کا وجود بلوچستان کیلئے اب قابل برداشت نہیں اور انکو مٹ جانا چاہئے۔ [illegible] جرگہ سسٹم کی موجودہ شکل و ہیئت کو [illegible] ہے وہ [illegible] پھر بھی اسے مرحوم نصیر خان کی یادگار اور بلوچستانی چیز کہہ سکے۔

باقی رہے حکومت برطانیہ کے ایجنٹ انگریز افسر تو [illegible] سلام کہہ سکے۔

دانش اندوختہ دل زکف انداختہ

آه زان نقد گرانی هرکه در باختہ

لاہور میں بلوچ اور بلوچستانیوں کا جلسہ

لاہور ۱۵ ۲ فروری۔ آج بلوچ و بلوچستانی مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ جلسہ زیر صدارت خان بہادر مشتاق احمد خان گورمانی بلوچ ایم۔ ایل۔ سی شالامار باغ میں منعقد ہوا جس میں دیگر [illegible] کے معزز مہمانوں نے شرکت اجلاس کی۔ خانصاحب قلندر علی خان مزاری بلوچ ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی [illegible] پولیٹیکل [illegible] شیر خان [illegible] بلوچ آنریری مجسٹریٹ [illegible] خانصاحب [illegible] تاج محمد خان [illegible] ایم اے۔ سی [illegible] مبارک علی شاہ ایم ایل سی۔

سکریٹری نے گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کی۔ [illegible] خان صدر انجمن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے [illegible] بلوچ [illegible] کے قیام کی ضرورت پیش کی [illegible] ضروری [illegible] بلوچ [illegible] غلام حسین خان و قلندر علی خان [illegible] نے اپنے اشعار سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اخیر میں صدر جلسہ نے بلوچ و بلوچستانی طلباء کی [illegible] اور اپنے غریب طلبہ کی امداد [illegible]

[illegible] گورنمنٹ [illegible] بلوچ قوم کی [illegible] بلوچ [illegible] جنگ عظیم میں نمایاں حصہ لیا [illegible] عطا کی جائیں۔

[illegible] گورنمنٹ [illegible] بلوچ قوم [illegible] کے تمام [illegible] کے مطابق [illegible] ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے [illegible] جلد از جلد کوشش کی جائے۔

یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے [illegible] کی ضرورت [illegible] گورنمنٹ بھی [illegible] ضرورت کو پورا کرے۔

[illegible] تعلیم حاصل کریں۔ [illegible] طلباء کو وظائف دے کر [illegible] کے لئے بھیجیں۔ [illegible] سرداران قوم کو مجبور کیا جائے کہ وہ بھی [illegible] مدارس کھولیں۔

[illegible] ڈیرہ غازیخان و مظفر گڑھ [illegible] بلوچ [illegible] وظائف دے [illegible] تعلیم [illegible] بلوچ [illegible]

بلوچستان جدید [illegible]

دنیا کلید کامیابی ہے

رہا نہیں۔ کہ آپ ان بیس چالیس انگریز کا نفرنس کے سرداروں کو بلوچستان سمجھ لیں۔ جنکو آپ گرانقدر تنخواہیں اور خطابات دیتے ہیں۔ بلکہ بلوچستان نام ہے۔ ان دس لاکھ غریبوں اور مفلسوں کا جنکو پیٹ بھر کر بھی روٹی میسر نہیں آتی۔ اسلئے اگر صرف ان سرداروں کی خواہشات کو پورا کرکے آپ یہ سمجھ لیں۔ کہ آپنے بلوچستان کی ساری آبادی کو مطمئن کرلیا۔ تو یہ آپ کی بڑی بھول ہوگی۔ انگریز دنیا کی سٹیج پر جیسے بلطمطراق سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم دنیا میں امن لانا چاہتے ہیں اور دنیا کی [illegible] کو مہذب بناکر حکمرانی سکھاتے ہیں۔ دنیا والے [illegible] انگریزوں کی حکومت کی قسم کا امن دے رہا ہے [illegible] سر [illegible] کی تقریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے [illegible] بلوچستان [illegible] آنے والی صدیوں تک تعیش لذت میں [illegible] چاہتے ہیں۔ وہاں [illegible] جاہل سرداروں کو سبز باغ دکھاکر بلوچستان [illegible] ترقی پسند [illegible] کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا سرداروں [illegible] کہ اصلاحات نہ ملنے کی صورت میں تباہی نظام کی موت اور تباہ [illegible] و عزت کا خاتمہ ہوگا۔ ایک قسم کا فریب ہے۔ اسے معلوم [illegible] کہ اصلاحات ملنے کی صورت میں سردار صحیح معنوں میں سردار ہونگے مگر ایک اور حیثیت سے وہ کہ سردار حکومت کے بنائے ہوئے نہ ہونگے۔ بلکہ قوموں کے بنائے ہوئے سردار ہونگے۔ وہ ملک کی حکومت میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔ ان کی پشت پر قوم کی طاقت ہوگی۔ ان کی آواز چیف کمشنر کی آواز نہیں ہوگی۔ بلکہ قوم کی آواز ہوگی۔ انکے فیصلے نقلی نہ ہونگے۔ ایک [illegible] پولیٹیکل ایجنٹ [illegible] ان فیصلوں کو توڑ سکیگا۔ چیف کمشنر کو سمجھ لینا چاہئے کہ اصلاحات لینا بلوچستانیوں کا فطری حق ہے۔ اسی وقت [illegible] کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتی کہ ہندوستان کے اچھوتوں تک کو اصلاحات ملیں۔ لیکن انکے مطالبہ کو ٹھکرا دیا جائے۔ ہمارے نزدیک اصلاحات نام ہے اسلامی [illegible] جس سے کوئی مسلمان [illegible] نہیں ہوسکتا ہے۔

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر ہمیں
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر ہمیں

مظلوم بلوچستان کے مظلوم رہنما

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی
اور
منظم بلوچستان میر عبدالعزیز کرد پختہ استقلال میں

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی اور منظم بلوچستان [illegible]

میر عبدالعزیز خان جیسے مادر وطن کے دو غیور فرزندوں پر صرف اسلئے مظالم توڑے جارہے ہیں۔ کہ وہ بدنصیب بلوچستان میں ایک ایسی حکومت چاہتے ہیں۔ جس میں اہل وطن بھی برابر کے حصہ دار ہوں۔

چنانچہ میر صاحب موصوف کو ترجرگہ اور سرداری تباہ کن سسٹم کی رو سے پانچ سال کیلئے محبوس زندان کردیا گیا۔ اگرچہ بیرونی دنیا کو دھوکا دینے کیلئے حکومت نے ان کو سرداروں کے جرگے سے سزا دلائی ہے مگر جرگے کے گرگٹ کی طرح ہر آن میں بدلنے والے فیصلوں نے دنیا پر ثابت کردیا کہ اس پردے میں کوئی اور ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور یہ کہ جرگہ جب کو سزا دینے والے سردار نہیں بلکہ انگریزی حکومت ہے۔ جرگہ ایک قسم کی ٹٹی ہے جسکی آڑ میں برطانوی نمائندے کالے سکوں والے وطنیان سے ہر قسم کے کھیل کھیل سکتے ہیں۔

میر صاحب موصوف کو سرداران جرگہ کا ایکمون بناکے ذریعہ ان پانچ سال قید با مشقت اور میعاد قید ختم تین سال کے لئے پانچ ہزار روپے کی ضمانت کی سنگین سزا دینا ایک ایسا فیصلہ ہے۔ جسکی مثال دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔

یہ معلوم کرکے ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ خان عبدالصمد خان اچکزئی پریشین کی عدالت نے بجائے دفعہ ۹ فرنٹیئر [illegible] ریگولیشن کی دفعہ ۴۰ الف تعزیرات ہند لگایا ہے۔ [illegible] عدالت کو کچھ [illegible] جو جانتا ہو نہیں کہ [illegible]

ان تمام [illegible] حکومت خان صاحب موصوف کو بھی جرگہ [illegible] چڑھانا چاہتی ہے تاکہ وہ ایک دفعہ اور دنیا کو یہ دھوکا دے سکے۔ کہ بلوچستان کے اس ہونہار فرزند کو بھی اس کے سرداروں نے ہی سزا دی ہے۔ ہم حکومت کو یہ جتلانا ضروری سمجھتے ہیں [illegible] پالیسی کی قلعی کھل چکی ہے۔ اسلئے اسے چاہئے کہ وہ اپنی [illegible] کے مطالبات پر ٹھنڈے دل سے غور کرے خان کے عزیز رہنماؤں کو بہت جلد رہا کرکے حالات کو زیادہ تشویشناک نہ ہونے دے۔

بلوچستان جدید کا عید نمبر!

۲۶ مارچ کو شائع ہوجائیگا

جو اپنی شان کا واحد نمبر ہوگا۔ بلوچستان کے قومی لیڈروں کی تصاویر بلند پایہ قومی منظومات۔ غزلیات اور مضامین کا دلچسپ مرقع ہوگا۔ اہل قلم حضرات اپنے مضامین بہت جلد بھیجدیں۔ نیز کرد صاحب کی اگر کسی صاحب کے پاس تصویر ہو تو ہمیں بھیجکر مشکور فرمائیے۔

(مدیر)

تفریحات

معشوقانِ برطانیہ کا جرگہ ہال میں نرالا رقص

۱۰ فروری ۱۹۳۴ء کو میر عبدالعزیز خان کرد پر جو کا مقدمہ پیش کیا گیا اعظم قلات چند کمشنروں کے پاس برغرض فیصلہ کوکل جرگہ میں پیش [illegible] جرگہ کے مضامین جو دو اخبار کی کٹنگ پر مشتمل تھے پڑھے گئے اور میر کرد صاحب کا بیان پڑھا گیا۔ ساتھ حضرت مسٹر [illegible]

مَنْ یَّذُبَیْنَ بَیْنَ ذَالِکَ هٰؤُلَاء

پر ایک عالم سکوت طاری ہوا۔ بالآخر بالترتیب آوازیں بلند ہوئیں کہ جرگے کے مضامین سے کوئی خاص باغیانہ ترغیب کی اشاعت معلوم نہیں ہوتی۔ اور مشن نمبر ۲ کا الزام یعنی سرداروں کی ہتک بھی غلط ہے ہماری کوئی ہتک ان مضامین سے شرح نہیں ہوتی۔ اس کے بعد وزیر نور محمد خان شنگرانی سردار امام بخش خان مدینی کچھ عجیب عجیب باتیں بولیں۔ اس کے بعد ٹھہرے جو اور بہت سی رو ہے تھی۔ کہ آج بھی فیصلوں کو یک رہینگے۔ لہٰذا کوئی ہرج نہیں ہو گا کہ ایک وردو وفا مٹگوں نے بھی وفا شعاری کے جانب سے باقی رفقاء کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ چلے گئے ہو۔ ابھی پولیٹیکل ایجنٹ قلات سے مشورہ کریں۔ اور معلوم کریں کہ انکا منشا کیا ہے۔ اس پر وفا پرستوں کی ٹولی نے کہنے وہ دینے نے اپنے مقصد میں اور دنیا بھر سے نرالے ریختان زمانہ تقیہ کے ساتھ ایک رفقاء وقت بتائی کہ ہم پولیٹیکل ایجنٹ کو کیوں بدنام کریں۔ یہاں بھی اخبار والے تھے ہیں اللہ بچائے کہ پی۔ اے سے پوچھنے گئے تھے۔ رہی کمرہ [illegible] قہقہہ اور خاموشی۔

[illegible] جرگہ دوسرے دن ملتوی ہوا۔ دوسرے دن [illegible] جرگہ [illegible] ہوئی۔ بزرگوں [illegible] تذبذب اور گھبراہٹ سے معلوم ہوتا تھا [illegible] پی۔ اے [illegible] نیاز [illegible] نہیں ہوئی ہم حیران [illegible] اور بے چارگی سے [illegible] نہیں رہتا مشکل بات یہ ہے کہ مشن مقدمہ [illegible] مشن تو ہے۔ کیطرف اور جاسے وزیرہ [illegible] زمرہ کرد صاحب کو [illegible] قوم وطن وقوم [illegible] بیٹھے ہوئے تھے۔ بلکہ اس تحریک کے تمام کارکنوں [illegible] دینے اور دائمی تباہی کیلئے۔ اس مایہ ناز دلگی پیش سرحدی وقار کوئی ضمیر تھا۔ البتہ غیر معلوم طور پر کوئی آواز [illegible] کو چھاپ لگاکر [illegible] جاری رکھنے کی دعوت کا فرض ادا کرتی تھی۔ [illegible] برادران کے انگریزی سردار سب غرق تھے۔ بلکہ احسان کے [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

حکومت بلوچستان کو انتباہ

(از اسماعیل کراچی)

حکومت بلوچستان کہتی ہے کہ بلوچستانی ابتک بیدار نہیں ہوئے ہیں اسلئے وہ ان حقوق کے پانے کے مستحق نہیں ہیں جو ہندوستان کے [illegible] حاصل ہیں۔ میں یہ کہنے [illegible] بالکل [illegible] بلوچستان بلوچستانیوں کو اصلاحات نہیں دیتی تو صاف اور [illegible] طور پر انکار کرے ایسے بہانے بنانے کے کیا معنی جن کو عقل اور مشاہدہ ہرگز تصور نہ کرسکیں۔

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کی بنیاد اگر ڈالی تو بلوچستانیوں نے آج جبکہ ہندوستان کے بلوچوں میں بیداری بجلی کی تیزی کیطرح اگر پھیل رہی ہے تو اسکے بانی مبانی بلوچستانی ہیں۔ سندھ میں ایسی بلوچ انجمنیں وہاں پائی جاتی ہیں جہاں بلوچستانی ہیں یا بلوچستانیوں نے جاکر وہاں اس قسم کی عملی تحریک کی ہے۔ دو چار بلوچستانی لاہور میں تعلیم پانے کے لئے بھیجے گئے تو انہوں نے جاکر وہاں ایک انجمن کی بنیاد ڈالی۔ ایک دو علیگڑھ بلوچستانی طالب علم بھیجے تو وہاں بھی انجمن قائم ہوئی۔ چند طلباء دیوبند گئے تو وہاں بھی انجمن تشکیل دی گئی۔ ان حالات و واقعات میں کیا اگر یہ کہدیا جائے کہ بلوچستانی ابتک بیدار نہیں ہوئے تو —

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حقیقت تو یہ ہے کہ بلوچستانی صرف خود بیدار ہی نہیں بلکہ وہ اپنے ان بھائیوں کو جو ان سے نا گزیر حالات زمانہ کے باعث کچھ عرصہ سے جدا ہو گئے ہیں بھی بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہندوستان میں یہ تمام انجمنیں اس بات کی بین دلیل ہیں۔

حکومت بلوچستان کو یہ عجیب و غریب انوکھی بلوچستانیوں کی بیداری میں سرکاریوں کا موجب ہو گا۔ [illegible] اس میں [illegible] عمل پھیل جائیگا۔ بلوچستانیوں کی تحریک سندھ اور پنجاب کے بلوچوں میں کامل پھیل چکی ہے۔ اور یہ علیگڑھ و دیوبند تک بھی جا چکی ہے۔ بالکل اسیطرح یہ بڑھتی بڑھتی تمام ہندوستان میں پھیل جائیگی۔

حکومت بلوچستان کو معلوم ہو کہ آسام اور رنگون میں بلوچوں کی ایک بڑی آبادی ہے۔ [illegible] میں بلوچستانی افغانوں کی بڑی تعداد ہے اس فطری اور [illegible] تحریک بھی وہ آگ [illegible] پائیں گے۔ تو یقیناً بیتاب ہو جائیں گے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ [illegible] بلوچستانی ان سے کے بلوچوں سے بہت زیادہ [illegible] ہو گی کیونکہ وہاں اسقدر [illegible] بلوچستانی بلوچ راجپوت [illegible] بلوچستان سے مظلوم ہو کر [illegible] جیسی عزیز چیز کو چھوڑ گئے ہوں گے۔ اس کے عاقبت اندیشی کو تقاضا ہے کہ جانے کے اسکے کہ اپنی طاقت کو [illegible] [illegible] کو [illegible] کرنے کے [illegible] انقلابات عالم پر نظر کر کے [illegible] کیا جاتا ہے۔ [illegible]

نوحۂ سرداران سراوان

(بلوچستان کے واقعات کے ایک حقیقی مبصر کے قلم سے)

خان ما اے وارث تخت قلات
خیز بشد ناموس ما از کائنات

سینۂ ما کرد یوسف داغ داغ
از دم او ملک را شد گل چراغ

از شکست شمس آمد در وجود
نوجوانان راز دست ما ربود

کافر و اندر کلاستش کافری ست
در شعار زندگانی سامری ست

دل بمزدوران بہ بست از ما گسست
شان سرداری ز مرزار و شکست

ہمسر خود کرد راکردن خطا ست
ہر کہ از ما نیست شان او را کجا ست

[illegible] ما اندر اصول اشتراک
نیست نفعے از حصول اشتراک

نغز قوم این کہ بپائے ما فتد
مے زند این رسم را یوسف لگد

شان [illegible] سجدۂ ما نابود شد
نوجوانان را خدا معبود شد

قدر ما کردہ برابر با غلام
میخورند با خانہ زاد خود طعام

خوابگاہ [illegible] سگان آمیختند
آبروئے دودمانے ریختند

قدر سرداری [illegible] شناختہ
پا برہنہ با سگان در ساختہ

این مساوات این اخوت جاہلی ست
شان ما افضل شمردن عاقلی ست

گشتہ با ما و بہ [illegible] عدو
این عدوئے الساز ہم بہ تو

[illegible] خان ما تو مارا منصفی
بشکن افسون نوائے یوسفی

قائم است این شان تو از شان ما
خیز و گیرش انتقام اے خان ما

کن ازین منصب تو یوسف را بدر
کن گروہ خوفناکش منتشر

حضرت کیسش حکومت را چراغ
ملک ما از [illegible] بے کیشان فراغ

نوجوانے کرد زو تے بے بصر
از [illegible] تو بے خبر

این کہ سرداری ما از و بجاہ
[illegible] ما [illegible] تباہ

درنگاہش بندہ و آقا یکیست
خونبہائے ما [illegible] ستا یک ست

ترس زین [illegible] خطرناکش ترس
آور دراز لیسن اندر ملک [illegible]

این مساواتی گروہ قہرست قہر
بہر اقوام بلوچستان [illegible]

این فساد و این شرارت تا بکے
وین [illegible] اے حکومت [illegible]

این کجا بندان بروس و آن ڈیو
تا بگوید از وفائے ما [illegible]

از شما کردیم خدمت اے جناب
از ہمیں ازران شدہ بر ما خطاب

سیم و زر دادیم در جنگ عظیم
حملہا کردیم بر کعبہ کریم

از مسلمانان گسستیم اے جناب
با تو در بستیم اے والا انتساب

ترک و بغداد و عرب [illegible] در زدیم
تو بما ہر اہل مذہب گفت "شیم"

سر بخود کردیم واز تو آستان
دست ما شستیم از حور و جنان

از ہدایت دین و ایمان باختیم
از ہمہ بگسستہ با تو ساختیم

حالیا گشتیم محصور غمیم
اے عنان دار شہنشاہ عظیم

وقت الحال آمدہ بر ما برس
المدد اے دادرس اے دادرس

یوسف و رفقائے او را قید کن
زود تر صیاد مارا صید کن

Yousaf Aziz Magsi Chair

وفاتِ حسرت آیات!

بلوچستان کے اعلیٰ خاندان کے مایۂ ناز فرزند قاضی نور محمد خان صاحب نائب تحصیلدار صاحب بارکھان کی والدہ ماجدہ حال ہی میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔

ہم اس سانحہ پر کمال رنج واندوہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے قدوس مرحومہ کو فردوسِ بریں میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے آمین!

(ادارہ)

پشین میں بزمِ سخن کا قیام

پشین کے علم دوست بزرگوں کی ان تھک کوششوں سے ایک بزمِ سخن کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ جس کے صدر سردار جعفر خان صاحب محمد زئی۔ اور سکریٹری ماسٹر ... صاحب منتخب ہوئے ہیں۔

نواب ... علی خان گلسی کا ... بیان

نواب ... علی خان گلسی ... کو ... سے ... روانہ ہوئے ... کے ... گئے۔

"میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہوں اور درمیان میں کچھ طبیعت اچھی ہو گئی تھی کہ اچانک سبی میں ہفت عشرہ دماغی مشغول کے کام میں مصروف ہونے کے باعث پھر طبیعت گر گئی ہے۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر اس طرح دماغی کام کرنے کی رفتار جاری رہی تو میرے لئے اپنی صحت کو بچانا مشکل ہو جائے گا۔

اگرچہ مجھے اس امر کا بھی کافی احساس ہے کہ میری غیر حاضری میں میرے قبیلے کے گلسی بھائیوں کو قدرے تکلیف ہوگی اور ان تمام معاملات پر کافی اثر پڑے گا جن کے ساتھ میرا تعلق رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے مجبور ہوں۔ ان وجوہات کی بنا پر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک میری صحت اجازت نہیں دیتی۔ اور جب تک علاج کا مکمل کورس ختم نہیں ہوتا۔ تب تک کسی بھی کام میں حصہ نہ لوں۔ خواہ دماغی اور تحصیلی ہو یا ملکی۔ اس لحاظ سے احباب اور متعلقین خیال رکھیں کہ وہ مشورہ یا استصواب رائے کے لئے مجھے میرے ایام علاج کے دوران میں تنگ نہ کریں۔ اور مجھے کچھ عرصہ تک چھوڑ دیں۔"

بلوچ رہنمایانِ سندھ کا ممبرانِ اسمبلی کو برقیہ

حکومت بلوچستان کے تشدد آمیز رویہ کی طرف توجہ دیں

اور وائسرائے کو مداخلت کے لئے اکسائیں

بلوچ رہنمایانِ سندھ نے ممبرانِ اسمبلی کو ذیل کا برقیہ ارسال کیا ہے۔

...	ایم۔ ایل۔ اے
...	"
ال ...	"
شیخ ...	"
سر محمد یعقوب	"
سر ہری سنگھ گوڑ	"
مولوی شفیع داؤدی	مجلس قانون ساز اسمبلی دہلی
ڈاکٹر ضیاء الدین	

بلوچستان کے لئے اصلاحات مانگنے کے جرم میں بلوچستان کے لیڈر خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ ... کارکنوں پر تشدد ہو رہا ہے۔ میر عبدالعزیز خان کرد نے ایک دن رہا کرکے دوسرے دن پانچسال قید ... سزا دی ہے۔ خبریں آرہی ہیں کہ مسٹر یوسف علی خان مگسی ... بھوک ہڑتال کی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر تمام نتائج کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی براہ مہربانی ہاؤس کی توجہ اس طرف دلائیں۔ اور وائسرائے کو مداخلت کے لئے اکسائیں۔

(۱) رئیس علی محمد خان مری سکریٹری مسلم نیشنلسٹ پارٹی سندھ و سکریٹری بلوچ کانفرنس۔
(۲) مولوی محمد عثمان بلوچ میونسپل کونسلر کراچی۔
(۳) مولوی خیر محمد ندوی سکریٹری بلوچ یوتھس ایسوسی ایشن کراچی۔
(۴) مسٹر پیر بخش شہداد زئی سکریٹری انجمن انیس بلوچان کراچی۔
(۵) مسٹر غلام رسول بلوچ سکریٹری انجمن اصلاح القوم کراچی۔
(۶) مولوی خیر محمد نظامانی صدر انجمن خدام بلوچستان کراچی۔

وڈیرہ نصیر محمد اوستہ کا تقرر

وڈیرہ نصیر محمد خان صاحب اوستہ کو حال میں بطور پرائمری مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ... میں مقرر کیا گیا ہے۔

(نامہ نگار)

چمن کے قریب ایک قافلہ لوٹ لیا گیا

چمن۔ چمن سے کچھ فاصلہ پر رات کے وقت ایک قافلہ فروکش تھا جسے نواح کے خانہ بدوش لوگوں نے لوٹ لیا حالات ابھی تک تاریکی میں ہیں۔

(نامہ نگار)

سرکارِ قلات کی علم نوازی

ڈھاڈر۔ سرکار معظم ہز ہائی نس خان قلات نے حال ہی میں ازراہ علم دوستی ابو الاثر مولانا حفیظ صاحب جالندھری کو دو ہزار روپے کی گرانقدر رقم مرحمت فرمائی ہے۔

(نامہ نگار)

... قلات کے دفتر میں

سبی۔ ... فیروز الدین کو ریاست قلات ... گیا ہے۔

ریونیو کمشنر بلوچستان کا نیا پرسنل اسسٹنٹ

کوئٹہ۔ ریونیو کمشنر بلوچستان کی پرسنل اسسٹنٹی کے ... ملک عبداللطیف خان فخر زمان خان اور جام میر نور اللہ خان۔ بی۔ اے چار امیدوار تھے۔ مگر یہ اسامی منشی ... نامی ایک ایسے آدمی کو دی گئی جو ... تھا۔

(نامہ نگار)

... کے دفتر میں کلرک ہے جس کے پاس تبادلوں کے متعلق مکمل اطلاعات رہتی ہیں۔ وہ دن کے وقت تو کسی کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ مگر راتوں کو اپنے مکان پر آشناؤں اور دوستوں کے ۸ ... ان باتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

(نامہ نگار)

مسٹر ٹیک چند کلرک آر۔ سی آفس کا عجب ڈھنگ

کوئٹہ۔ مسٹر ٹیک چند ریونیو کمشنر بلوچستان

Yousaf Aziz Magsi Chair

شکاری صاحبان کو خوشخبری

جناب من ہمارے یہاں ہر سامان متعلقہ شکار مثلاً رائفل - بندوق - کارتوس ہر ایک قسم ولایت سے براہ راست بڑی کافی تعداد میں آگیا ہے۔ اور ہمارے نرخ بمقابلہ دیگر کارخانوں کے نہایت ہی ارزاں ہیں - آپ ضرور ایک دفعہ آزمائش کریں۔

کارتوس ڈیپشن کارخانہ ایلی نہایت اعلیٰ قسم فی صدی	[illegible]
کارخانہ گرانڈ برکس ڈائمنڈ سموکلس بور ۱۲ - ۱۶ - ۲۰ بور فی صدی	[illegible]
برٹش سموکلس ۱۲ بور	[illegible]
[illegible] ۱۲ بور سموکلس بارود کے	[illegible]
[illegible] نہایت طاقت وار ہیں ۱۲ - ۱۶ بور	[illegible]
لیچیا [illegible] بارود ۱۲ بور	[illegible]
بندوق [illegible] ۱۲ بور	[illegible]

بندوق دونالی وہ [illegible] کمپنی [illegible] لندن ۱۲ بور ۳۲ انچ نالی فی عدد [illegible]

[illegible] کے علاوہ ہمارے دیگر ولایت کے [illegible] رائفلیں ہر قسم [illegible] ہیں - حاجت مند صاحب خط وکتابت سے [illegible] سکتے ہیں -

نوٹ :- یہ نرخ فری ڈیلیوری بلوچستان کے کسی بھی [illegible] سکتے ہیں

سیٹھ عبدالعلی موسیٰ بھائی اینڈ [illegible]
میرٹ روڈ کراچی

زندہ قوموں کی انسداد بیروزگاری کی سرگرمیاں

امریکہ میں دس لاکھ اور مزدور کام پر لگ جائیں گے

نیویارک ۷ مارچ - جنرل جانسن کی رائے ہے کہ چھ سو کارخانوں میں سے جن کا جائزہ لیا گیا ہے - تیس فی صدی غالباً اس بات کو منظور کریں گے کہ اوقات کار کم کئے جائیں گے جس سے دس لاکھ مزید مزدوروں کو کام پر لگایا جا سکیگا - یونان سیموئیل کی مزدور کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ہفتہ میں تیس گھنٹہ کام کیا جائے - البتہ کام کی کمی یا فوری ضروریات کے پیش اس فیصلہ میں ترمیم ہو سکے گی

مجلس احرار اور اسلامیان کشمیر کیا چاہتے ہیں؟

مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار ہند کا بیان

جالندھر ۹ مارچ - مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند نے ذیل کا بیان بغرض اشاعت روانہ کیا ہے :-

مجلس احرار اور کشمیری مسلمان ہرگز نہیں چاہتے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر کو گدی سے علیحدہ کیا جائے ان کی صرف یہ خواہش رہی ہے کہ کشمیر میں ایک ایسی حکومت قائم ہو جس کے زیر سایہ کشمیری بہتر [illegible] سکیں اور بہتر زندگی بسر کر سکیں - مجلس احرار اور کشمیری مسلمان ریاست کشمیر میں کسی انگریز کی حکمرانی کو برداشت نہیں کر سکتے -

کوئٹہ سی - آئی - ڈی کا خطرناک رویہ

کوئٹہ - ان دنوں کوئٹہ کی سی - آئی - ڈی غلط اور جھوٹی رپورٹیں مرتب کر کے وہاں کے لوگوں کے لئے گوناگوں مشکلات پیدا کر رہی ہے - ہو سکتا ہے - کہ اسی وجہ سے حکومت اور لوگوں کے ابین ایک نزاع کی صورت پیدا ہو جائے -
(نامہ نگار)

خان عبداللہ خان بیہوش

ملتان سے تازہ اطلاع ہے - کہ خان عبداللہ خان پر بیہوشی کا عالم بھی طاری ہونا شروع ہو گیا ہے

پنجاب میں عبداللہ ڈے منایا جائے

جمعیت العلماء ہند پنجاب کے صدر نے اعلان کیا ہے - کہ ۱۶ مارچ کو پنجاب اور سرحد میں عبداللہ ڈے منایا جائے

آسٹرین اشتراکیوں کی امداد

ماسکو - ۸ مارچ - آسٹریا کے فسطائیوں کے مظالم سے تنگ آئے ہوئے اشتراکیوں کے لئے سوویٹ حکومت نے دس لاکھ آسٹرین شلنگ بھیجے ہیں - (رائیٹر)

مہاتما گاندھی حیدرآباد دکن میں

۳۵۲ روپے کی تھیلیاں پیش کی گئیں -

حیدرآباد دکن - ۹ مارچ - مہاتما گاندھی نے آج حیدرآباد [illegible] دو جلسوں میں تقریریں [illegible] ایڈریس اور تھیلیاں پیش کی گئیں جن میں ۳۵۲ روپے تھے - تقریروں میں مہاتما جی نے اچھوت پن کے داغ سے ہندو دھرم کو پاک کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] پڑتا ہے [illegible] ہیں -

اسمبلی کا عام انتخاب ماہ اکتوبر کے بعد ہوگا

گورنمنٹ کی ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے کیلئے ہدایات

الہ آباد ۱۰ مارچ - یو - پی گورنمنٹ ضلع افسران کو گشتی چٹھیاں بھیج رہی ہے کہ اسمبلی کے آئندہ انتخاب جو غالباً اکتوبر کے بعد ہوگا اس کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار کی جائیں ۳۱ جولائی تک مکمل ہو جانی چاہئیں - فہرستیں [illegible] ہونگے -

کساد بازاری کے زمانہ میں تخفیف کی پالیسی غلط پالیسی ہے

اسمبلی میں مسٹر جوشی کی تقریر - لوئر اسٹاف کی اہمیت

نئی دہلی - ۱۰ مارچ - آج اسمبلی میں مطالبہ زر پر بحث کے دوران میں مسٹر این - ایم جوشی نے خیال کیا کہ کساد بازاری کے زمانہ میں تخفیف کی پالیسی غلط پالیسی ہے - ایسے وقتوں میں زیادہ ملازمتیں مہیا کی جانی چاہئیں اور محکمہ ڈاک کی تخفیف کمیٹی کی سفارشات کے مطابق دیہات میں ڈاکخانے بند کرنے کے بجائے ڈاک [illegible] وغیرہ کی زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جانی چاہئیں [illegible] اصول سے چلانے کے لئے لوئر اسٹاف زیادہ ذمہ دار ہے [illegible] کفایت [illegible] انہیں ملازمتوں سے جواب نہیں ملنا چاہئے [illegible] بڑی بڑی تنخواہوں سے اخراجات کو تخفیف میں لایا جائے

ماسٹر کابل سنگھ کا [illegible] ارادہ

بھوک ہڑتال ترک کرنے سے صاف انکار

لاہور ۹ مارچ - سردار گوپال سنگھ قومی [illegible] سردار سنگھ اکثر قومی اکالی دل کی طرف سے ملتان [illegible] وہیں جا کر ماسٹر کابل سنگھ کو بھوک ہڑتال ترک کر دینے کی تلقین کریں - اور حکام سے گفت و شنید کریں - لیکن انہیں ناکام لوٹنا دیکھنا پڑا ہے - ماسٹر کابل سنگھ نے مطالبات کے پورا ہونے سے پہلے بھوک ہڑتال ترک کر دینے سے انکار کر دیا ہے -

Yousaf Aziz Magsi Chair

استبداد اور علم

(از جناب میر محمد لغاری بلوچ)

استبداد کی قسمیں

استبداد دو قسم کے ہیں ۔ مذہبی استبداد اور سیاسی استبداد اور دونو کو ایک دوسرے سے بہت قوی تعلق ہے ۔ یعنی ہر وقت انسان کو ذلیل کرنے کے لیئے ایک دوسرے کی امداد و اعانت کی ضرورت ہے ۔ دونو کی کیفیت ظاہر ہے ۔ اگر ایک کی حکومت دلوں پر ہے تو دوسرے [illegible] اور مطلب حاصل ہے ۔

مذہبی استبداد

[illegible] ایک مذہب چاہے کتنا ہی حکمت [illegible] اپنے ساتھ لیکر آیا ہے ۔ مگر اب ۔ پادری اور مشائخ جو کہ مذہب کے رموز نکات یا لطائف [illegible] سے نابلد ہوتے [illegible] آپ کو مذہب کے سرپرست اور محافظ سمجھتے ہیں اور جن کو دیکھ کے پاک مذہب کی تعلیمات کتنا مشکل اور دشوار اور بھیانک صورت میں پیش [illegible] ہے ۔ جس سے انکے ماننے والے قسم قسم کے توہمات [illegible] اور پھر ایسے عقیدے جن کی حقیقت روایت عقل [illegible] لوگوں سے بالاتر ہو منوائے جاتے ہیں ۔ جن سے لوگوں [illegible] اور عقل ماند پڑ جاتی ہے ۔ اسی طرح لوگوں کو جہالت اور تاریکی میں رکھا جاتا ہے ۔

سیاسی استبداد

سیاسی مستبد لوگوں کو شخصی برتری اور طاقت سے مرعوب کرتے ہیں ۔ لوگوں سے انکی مادی قوتیں چھین کر اس درجہ ذلیل و خوار مطیع و فرمانبردار اور اپنا آلۂ کار بنا لیتے ہیں کہ کوئی کہے کہ آدمی بھی حیوانات غیر عاقل کی ایک قسم ہے اور ضروریات زندگی میں سے صرف اسقدر ان کو حاجت ہے ۔ جس سے زندگی محافظت ہو سکے ۔

عوام کی حالت

ایسی حالت میں لوگ معبود برحق اور مستبد میں کوئی فرق نہیں معلوم کر سکتے ۔ ان کی فہم ناقص میں دونو جو ابدی اور بالا برس سے [illegible] ہیں عوام جاہل ہونے کے سبب ڈرتے ہیں اور جب ڈرتے ہیں تو تسلیم و رضا پر اتر آتے ہیں ۔ عوام مستبد کی قوت ہیں اور انہیں کے ذریعے مستبدان پر دست درازی کرتا ہے اور ان پر ظلم و جبر کرتا ہے ۔ ان کو قیدی بناتا ہے مگر وہ اسے اسکی شوکت سمجھکر خوش ہوتے ہیں ۔ ان کے مال غصب کر لیتا ہے مگر وہ اسکی تعریف کرتے ہیں کہ ان کی جان محفوظ ہے ۔ وہ ان کو ذلیل کرتا ہے مگر وہ اسکی بڑائی اور برتری کی تعریف کرتے ہیں ۔ ایک دوسرے سے لڑاتا ہے ۔ مگر عوام اسکی سیاست پر فخر کرتے ہیں اگر ان کے مال میں اسراف کرتا ہے ۔ تو اس کو سخی کہتے ہیں ۔ اور اگر کسی کو قتل کر کے لاش کا مثلہ نہ کرے تو اس بڑا رحیم و کریم ....

سمجھتے ہیں ۔ سختیاں انکی موت کا باعث بھی ہوتی ہیں تو بھی سزا کے خوف سے تسلیم خم کرتے ہیں ۔ اور اگر ان میں سے کوئی غیرت و حمیت والا ان نفوذیات پر نکتہ چینی کرے تو وہ اس کو باغی سمجھنے لگ جاتے ہیں استبداد اور علم کا مقابلہ کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مستبد کا مختصر ذکر کیا جائے ۔

مستبد

مستبد کو اپنی رعایا کے ساتھ وہی نسبت ہے ۔ جو ایک خائن ولی کو مال دار یتیموں کے ساتھ ہے ۔ جب تک وہ یتیم خود کچھ کرنے سے قاصر ہیں ۔ ولی جیسا چاہتا ہے ان کی ذات اور ان کے مال میں تصرف کرتا ہے ۔ اور جسطرح ایسے خائن ولی کا فائدہ اس میں ہے کہ یتیم خود تصرف کرنے کے قابل نہ ہو سکیں اسیطرح مستبد بھی کسیطرح نہیں چاہتا کہ اسکی رعایا علم کی روشنی سے مستفید ہو ۔

مستبد اس سے ناواقف نہیں کہ اس کے تحکمانہ برتاؤ اور جبر و ظلم اس کے بغیر کسی طرح نہیں رہ سکتا کہ رعایا جاہل اور بیوقوف ہے مگر یا مستبد کی مثال چمگادڑ کی سی ہے ۔ جو کہ تاریکی میں حشرات الارض کو ادا کھاتی ہے ۔ یا اس بھیڑیئے کی ہے جو کہ رات کی تاریکی میں کمزور جانوروں کو چیر تا پھاڑتا ہے ۔

علم

اللہ تعالے کے نور کی ایک چنگاری ہے ۔ اور نور کی اللہ تعالے نے چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کر دینے والا ۔ [illegible] دینے والا ۔ حرارت اور قوت پیدا کرنے والا بنایا ۔ [illegible] کو واضح کرنے والا ۔ برائی کو بدنام و رسوا کرنے والا بنایا ۔ [illegible] حرارت اور دماغ میں [illegible] پیدا ہوتی ہے ۔

مستبد ان علوم لغت سے [illegible] ان کی اصلاح ہے اس وقت تک نہیں [illegible] زبان کے ساتھ [illegible] و بیانی شریک نہ ہو جو لڑنے مرنے پر آمادہ [illegible]

مستبد ان مذہبی علوم سے بھی نہیں ڈرتا جن کا تعلق صرف امور آخرت سے ہے ۔ کیونکہ ان علوم سے رعایا کی [illegible] اور نہیں ہوتی ۔ ان کے دماغوں میں [illegible] پیدا ہوتی ہے ۔ ان علوم سے صرف علم کے بوالہوس شغف رکھتے ہیں ۔ لیکن مگر اسی جماعت میں سے کوئی کام کا آدمی نکلا ہے تو پھر ایسے ولی لوگ اپنے استبداد کی خدمت میں سے بہت کی ذرائع موجود ہیں ۔ استبداد کے دستر خوان کی کبھی بچی ہڈیوں سے ان کا منہ توڑ ۔ بند کر دیا جاتا ہے ۔

مستبد کن علوم سے ڈرتا ہے

مستبد تمام علوم سے خوف زدہ نہیں ہوتا بلکہ صرف ان علوم سے ڈرتا ہے ۔ جن سے عقل بڑھتی ہے ۔ اور جن کے ذریعے انسان کو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ انسان کیا شئے ہے ؟ اس کے حقوق کیا ہیں ۔ وہ حقوق کیا ہیں ۔ کیونکر غصب کئے جاتے ہیں اور کسطرح مل سکتے ہیں ۔ اور انکو کسطرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے

غرض مستبد علوم حیات کے نام سے لرزہ براندام ہوتا ہے ۔ حکمت نظری ، فلسفہ عقلی ، قانون ، سیاست مدنی ، تاریخ اور ادبیات وغیرہ علوم سے اس کو ڈر لگتا ہے کہ انہیں علوم کے ذریعہ جہالت کے بادل چھٹ جاتے ہیں ۔ اور ہر ان میں سوائے [illegible] سما جاتا ہے ۔

زنگی ۔ سیاسی مصنفین میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے کہ مغربی مستبد سب سے زیادہ اس علم سے ڈرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ آزادی زندگی بحیثیت [illegible] چیز ہے نفس کیا ہے ؟ عزت نفس کسے کہتے ہیں ؟ عزت و عظمت کس چیز کا نام ہے ؟ حقوق کیا چیز ہیں اور انکی حفاظت کسطرح ہو سکتی ہے ؟ ظلم کیا ہے اور اسے کسطرح دور کیا جا سکتا ہے ؟ انسانیت کیا چیز ہے اور اسکے اعمال و وظائف کیا ہیں ؟ رحمت کس کو کہتے ہیں اور اس میں کیا لذت ہے ؟

مشرقی مستبد علم سے اسطرح لرزہ براندام ہوتے ہیں کہ گویا وہ بارود اور علم آگ کی چنگاری ہے ان کے پاس [illegible] دور [illegible] سے اڑنے لگ کو بیانتک خوف معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کے معنی کا علم ہو جائے ان کو گوارہ نہیں ہوتا کیونکہ مستبد جانتے ہیں کہ تمام مذاہب کا مدار لا الہ الا اللہ ہے اور جس کے معنی ہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جس کے سامنے عجز و عبودیت کا اظہار کیا جائے اور اس کو مستبد کسی صورت میں گوارہ نہیں کر سکتے ۔

استبداد اور علم کے درمیان جنگ

استبداد اور علم ایک دوسرے کی ضد ہیں ہر مستبد اسی کی کوشش میں ہوتی ہے کہ نور علم پھیلنے نہ پائے اور عوام جہالت کی تاریکی میں رہیں اس کے برخلاف طریقت کے جاننے والوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ لوگوں کے دماغ نور علم سے روشن اور ان کے عقول معرفت کی روشنی سے جلا و صفا ہو جائیں ۔ مستبد کو ان کی یہ کوشش ایک آنکھ نہیں بھاتی اسلئے وہ ان کی آواز کو خاموش کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور قید و بندش یا بندیوں سے انکو مفلوج اور بیکار کر دیتا ہے ۔

مستبد خیانت پر عاشق ہے ۔ اور علم والے اس کو اس خیانت پر ملامت کرتے ہیں ۔ مستبد چور اور لٹیرا ہے ۔ اور اہل علم اس کو تنبیہ کرتے ہیں اور انجام سے ڈراتے ہیں ۔ مستبد کی بہت سی غرض مندانہ مصلحتیں ہیں جنہیں صرف علم تباہ و برباد کرتے ہیں ۔

[illegible] کی اور رعایا کی حالت

علم اپنے آپ تو اپنے ہاتھوں اسلئے [illegible] جہالت کی وجہ سے [illegible] خوف ہوتا ہے ۔ اور جب یہ جہالت دور ہو [illegible] خوف [illegible] ہو جاتا ہے ۔ اور معاملہ برعکس ایسے وقت میں سب سے زیادہ [illegible] ۔ اس کی محسوس ہوتا ہے کہ وہ دور استبداد میں دنیا [illegible] انسان [illegible] ۔ دشمنوں میں ہر وقت گھرا ہوا تھا لوگوں کی نظر وں میں ذلیل و خوار تھا اور ایک لمحہ کیلئے جان کے خطرہ سے مطمئن نہ تھا ۔ اب تقاضائے طبیعت کے خلاف ایک امانت دار وکیل [illegible] جسکو [illegible] کا خوف ہے ایک انصاف پرست حاکم ہے جسکو مواخذہ کا خطرہ ہے ایک برد بار والد ہے جسکو اولاد کی اپنی محبت میں لذت حاصل ہوتی ہے

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کے برباد کرنے کے ذمہ دار سردار نہیں حکومت ہے

چار سال کا عرصہ ہوا کہ برٹش حکومت کے برطانوی ایڈمنسٹریٹروں نے اپنی مساوات اور مہذب سپرٹ کو مشتہر کرنے کے لئے انسداد غلامی کے احکام نافذ کئے اور تمام سرمایہ دار ملکوں جاگیرداروں اور خان واروں کو حکم دیا گیا کہ اپنے غلاموں کو آزاد کر دیں جو کوئی زیادہ سے زیادہ سرمایہ دار ملک یا وڈیرہ یا سردار کے ... غلام کہلاتے تھے کیا ہم اس تہذیب ... دریافت کر سکتے ہیں کہ کیا چند غلاموں کو آزاد ... کر دیا گیا جبکہ بلوچستان کی غلامانہ ... اس وقت ... کے ماتحت ہزاروں انسانوں کی ... غلاموں سے بھی بدتر زندگی گذار رہے ہیں کیونکہ وہ فقط غلام کہلانے کی حیثیت سے آزاد ہیں اور ان کی روٹی کپڑے اور ... کے لئے ان کا مالک ذمہ دار تھا لیکن ان رعیت کے ... کمائی پر ان کے سرداروں نے ... بوجھ ڈالا جاتا ہے ... محصول لینے کے علاوہ ان سے سالانہ مالی ٹیکس حاصل کیا جاتا ہے شادی ختنہ وغیرہ وغیرہ جیسی ... کے موقع پر ان تمام اسراف وزیادتی کا بوجھ جبراً ان ... قومی غلاموں پر ڈالا جاتا ہے۔ اگر افلاس کے باعث کوئی جماعت سردار کے ... گردنوں اور پاؤں ... کر شکنجوں میں کسے جاتے ہیں اس سے متاثر ہو کر اگر کوئی بے اختیار ... اور ... کے خلاف جرم میں ... کے جیل خانوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں ... لگ جاتی ہیں۔ بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں

اسے غلاموں کو آزاد بنانے کی مدعی حکومت!!

کیا یہ غلط ہے کہ ... ہزار ... قوم کے کئی لیڈر ... میں ... کے قریب لیڈر اس وقت جیل میں سڑ رہے ہیں۔ ان بچوں کے گھر، خرمن جلائے گئے ہیں؟ ... کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں؟

کیا ان کا جرم ... نہیں کہ وہ سردار ... بننا نہیں چاہتے اور وہ براہ راست ... حکومت کے ماتحت آنا چاہتے ہیں؟ کیا اس طرح ... علاقہ کے ... غلاموں کو آزاد کر کے ... ہزار ... کو ... کے دائمی پنجہ میں ... نہیں دی گئی؟ اور کیا ... موجودہ ... دو قوموں پر اسی طرح جبراً کسی ایک شخص کے ... بیٹھنے کی ... مسلط کرنا کونسی تہذیب ہے؟

ہم حیران ہوتے ہیں جب سنتے ہیں کہ اچھے جرگہ میں ہر قسم کے مقدمات پیش ہوتے ہیں جیسا کہ گذشتہ سال قلات میں "قوم چنال براہوی" کے متعلق ہوا جبکہ سردار زرک زئی اور سردار بزنجو مدعی تھے اور انہیں سے ہر ایک "قوم چنال براہوی" کو اپنا غلام بنانے کا مدعی تھا اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ "قوم چنال براہوی" نے سردار زرک زئی کا غلام بننا منظور کیا اور جرگہ میں بھی انکے لیڈر نے بلند آواز سے اپنے آپ کو سردار زرک زئی سے وابستہ کرنا چاہا۔ مگر اچھے جرگہ نے انکو سردار بزنجو کی غلامی میں دینے کی رائے دی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچستان کی تین ثلث کی آبادی جو قبائلی علاقوں میں بستی ہے کہ غلام سمجھا جاتا ہے اور بطور ورثہ ایک دوسرے کے پاس منتقل کیا جاتا ہے بدقسمتی سے انکو کوئی حق حاصل نہیں کہ اپنے ظالم یا نالائق سردار ... اپنا سردار خود منتخب کریں اور کسی شدہ سردار کی ... غلامی سے علاحدہ ہو کر کسی اور کم سخت گیر سردار سے وابستہ ہو جائیں ... انکو ... بکری اور گھوڑے وغیرہ کی حیثیت دیئے ... جس کو ... ہانکنے والے کو ... اور مالک چاہے ... اور اگر وہ تنگ ... کرنا چاہیں تو آپ کی ... انکو بیٹ ... لیتی ہیں۔ غلط ہے جو سمجھتا ہے کہ حکومت انگریزی ... غلامی کو مٹانا چاہتی ہے۔ اور غلط ہے ... بلوچستان کی تمام ... کو سرداروں سے منسوب کرتا ہے اس لئے ہم بلوچستان کے ... سے خواہش کرینگے کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی بربادیوں کا ... حکومت انگریزی کا کو قرار دیں۔ اور اس حکومت انگریزی کے ... میں اگر اپنے سرداروں سے ... شروع نہ کریں اور انگریزی حکومت سے منظم طور پر اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔

(اداریہ)

"بلوچستان جدید"

بلوچستان میں قومی بیداری کی لہر کس حد تک پھیل چکی ہے اس پر گذشتہ چند ماہ کے واقعات بخوبی روشنی ڈالتے ہیں۔ اور حال میں دو قومی رہنماؤں کی گرفتاری نے اس امید کے متعلق قوی کر دیا ہے کہ ... زندگی ہے۔ بلوچستان کی ... کے تاریک پر ہر طرف کامیابی کی شعاعیں جھلک رہی ہیں۔ اور نوجوانان بلوچستان کے ... میں ... ہے کہ ... عبدالعزیز کرد اور خان عبدالصمد خان اچکزئی کے نقش قدم پر چلنے والے ہزارہا عبدالعزیز اور عبدالصمد پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جبکہ بلوچستان کے بیچارہ باشندے مطلق العنانی اور استبداد کی زنجیریں توڑ کر آزادی اور اطمینان کے ماحول میں زندگی بسر کریں۔

بلوچستان کے اس امید افزا دور جدید کے ساتھ ہی ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ پیر بخش صاحب نسیم اور محمد حسین صاحب عنقا کی کوششوں سے کراچی سے ایک نئی جریدہ اسبوعیہ "بلوچستان جدید" کے اجراء کی بنیاد رکھ دی ہے جو یقیناً نئے بلوچستان کے تازہ آثار حیات کو منقش کرنے اور ملک کے طول و عرض میں آزادی کی روح پھونکنے کے لئے ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔

ہم اپنے نئے معاصر کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے حقیقی فرائض پر کار بند رہ کر ابد الآباد تک خدمت قوم و وطن کرنے کے قابل ہو سکے۔ ساتھ ہی ہم نواب یوسف علی عزیز مگسی کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ کہ آزادی وطن کے اس خواب کے شرمندۂ تعبیر ہونے کا وقت آ گیا ہے جسے وہ چشم پر حسرت سے ایک عرصہ سے دیکھ رہے تھے۔ اور امید ہے کہ "بلوچستان جدید" اپنے لائحہ عمل کو نواب صاحب کی خواہشات کے مطابق مرتب کر کے سرزمین بلوچستان کو مصائب ذلت سے ... نجات دلانے کا موجب ہوگا۔

(زمیندار)

آئین سٹاف کے چند زریں اقوال

۱:۔ ... انسانوں کے ... کو پیدا ہوئے ... خوشی اور ... پر ہماری اپنی خوشی کا انحصار ہے

۲:۔ وہ نصب العین جو ہمیشہ سے میری آنکھوں کے سامنے روشن رہا ہے اور جن کے باعث میرے لئے زندگی پر لطف ہو گئی نیکی خوبصورتی اور سچائی ہیں۔ ... آسائش یا خوشی ہی کو اپنا نصب العین بنا لینے ... نہیں ہوا ... کا نظام جو ایسی بنیاد پر قائم ہو جو ... کے لئے ٹھیک ہوگا۔

۳:۔ ... سیاسی نصب العین جمہوریت ہے بطور ... ہر شخص کی عزت لازم ہے لیکن ... نہ ہونا چاہیے۔

۴:۔ ... کیونکہ تشدد سے لازمی طور پر ... اور ... لوگ پیدا ہوتے ہیں ... کے بعد فاسق شخص ... ہوتے ہیں

۱۵:۔ ... اپنے پیرؤوں کو ... عوام کو اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ آپ اپنا رہنما ...

۱۶:۔ "غیر ... بلاشبہ انسان ... کو ... کا وہ ارادہ کرے۔ لیکن ... ارادہ ... ہے

(نوٹ) "بلوچستان جدید" کا عید نمبر ان حضرات کی خدمت میں ... وی۔ پی بھیجا جائیگا۔ جو اس کے شائع ہونے سے پیشتر ... یا اور کسی قسم کی اطلاع دفتر کو نہ دے سکینگے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

اشتراکیت اور اسلام

"گذشتہ سے پیوستہ"

اشتراکیت کے نزدیک حکومت کی تخلیق عوام کی بہبودی اور عوام کو نفع پہنچانے کے لئے ہوتی ہے۔ اشتراکی کہتے ہیں کہ حکومت عوام کے لئے ہے نہ کہ عوام حکومت کے لئے۔ عوام کو حکومت کے لئے بڑا اسلحہ ہے کہ حکومت عوام سے گرانقدر ٹیکس وغیرہ وصول کرے اور پھر سب یا اس کا کثیر حصہ اپنے ذاتی عیاشانہ، مسرفانہ اور اپنے رعب و اقتدار قائم رکھنے کے لئے افواج، پولیس، توپیں وغیرہ انسانیت سوز اسلحہ کے مہیا کرنے میں صرف کرے اور غربا کی کمائی سے ناجائز حصہ قانونی شکل میں لے کر اسے غربا کے مفاد پر خرچ نہ کرے۔ اشتراکی عقیدہ رکھتا ہے کہ ایسی حکومت مٹ جائے یا مٹا دی جائے۔ انسانیت اور کائنات پر ایسی حکومت کا وجود ایک لعنت ہے

[illegible] کہ اسلامی تعلیمات اور اشتراکی تعلیم میں کیا فرق ہے۔ علاوہ اسکے کہ نام مختلف ہیں۔

اسلام جس قسم کی حکومت کا تصور پیش کرتا ہے، بعینہ وہی تصور اشتراکیت پیش کرتی ہے۔ یعنی اولاً تو یہ کہ ایک انسان کو یا انسانی جماعت کو کیا حق ہے کہ ایک انسان یا انسانی جماعت پر حکومت کرے۔ اور ثانیاً یہ کہ عوام کی جہالت اور تمدن و تہذیب کی کمی کے باعث مساوات پر قابو پاسکے

اور نوع انسانی کو صحیح راہ پر چلانے کے لئے اگر کسی حکومت کی ضرورت ہے تو وہ حکومت غربا کے ہو [illegible] یعنی غربا کو گرفتار مصیبت بنائے، جیلخانوں [illegible] اپنے حصول رعب و اقتدار کے قیام کے لئے انسانوں [illegible] نہیں بلکہ حکومت اس لئے ہونی چاہئے کہ وہ اپنے [illegible] اپنی جماعت کو ذرا عہدے، اختیار اور تعلیم بانٹے [illegible] یعنی نوع انسان کی خدمت کا ذمہ اٹھائے اور پبلک [illegible] ہے صحیح صورت اور وہ تخلیق حکومت کی عوام کو [illegible] ہے کہ وہ حکومت کے کارکنوں کو چاکر انکے تقاعد [illegible] اور نعمل انسان مقرر کرے۔ روس میں یہ حق عوام کو بنسبت دیگر جمہوری سلطنتوں کے زیادہ سہل طور پر حاصل ہے۔ وہاں کی پبلک جب چاہے اپنے منتخب شدہ ممبران یعنی کارکنوں کو معطل کر کے انکی جا انتقام اور مقرر کر سکتے [illegible] روس میں حکومت عوام کے لئے ہے اور عوام

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی ؛ نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

(ایک بلوچستانی)

خان اچکزئی اور رفیق کرد کی یاد

عبدالعزیز کرد پہ بلوچیوں کو فخر

عبدالصمد کی ذات پہ نازاں اچکزئی

(ظفر علی خان)

بے کس، مظلوم اور غلام بلوچستانیو! خان عبدالصمد خان اچکزئی اور عبدالعزیز خان کرد محبت وطن اور خدمت قوم کے جرم میں گرفتار ہو گئے ہیں جن میں بھائی کرد [illegible] گئے ہیں۔ یہ سب [illegible] غلام سرداروں اور [illegible] اسلئے کیا ہے کہ وہ تمہیں آزاد ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ تمہاری محنت اور [illegible] ہیں یہ وہ تمہارے ملک کے مالک بنے ہوئے عیش اڑا رہے ہیں، اور تم ہو کہ بھوک کے پیٹ [illegible] کی بھی باتیں سمجھتے ہوئے انکے لئے [illegible]

بجرم عشق توام میکشند سرداروں
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ئیست ۔

وڈیرہ ازخود بنگلزئی، ایسے سرداروں سے حکومت کے ساتھ سازش کر رکھی ہے اور چاہتے ہیں کہ ریاست قلات کے موجودہ خان کے اختیارات بھی انگریزوں کے سپرد ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں انگریزوں نے ظلم کو عمل میں لایا ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے بولان، خشکی، کوئٹہ، نصیر آباد تمہارے ہاتھ سے اجارہ کے بہانے جا چکے ہیں۔ اسی طرح ریاست قلات کو بالکل تم سے چھین لینے کی صلاح کی گئی ہے۔ ملک تو انگریز کا ہے نہ خان قلات اور نہ ایسے سرداروں کا۔ بلکہ ملک تم غریب کسان، مزدور، سفید پوش بلوچ، افغان، اور براہویوں کا ہے وقت آگیا ہے کہ اٹھو اور جب پہلے ان غدار سرداروں سے نپٹ لو جنہوں نے تمہیں بے دست و پا کر رکھا ہے۔ جو گھر بیٹھے تمہاری محنت کی کمائی کا بقیہ حصہ مختلف بہانوں سے بجا رہے ہیں، چندہ، جرمانے کے ذریعے اینٹھ رہے ہیں۔ اور جب تمہارے بال بچے بھوک سے تڑپ تڑپ کر روتے ہیں اور تم ان سے کچھ مانگتے ہو تو دھکے دیکر نکال دیتے ہیں۔ اور پھر اپنے خیال اور معصوم بچوں کی فریاد و زاری کی تاب نہ لا کر تم چوری کرتے ہو۔ اور پھر تمہیں سات سات، آٹھ آٹھ سال قیدکی سزا دیتے ہیں۔

اب وقت آیا ہے کہ اٹھو! اور انکا احتساب کرو اور حکومت انگریزی کو صاف بتلا دو کہ اب تمہارے یہ سرداروں کی نازکشی، بیگار کشی اور غلامی نہیں ہو سکتی۔ انگریز طاقت کے سامنے جھک جاتے ہیں

[illegible] اور متفق ہو کر جب میدان میں آؤ گے تو انگریز ان سرداروں کی [illegible] ساتھ ہو جائیگے۔

عبدالعزیز خان کرد اور خان عبدالصمد خان جو تمہاری خدمت اور محبت [illegible] گرفتار مصیبت ہو چکے ہیں انکا بھی پیغام یہی ہے اور اگر اپنے خیرخواہوں [illegible] وقت تمہارے دلوں میں موجود ہے تو انکی یادگار قائم کرو اور وہ یادگار یہ ہے [illegible] اشاؤ کر ان بے راہرو سرداروں [illegible] تسلیم نہیں کرینگے اور انگریزوں کو صاف کہینگے کہ بلوچستان میں [illegible] کے ساداتی طرز پر ہو، اور ہمارے تعلیم اور بہبود [illegible] اور آئندہ کے لئے بیگار اور ایسی ایسی لعنتوں کا خاتمہ کر دو۔ اور ہمارے لئے ایک مجلس جسے ہم خود منتخب کریں مقرر کرو تاکہ وہ ہمارے لئے اچھے اچھے رواج اور قانون بنائے ورنہ ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم غریب خود اپنے ملک کا انتظام کرینگے۔

خدا کی نصرت اور اعانت جس طرح تمہارے پیغمبروں کے حال پر تھی اسی طرح تمہارے حال پر بھی رہیگی۔

بشرطیکہ

تم ہمت و عزم باندھ کر میدان میں آؤ۔ ہاں اٹھو۔ جاگو۔ تمہیں اپنے [illegible] ظالم نہیں نیست و نابود کرو،

اٹھ باندھو کر کیا تاب ہے، پھر وہی کچھ خدا کیا کرتا ہے

کی خادم اور عوام کی دست نگر ہے اور بالکل یہی تعلیم اسلام کی ہے ۔

(باقی آئندہ)

روس کا قید خانہ

(مسٹر ڈبلیو جے براؤن کے عینی مشاہدات)

میری سیاحت روس میں چند عجیب حالات سے دوچار ہوا ان میں جا پہنچے ایک قید خانہ [illegible] تھا۔ اس معائنہ سے انگریزی قانون میں مکمل [illegible] ہو گیا۔ جب قید خانہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور [illegible] ہیں۔ جب میں وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ حسن اتفاق سے کوئی [illegible] کی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ اول اول اس مسئلے میں [illegible] امام ہدایت کے ماتحت کسی بیرونی شخص کو قید خانہ دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن [illegible] کے بعد میری اس تجویز کو منظور کر لیا [illegible] اس کے ساتھ [illegible] قید خانہ میں گشت کرونگا۔ اس کے معاونوں میں سے ایک [illegible] اثنا میں ٹیلیفون پر معاملہ زیر بحث کے متعلق کوئی صاف ہدایت وصول کرنے کی کوشش کی چنانچہ میں [illegible] اور دو تین آدمیوں میں گشت کے روانہ ہو گیا۔

تنظیم طعام

سب سے پہلے میں قید خانہ کے تنظیم طعام سے گفتگو کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ زارِ [illegible] اور منشوکوں کے عہد میں قید خانہ کا افسر رہ چکا ہے اور دونوں زمانوں کے تم وازنا ماتحات اس کو یاد ہیں۔ اس نے کہا کہ ان دونوں زمانوں میں غذا (صرف قیدیوں کے لئے نہیں منتظم کے لئے بھی) نہایت ناقص اور ردی ہوتی تھی۔ قیدیوں کے ساتھ بیدردانہ سلوک کیا جاتا تھا لیکن اس وقت اس کی صلاح بھی کیا ہو سکتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں قیدیوں کے لئے اتنا ہی مہربان تھا جتنا ہو سکتا ہوں۔ لیکن کوئی شخص مقررہ نظام کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ منشوکوں کے عہد میں بھی حالات بہتر نہ ہوئے البتہ شکایت پیش کرنے کی اجازت عام ہوگئی تھی۔ زار کی سلطنت میں تو یہ بھی نہ تھا۔ لیکن شکایتوں سے حاصل ہی کیا جب کوئی سننے والا اور شکر اس کے اسباب دور کرنے والا نہ ہو۔ منتظم طعام نے نہایت تعلق سے کہا کہ منشوکوں کے زوال کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے قید خانہ کے عملہ کی تین مہینے کی تنخواہیں نہ دیں۔ اس نے کہا کہ روسی تو سیدھا سادہ آدمی ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کی حق تلفی کرے یا لوٹ لے۔

میں نے پوچھا اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا بہت اچھا اب قیدیوں پر ظلم نہیں کئے جاتے ہیں۔ خوراک ان کو اور منتظم کو علاوہ تنخواہ کے [illegible] وصول ہوتی ہیں۔ حال ماضی سے کسی طرح مشابہ نہیں۔ میں بہت خوش ہوں۔ اس لئے مجھے آدمی تو [illegible] جاتا ہے اگرچہ میں قیدیوں کا نگران ہوں۔

وزیٹروں کو اجازت ہے

معائنہ کی کارروائی کے آغاز میں ہم ایک کمرہ میں پہنچے جہاں عام کا ایک ہجوم تھا یہ لوگ اپنے قیدی دوستوں سے مل رہے تھے آزادوں اور پابندوں کے درمیان لوہے کی سلاخیں حائل تھیں۔ لیکن ان سلاخوں میں سے وہ مصافحہ اور دست بوسی کر سکتے تھے۔ ایک شخص اپنے شیر خوار بچہ کو بوسہ دے رہا تھا۔ جس کو اس کی بیوی لے کر آئی تھی معلوم ہوا کہ ہر ہفتہ آدھ گھنٹہ کے لئے قیدیوں کو دوستوں سے ملاقات کرنے کی اجازت ہے جن دوستوں سے ملاقات کی جائے۔ ان کی کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ قید خانہ کی زندگی کے متعلق جو ایک عام تصور ہوتا ہے۔ اس صورت حال سے اس میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

قید خانہ میں آزادی

اس تصور میں انقلاب پیدا کرنے والا دوسرا منظر یہ تھا کہ قیدی جن کمروں میں استراحت کرتے تھے۔ ان کمروں میں [illegible] آدمیوں تک کے سونے کی جگہ تھی۔ بشک کو ٹھڑیوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ خوابگاہیں شب و روز کھلی رہتی ہیں۔ البتہ ان زینوں کے دروازے مقفل کئے جاتے ہیں۔ جو ایک کو دوسرے سے ملحق کرتے ہیں۔ صحن میں قیدیوں کو آزادی ہے کہ ایک کمرہ سے دوسرے میں جائیں وہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ تمباکو پی سکتے ہیں۔ اور جب خواہش ہو پڑھ سکتے ہیں۔ دن میں بھی ایک کمرہ کے [illegible] دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاتا۔ دن میں چار بار قیدیوں کو [illegible] اجازت ہے اور اس دوران کے یہ معنی نہیں کہ وہ ایک [illegible] محض میں گشت کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق [illegible] چلے جاتے ہیں۔ یہ تصور کو منقلب کرنے والا ایک [illegible]

اچھے چال چلن کے قیدی

مجھے بتایا گیا کہ اچھے چال چلن کے قیدیوں کو [illegible] میں ایک دن کی اجازت قید خانہ سے باہر رہنے کے لئے [illegible] وہ خواہ شہر میں گشت کریں۔ خواہ اپنے قبیلہ میں جا کر رہیں۔ [illegible] کو اس اجازت سے وہ دو پوش اور مفرور ہونے کا فائدہ تو نہیں اٹھاتے جواب ملا کہ ایسے واقعات شاذ ہی رونما ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں اچھے چال چلن کے قیدیوں کو دو ہفتہ کی رخصت دی جاتی ہے۔ اور وہ اس وقت جہاں رہ کر گزارنا چاہیں گزار سکتے ہیں اس صورت میں بھی خلاف ورزی قانون کی واردات اتفاق سے ہوتی ہیں۔

قید خانہ اچھی جگہ ہے

اور جب کوئی مرا [illegible] دیکھ چکا تھا۔ چند قیدی ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور اس مقام کے لئے رسم تعظیم بجا لائے۔ ان میں سے ایک شخص انگریزی میں گفتگو کر سکتا تھا۔ یہ زبان اس نے قید کے زمانہ میں سیکھی تھی۔ اس سے ایک دلچسپ مکالمہ ہوا۔ اس نے کہا کہ قید خانہ اچھی جگہ ہے۔ قیدی دن بھر آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ غذا اچھی ملتی ہے کوئی بر برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ ہمارے تعلیمی حلقے میں اپنا ایک کتب خانہ ہے جس کا قیدی ہی انتظام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طرب خانے میں تفریح اور سکتی [illegible] ہیں۔

مختصر یہ کہ تمام قید خانہ کی نسبت کہیں زیادہ شاندار ہے۔ عمارت کا نقشہ وہی تھا۔ جو قید خانوں کی مخصوص طرز ہے۔

بستر اور دوسرا سامان بھی ادنیٰ درجہ کا ہے۔ لیکن قطع نظر ان کے اس میں اور کسب میں مابہ الامتیاز اگر کچھ ہو سکتا ہے تو وہ بھی کہ یہاں آزادی نہیں۔ سافرق! اتنی یہاں کے قیدیوں کو محنت شاقہ کرنے والے انگریزوں کی نسبت بیشتر حاصل ہیں۔

قید خانہ کی زندگی

قیدی دیسی ہی کپڑے پہنتے ہیں جیسے منتظم پہنتا ہے۔ جس وقت ہم برآمدہ میں باتیں کر رہے تھے۔ گورنر اپنے دو تین معاون اور تقریباً چالیس قیدیوں کی معیت میں وہاں پہنچ گیا۔ عدالت کا حاکم اعلیٰ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس کو میرے وہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ وہ مجھے خوش آمدید کہنے کو ٹھہرا۔

اس کے بعد ہم سب انگریزی قید خانوں کے نظام پر مباحثہ کرنے میں مصروف ہو گئے اور [illegible] حیثیت سے روس کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں یہ ناممکن تھا کہ ایک اجنبی کے لئے شخص خاص اس سے کسی قیدی اور منتظم قید خانہ میں فرق یا عدالت کے حاکم اعلیٰ کی شناخت کر سکے۔ قیدیوں کی اپنی دکانیں تھیں۔ اور وہ آزادانہ تمباکو دانتوں کے برش بیٹ اور اشیاء مطلوبہ خرید رہے تھے۔ اس خرید و فروخت میں جو منافع ہوتا ہے۔ وہ باقی کے ساتھ حاجت مند قیدیوں کی امداد میں خرچ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ قیدی روپیہ کے بغیر کس طرح خریداری کر سکتے ہیں۔ اس شبہ کا ازالہ اس جواب سے ہو جائے گا کہ روس میں قیدیوں کو کام کی اجرت دی جاتی ہے۔ اور وہ اپنی کمائی کو جس کام میں چاہیں خرچ کر سکتے ہیں۔ قیدیوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ قیدی ہی کرتے ہیں۔ گورنر کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔

قیدیوں کا اخبار

قیدیوں کی ایک منتخب کمیٹی ہے۔ جو پیدا ہونے والی مشکلات [illegible] کرتی ہے۔ یہ کمیٹی حکومت کے نزدیک مسلمہ ہے اور وقت [illegible] گورنر سے ملاقات کر سکتی ہے۔ اگر یہاں کوئی خامی [illegible] جو [illegible] کی جا سکتے ہیں۔ قیدی اپنا اخبار علیحدہ نکالتے ہیں۔ [illegible] ہے جو جا بجا بیسر [illegible] کریں اس قید خانہ کے [illegible] بھی شامل ہے۔ ایک قیدیوں کی کمیٹی ہی ان [illegible] شائع کرتی ہے لیکن مضامین پر لکھنے والوں کا نام درج نہیں کیا جاتا۔ [illegible] گزر رہا تھا تو اخبار میں گورنر کے متعلق ایک [illegible] مختلف کمروں میں قیدی خیالی جنت سازی [illegible] میں مصروف تھے۔ بعض کمروں میں روس تحریک کا سلسلہ جاری [illegible] مسلم قیدی تھے کچھ باہر سے آئے ہوئے تھے۔ خوراک کے ایک منتظم نے مجھ سے کہا کہ جب کوئی قیدی کا درس دینا ہے تو اس کے روسی دونوں حزائے سلسلہ تین دن شمار کئے جاتے ہیں۔

قیدیوں کی کمیٹی

مجھے بتایا گیا۔ کہ [illegible] قیدی [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

روس کا قید خانہ

(مسٹر ڈبلیو جے براؤن کے عینی مشاہدات)

دوران سیاحت روس میں عجیب عجیب حالات سے دوچار ہوا ان میں جو چیز مجھے [illegible] ایک قید خانہ کا معائنہ بھی تھا۔ اس معائنے سے انگریزی قانون میں مشکل [illegible] پیدا ہو گئی۔ جب میں نے قید خانہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور [illegible] دیکھ سکتے ہیں۔ جب میں وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ [illegible] اتفاق سے [illegible] وہاں پہنچنے کی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ اول اول [illegible] مسئلے میں [illegible] عام ہدایت کے ماتحت کسی بیرونی شخص کو قید خانہ دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ [illegible] ایک مختصر بحث کے بعد [illegible] نے میری اس تجویز کو منظور کر لیا کہ میں اس کے ساتھ ہی قید خانہ میں گشت کروں گا۔ اس کے معاونوں میں سے [illegible] اس اثنا میں ٹیلیفون پر معاملہ زیر بحث کے متعلق کوئی صاف ہدایت وصول کرنے کی کوشش کی چنانچہ [illegible] دو تین آدمیوں [illegible] روانہ ہو گیا۔

تنظیم طعام

میں نے راہ میں قید خانے کے منتظم طعام سے گفتگو کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ زار [illegible] اور منشویکوں کے عہد میں قید خانہ کا افسر رہ چکا ہے اور دونوں زمانوں کے فرق [illegible] اس نے کہا کہ ان دونوں زمانوں میں غذا (صرف قیدیوں کے لئے نہیں منتظم کے لئے بھی) نہایت ناقص اور ادنیٰ ہوتی تھی۔ قیدیوں کے ساتھ بیدردانہ سلوک کیا جاتا تھا لیکن اس وقت اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں قیدیوں کے حال پر اتنا ہی مہربان تھا جتنا ہو سکتا ہوں۔ لیکن کوئی شخص نظم و نظام کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ منشویکوں کے عہد میں بھی حالات بہتر نہ ہوئے البتہ شکایت پیش کرنے کی اجازت عام ہو گئی تھی۔ زار کی سلطنت میں تو یہ بھی نہ تھا۔ لیکن شکایتوں سے ماحصل، جب کوئی سننے والا اور [illegible] اس کے اسباب دور کرنے والا نہ ہو۔ منتظم طعام نے نہایت تلق سے کہا کہ منشویکوں کے زوال کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے قید خانہ کے عملہ کی تین مہینے کی تنخواہیں نہ دیں۔ اس نے کہا کہ روسی تو سیدھا سچا آدمی ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کی حق تلفی کرے یا لوٹ لے۔

میں نے پوچھا اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا بہت اچھا اب قیدیوں پر ظلم نہیں کئے جاتے ہیں۔ خوراک ان کو اور منتظم کو علاوہ تنخواہیں [illegible] وصول ہوتی ہیں۔ حال [illegible] سے کسی طرح شاکی نہیں۔ میں بہت خوش ہوں۔ اس لئے مجھے آدمی [illegible] جاتا ہے گو میں قیدیوں کا نگران ہوں۔

وزیٹروں کو اجازت ہے

معائنہ کی کارروائی کے آغاز میں ہم ایک کمرہ میں پہنچے جہاں عوام کا ایک ہجوم تھا یہ لوگ اپنے قیدی دوستوں سے مل رہے تھے [illegible] اور [illegible] کے درمیان لوہے کی سلاخیں حائل تھیں۔ لیکن ان سلاخوں میں سے وہ مصافحہ اور دست بوسی کر سکتے تھے۔ ایک شخص اپنے شیر خوار بچہ کو بوسہ دے رہا تھا۔ جس کو اس کی بیوی لے کر آئی تھی۔ معلوم ہوا کہ ہر ہفتہ آدھ گھنٹہ کے لئے قیدیوں کو دوستوں سے ملاقات کرنے کی اجازت ہے جن دوستوں سے ملاقات کی جائے۔ ان کی کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ قید خانہ کی زندگی کے متعلق جو ایک عام تصور ہوتا ہے۔ اس صورت حال سے اس میں تبدیلی رونما ہو گئی۔

قید خانہ میں آزادی

اس تصور میں انقلاب پیدا کرنے والا دوسرا منظر یہ تھا کہ قیدی بڑے کمروں میں استراحت کرتے تھے۔ ان کمروں میں ۱۸ سے ۲۰ آدمیوں تک کے سونے کی جگہ تھی۔ تنگ کوٹھریوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ خوابگاہیں خوب وسیع [illegible] ہیں۔ البتہ ان زینوں کے دروازے مقفل کئے جاتے ہیں۔ جو ایک کو دوسرے سے ملحق کرتے ہیں۔ صحن میں قیدیوں کو آزادی ہے کہ ایک کمرے سے دوسرے میں جائیں۔ وہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ تمباکو پی سکتے ہیں۔ اور جب خواہش ہو پڑھ سکتے ہیں۔ دن میں بھی ایک کمرہ کو [illegible] دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاتا۔ دن میں چار بار قیدیوں کو ورزش کرنے کی اجازت ہے اور اس ورزش کے یہ معنی نہیں کہ وہ ایک [illegible] صحن میں گشت کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق [illegible] چلے جاتے ہیں۔ یہ تصور کو منقلب کرنے والا ایک [illegible] منظر تھا۔

اچھے چال چلن کے قیدی

مجھے بتایا گیا کہ اچھے چال چلن کے قیدیوں کو ہفتہ میں ایک دن کی اجازت قید خانہ سے باہر رہنے کے لئے دی جاتی ہے۔ وہ خواہ شہر میں گشت کریں۔ خواہ اپنے قبیلہ میں جا کر [illegible] کیا اس اجازت سے وہ ناجائز فائدہ نہیں اٹھاتے [illegible] جواب ملا کہ ایسے واقعات شاذ ہی رونما ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں اچھے چال چلن کے قیدیوں کو دو ہفتہ کی رخصت دی جاتی ہے۔ اور وہ اس وقت کو جہاں رہ کر گزارنا چاہیں گزار سکتے ہیں اس صورت میں بھی خلاف ورزی قانون کی واردات اتفاق سے ہوتی ہیں۔

قید خانہ اچھی جگہ ہے

اب جب کہ میں سارا جگہ میں دیکھ چکا تھا۔ چند قیدی ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور اس مقام کے لئے رسم تعظیم بجا لائے۔ ان میں سے ایک شخص انگریزی میں گفتگو کر سکتا تھا۔ یہ زبان اس نے قید کے زمانہ میں سیکھی تھی۔ اس سے ایک دلچسپ مکالمہ ہوا۔ اس نے کہا کہ قید خانہ اچھی جگہ ہے۔ قیدی دن بھر آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ غذا اچھی ملتی ہے؟ کوئی برا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ ہمارے تعلیمی حلقے میں اپنا ایک کتب خانہ ہے جس کا قیدی ہی انتظام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طرب خانے میں شطرنج اور [illegible] کھیل ہیں۔

مختصر یہ کہ مقام قید خانہ کی نسبت کلب [illegible] زیادہ [illegible] ہے۔ عورتوں کا نقشہ وہی تھا۔ جو قید خانوں کی مخصوص طرز ہے۔

بستر اور دوسرا سامان بھی ادنیٰ درجہ کا ہے۔ لیکن قطع نظر ان کے اس میں اور کلب میں ما بہ الامتیاز اگر کچھ ہو سکتا ہے تو وہ یہی کہ یہاں آزادی نہیں حاصل [illegible] یہاں کے قیدیوں کو محنت شاقہ کرنے والے انگریزوں کی نسبت بیشتر حاصل ہیں۔

قید خانہ کی زندگی

قیدی ویسے ہی کپڑے پہنتے ہیں جیسے منتظم پہنتا ہے۔ جس وقت ہم برآمدہ میں باتیں کر رہے تھے۔ گورنر اپنے دو تین معاون اور تقریباً چالیس قیدیوں کی معیت میں وہاں پہنچ گیا۔ عدالت کا حاکم اعلیٰ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس کو میرے وہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ وہ مجھے خوش آمدید کہنے کو آ رہا۔

اس کے بعد ہم سب انگریزی قید خانوں کے نظام پر مباحثہ کرنے میں مصروف ہو گئے اور [illegible] حقیقت ہے روس کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں یہ ناممکن تھا کہ ایک اجنبی کے لئے [illegible] کسی قیدی اور منتظم قید خانہ میں فرق یا عدالت کے حاکم اعلیٰ کی شناخت کر سکے۔ قیدیوں کی اپنی دکانیں ہیں۔ اور وہ آزادانہ تمباکو، دانتوں کے برش، بسکٹ اور دیگر اشیاء حسب مطلوبہ خرید رہے تھے۔ اس خرید و فروخت میں جو منافع ہوتا ہے۔ وہ [illegible] کے بعد حاجت مند قیدیوں کی امداد میں خرچ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ قیدی روپیہ کے بغیر کس طرح خریداری کر سکتے ہیں۔ [illegible] اس جواب سے ہو جائے گا کہ روس میں قیدیوں کو کام کی اجرت دی جاتی ہے۔ اور وہ اپنی کمائی کو جس کام میں چاہیں خرچ کر سکتے ہیں۔ قیدیوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ قیدی ہی کرتے ہیں۔ گورنر کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔

قیدیوں کا اخبار

قیدیوں کی ایک منتخب کمیٹی ہے۔ جو پیدا ہونے والی مشکلات میں ان کی [illegible] کرتی ہے۔ یہ کمیٹی حکومت کے نزدیک مسلمہ ہے اور وقت ضرورت گورنر سے ملاقات کر سکتی ہے۔ اگر یہاں کوئی قابل اطمینان فیصلہ نہ ہو تو عدالت میں جا سکتے ہیں۔ قیدی اپنا اخبار علیحدہ نکالتے ہیں۔ [illegible] آزادی ہے جو چاہیں سپرد قلم کریں اس قید خانہ کے [illegible] ایک قیدیوں کی کمیٹی ہی ان [illegible] شائع [illegible] لیکن [illegible] لکھنے والوں کا نام درج نہیں کیا [illegible] کر رہا تھا تو اخبار میں گورنر کے متعلق [illegible] مختلف کمروں میں قیدی [illegible] میں مصروف تھے۔ بعض کمروں میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ [illegible] معلم قیدی تھے کچھ باہر سے آئے ہوئے تھے۔ [illegible] ایک معلم نے مجھ سے کہا کہ جب کوئی قیدی درس دیتا ہے تو اس کے درس کے دنوں [illegible] سزا کے سلسلہ تین دن شمار کئے جاتے ہیں۔

قیدیوں کی کمیٹی

مجھے بتایا گیا۔ [illegible] قیدی [illegible] چاہیں

Yousaf Aziz Magsi Chair

گفتگو کر سکتے ہیں۔ میں اس بات سے متعجب ہوا [illegible] گفتگو کرنے [illegible] مجبور [illegible] گئے۔ اس مسئلہ میں اتفاق [illegible] ابھی [illegible] ہے۔ قیدی اس بات کو معلوم کرنے کے لئے بیقرار تھے [illegible] میں قیدیوں [illegible] ہے۔ اور [illegible] وہاں قیدی [illegible] بند کئے جاتے ہیں تو ان کو یقین [illegible] اس حال [illegible] گفتگو کرنے [illegible] انہوں نے حیرت سے استفسار کیا [illegible]

[illegible]

روس کو انگلستان کے قیدخانوں کے [illegible] حالات [illegible] نہیں ہیں۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ [illegible] دیکھئے میں [illegible] دکھایا گیا اور [illegible] کے زمانہ میں قید [illegible] بنا ہوا تھیں انہیں [illegible] کی صورت میں [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہوئے ہیں۔ انہوں نے [illegible] تو یہاں رہ سکتے ہیں۔ اس کے بعد میں ان کے ساتھ کھانے کے لئے گیا۔ کھانا معمولی [illegible] تھا اور [illegible] تھا۔ [illegible] بہت پسند کیا۔ [illegible] میں جہاں [illegible] گوشت [illegible] مٹھائیاں ہوتی ہیں۔ وہاں دسترخوان پر [illegible] بہت [illegible] رہتے۔ انہیں مجھ سے جدا ہونے کا افسوس ہوا انہوں نے کہا کہ انگلستان کے قیدیوں کو ہمارا سلام پہنچا دیجئے اور وقت رخصت ایک گلدستہ میری نذر کیا۔ جو قیدخانہ کے باغ کے پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے مجھے [illegible] کیا اور [illegible] پھر آنے کی درخواست کی۔

اولادِ آدم سے میری گذارش

اے وہ:- جو اپنے تئیں اولادِ آدم سمجھتے ہیں اور وہ اولادِ آدم جنکو اس پر ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے اور لاشریک ہے اسکے سوا اور کوئی بھی کسی کو زندہ نہیں بچا سکتا ——— وہ اولادِ آدم جن میں عقل ہے اور سمجھ سکتے ہیں کہ حکومت کا مدعا کیا ہے؟ حاکم کون ہوسکتا ہے؟ اور رعایا کی کیا طاقت ہے؟ ——— وہ اولادِ آدم جن میں غیرت ہے اور اپنے آپ کو کسی سے بھی کمتر اور ذلیل دیکھ نہیں سکتے۔

روس کے قیدخانہ کے حالات اسی پرچے میں شائع کئے جاچکے ہیں۔ انکو پڑھیں اور دیکھیں کہ روس میں قیدیوں کیساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ مگر تمہارے ساتھ جو قیدی نہیں مجرم نہیں کیا سلوک [illegible] جاتا ہے کاش تم سوچ سکو [illegible] انسان نہیں ہو؟

اسی آدم کی اولاد نہیں ہو؟ ہو اور یقیناً ہو پھر خدارا ذرا [illegible] دیکھئے [illegible] دیانتداری [illegible] اس مسئلہ پر غور کرو کچھ [illegible] جو تم کو کرنا چاہئے ہو تو جیسے روسی انسانوں نے [illegible] ہے آدمی اور حیوان میں فرق ہو [illegible] آدمی میں عقل ہوتی ہے اور غیرت ہوتی ہے جس میں یہ دونوں صفت نہ ہوں وہ یقیناً حیوان ہے کیونکہ کھانا پینا تو حیوان میں بھی ہے (عنقا)

اخبار ڈیلی گزٹ کا شذرہ دربارہ اصلاحات بلوچستان

[illegible] ہندوستان [illegible] عبداللہ ہارون کے [illegible] بارہ [illegible] اصلاحات بلوچستان کے [illegible] سوالات پوچھے نہیں گئے۔ کیونکہ [illegible] لیکن پھر بھی یہ سوالات ہندوستان کے [illegible] جلب توجہ کئے [illegible] سائمن کمیشن کے وقت بھی [illegible] پیش کیا گیا تھا۔ مسلمانوں کے چودہ بنیادی مطالبات میں بھی اسے شامل کیا گیا تھا۔ اور گول میز کانفرنس میں بھی اس پر زور دیا گیا تھا کہ بلوچستان کو بھی صوبہ سرحد کی مانند اصلاحات سے متمتع کیا جائے۔ لیکن نہ سائمن کمیشن نے اسکی تائید کی تھی نہ حکومت ہند نے [illegible] تجاویز میں اسکی سفارش کی تھی۔ اور نہ قرطاس ابیض میں اس کا [illegible] تھا۔ گو قرطاس ابیض کی اشاعت کے بعد [illegible] لیکن پھر بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تعلیم یافتہ مسلمان مصر ہیں کہ اصلاحات بلوچستان کے سوال پر [illegible] اور ان میں سے بعضوں کو ابھی امید ہے [illegible] نفاذ اصلاحات بلوچستان کو منظور کرے۔

مجلس مرکزی کے مشہور مسلمان ممبروں کا خیال [illegible] بلوچستان کو گورنری صوبہ بنانے میں بڑی مشکلات ہیں [illegible] اس سوال پر زور نہ دیا جائے بلکہ اسکو صوبہ چیف کمشنری [illegible] دیا جائے اور اگر یہ محال ہو تو اسی میں ہی کچھ اصلاحات نافذ کئے جائیں۔ ایک مسلمان ممبر نے اس تجویز پر بھی زور دیا کہ فی الحال بلوچستان کے موجودہ طرز حکومت میں ہی کچھ اصلاحی رد و بدل کئے جائیں۔ اگرچہ یہ تجویز بلوچستانی لیڈروں کے علی الرغم ہی کہی جاسکیگی۔ لیکن اسکو یہ معلوم ہو کہ بلوچستان کے گورنری صوبہ بنا دینے کے مطالبہ کی تکمیل کے لئے ایک بہت بڑی وقت کی ضرورت ہے۔

مفید نسخوں کو بھی حاصل ہے۔ باوجود اسکے قیمت چار آنے رکھی گئی ہے۔ تاکہ تمام بلوچستانی بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار رہیگا

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بلوچستان جدید بارنس سٹریٹ بندر روڈ کراچی

ایک ضروری اطلاع

بلوچستان جدید کا پہلا پرچہ بر وقت [illegible] کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ ہم افسوس کے ساتھ [illegible] کی معذرت چاہتے ہیں۔ کہ دوسرا پرچہ بر وقت شائع نہیں ہو سکا کیونکہ ابتدائی کام کی وجہ سے ڈیکلریشن داخل کرنے [illegible] سرٹیفکیٹ اور رجسٹریشن نمبر حاصل کرنے میں بہت وقت صرف ہوا [illegible] یہی وجہ ہے کہ [illegible] پرچہ بمشکل [illegible] بھیجا جا سکا۔ آئندہ انشاء اللہ العزیز پرچہ خریداروں کو ٹھیک وقت پر [illegible] ایک اور دفعہ [illegible] مجبور ہیں [illegible] چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا جائے۔ تاکہ وی۔ پی کا زائد خرچ خریداروں کو ادا کرنا پڑے۔ بصورت دیگر ہم [illegible] پرچہ [illegible] بذریعہ وی۔ پی بھیجینگے۔

لہٰذا جو صاحب خریدار بننا پسند فرماویں۔ وہ ایک کارڈ لکھکر ہمیں مزید اخراجات کے بارے بچائیں۔

مینیجر

جہاد الیوبی

اچکزئی سٹورس

بلوچستانیوں کی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کرکے اپنی دوکان کھولی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیس کی [illegible] اور [illegible] دیگر اشیاء، تیاری کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں [illegible] آپ کو ہر [illegible] مقابلۃً ارزاں اور بارعایت مل سکتی ہے

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافاں کوئٹہ

خوشخبری

تمام افغان [illegible] بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ [illegible] طبی کالج [illegible] حکیم [illegible] خان صاحب [illegible] بلوچستانی [illegible] کے علاوہ تمام امراض [illegible] فہرست [illegible] امراض [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

عید نمبر

رجسٹرڈ ایس نمبر ۵۳۳

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اللّٰہ اکبر

ہفتہ وار

بلوچستان جدید

کراچی

وطنیات

(اقبال)

الہیات

سالانہ چار روپیہ
ششماہی دو روپیہ
سہ ماہی ایک روپیہ

مدیر

معاون
محمد حسین عنقا

جلد ۱ | یوم دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۴ء | شمارہ

عید قربان

(از عنقا)

مسلمانوں کا ہے تہوار آئی عید قربان تو
ولیکن کچھ خبر بھی ہے یہاں پر کون بستے ہیں
وہ افغان وہ بزدی وہ بلوچ اس جا نہیں رہتے
مسلمانوں کی بستی نہیں کیا بننے آئی ہے؟
حیا کر اور واپس لوٹ اے شان براہیمی
بلوچستان بلوچستان نہیں ہے کا قبرستان ہے
نہیں گر پاس ناموس شریعت عید قربان کو

مٹانے آرزو کی عید مسلمانوں کے ارمان تو
وہ حامی جرگہ [illegible]
شریعت کی حفاظت پر جو گردن تک کٹا دیتے
بھلا کس کے لئے تو عید کا پیغام لائی ہے
بلوچستان میں گر چھا گئی ہے ایک نمرودی
جہاں نیکی و خوبی بند ہوتی ہیں وہ زندان ہے
منائے خیر اپنی کو بچائے اپنی ہی جان کو

یہاں اگر نہ غم میں کہیں بیداد کئے گئے
حق و انصاف کی مانند یہ بھی پیس دی جائے

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] بلوچستان جدید [illegible] کراچی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ
بلوچستان جدید

ہندوستان بھر کا بدنصیب صوبہ

بلوچستان میں دستورِ زبان بندی قیامت ہے

سرزمین بے آئین ہے جو عرف عام میں بلوچستان کہا جاتا ہے ایک ایسی عجیب اور دنیا سے نرالی حکومت کے زیرِ اقتدار ہے، جس کا تصور تک مہذب دنیا کے [illegible] وہ ایک ایسا گنبد ہے۔ جس میں کوئی [illegible] وہ ایک اندھا کنواں ہے۔ جس میں سے [illegible] صورت میں بھی دنیا والوں کو سنائی نہیں دے سکتی۔ وہاں کے باشندوں پر چاہے مصیبتوں اور عذابوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ مگر وہ حکایتاً بھی ایک حرف زبان پر لانے کے مجاز نہیں۔ شکایتاً تو بجائے خود۔

گویا:-

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

بدنصیب بلوچستان پچاس ساٹھ سال سے انگریز یا کے زیرِ اقتدار ہے۔ اس دوران میں دنیا میں ان گنت فیصلہ کن انقلابات آئے۔ ترکی کی خلافت خاک میں ملی۔ افغانستان کی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجی۔ بچہ سقہ کے غارت گر ہاتھوں نے وہاں کے جری اور بہادر جرنیلوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ شاہی خاندان۔ عمارات اور یادگاروں کو نیست و نابود کر دیا۔ ایران کی سلطنت کا تختہ الٹا۔ مسلمانانِ مراکش پر فرانس نے ستم توڑے۔ فلسطین میں یہودیوں نے مسلمانوں پر زندگی تنگ کی۔ بیت المقدس اور خانہ کعبہ پر غیر مسلموں نے ناپاک حملے کئے۔ عرب۔ مصر۔ عراق۔ یمن اور حجاز پر قیامت خیز مصیبتیں آئیں مسلمانان کشمیر پس گئے۔ مگر بلوچستان نے اف تک نہ کی فرانس۔ اٹلی۔ اور جرمنی کے انقلابات نے دنیا کو گھیر لیا۔ روس کی بالشویک تحریک کا ایک سیلاب آیا۔ نازیوں نے دنیا کو سر پر اٹھا لیا۔ مسولینی اور مسٹر ہٹلر کی ہنکار نے کان بہرے کر دئے۔ مگر بلوچستان نے اس قسم کے اثرات نام تک قبول نہ کئے۔ ہندوستان میں مدت سے کانگریس کے نام سے انگریزوں کے خلاف ایک عام سول نافرمانی جاری ہے۔ مگر بلوچستان آج تک دم بخود ہے۔ سرحد [illegible] سرخ پوشیوں۔ ہندوستانی نوجوانوں کی بم بازیوں اور [illegible] [illegible]زیوں سے واقف ہونے کے باوجود خاموش ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کو کس طرح اصلاحات ملیں۔ [illegible] اُسے معلوم ہے۔ کہ سرحد والوں نے کیونکر حقوق حاصل کئے۔ مگر وہ [illegible] نہیں ہوتا۔ اس نے ہر وقت ہر موقعہ پر حکومت [illegible] ہے۔ [illegible] اس بدنصیب خطے کو تمام امن پسندیوں اور [illegible] کا یہ صلہ ملا۔ کہ وہ زنجیروں کی طرح ہمیشہ کے لئے اسکے منہ پر مہر سکوت ثبت کر دی گئی۔ اور اصلاحات تو رہے بجائے خود۔

یوں تو ہندوستان بھی غلام ہے۔ مگر سچ پوچھو تو بدنصیب بلوچستان کے لئے اسکی غلامی بھی قابلِ رشک ہے۔ کیونکہ اور تو اور وہاں کے جنگیوں اور اچھوتوں تک کو تقریر و تحریر کی آزادی ہے۔ مگر بلوچستان کے مظلوم باشندے آج بیسویں صدی میں بھی اس آزادی سے محروم ہیں۔ صرف یہاں تک ہی نہیں، کہ کوئی شخص اس گنبدِ بے در میں رہ کر کچھ نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب بلوچستانی وہاں سے باہر آ کر ایسے سخت گیر اور تباہ کن نظام کے متعلق کچھ کہے سنے تو واپس جانے پر اسکے لئے حکومت کے جیل کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

بلوچستان کے نوجوان ایک عرصے سے اصلاحات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر حکومت تشدد پر اتر آئی ہے۔ اور ایک ایک کر کے نوجوانوں کو جیل میں ٹھونس رہی ہے۔ اور ان کی مشکلات۔ کی آڑ میں ٹال مٹول کر رہی ہے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کمتر اصلاحات دینے میں مشکلات مانع ہیں۔ تو کم از کم تحریر و تقریر کی آزادی دینے میں کونسی مالی یا اور اس قسم کی رکاوٹ حائل نہیں پھر معلوم نہیں۔ کہ وہ آخر کیوں بلوچستانیوں کو اس سے بھی محروم رکھ رہی ہے۔

جہنم کدۂ کشمیر

مسلمانانِ کشمیر اسمبلی مانگنے کے جرم میں دل ہلا دینے والے ستم توڑے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا مطالبہ بالکل جائز اور فطری ہے۔ جس پر حکومت کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے تھا۔ مگر ایسا کرنیکی بجائے اس نے بے تحاشا بے کس مسلمانوں کو خطۂ کشمیر سے مٹانا شروع کر دیا ہے۔ اس کا بچوں اور عورتوں کو تازیانے کی سزا دینا صد درجہ ماتم کن ہے۔

واقعات بتلاتے ہیں کہ حکومت کے اس قسم کے مظالم پوری طاقت کے ساتھ آئے دن بڑھ رہے ہیں۔ اور یہاں تک کہ بدنصیب کشمیری مسلمانوں کو جان و مال بھی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ جس سے مسلمانانِ ہند کے جذبات بری طرح مجروح ہو رہے ہیں۔

ہم حکومتِ کشمیر کی ایسی دراز دستیوں اور تباہ کاریوں کے خلاف شدید احتجاج بلند کرتے ہیں۔

خان عبداللہ خان موت کے منہ میں

فخر افاغنہ خان عبداللہ خان ڈاکٹر خان سول سرجن کے چشم و چراغ اور سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کے برادر زادہ ہیں۔ آپ یورپ کے تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ ایک ایسے عزم و استقلال کے مالک ہیں۔ جو کسی صورت میں متزلزل نہیں ہو سکتا۔ آپ ہندوستان کے ان چند نوجوانوں میں سے ہیں۔ جو ملک [illegible] خاطر اپنی عزیز جانوں پر کھیل جانا ایک معمولی کام سمجھتے ہیں۔ [illegible] کی آغوش میں پل کر جوان ہوئے ہیں۔ مگر تمام عیش [illegible] وطن پر قربان ہونے کو میدانِ عمل میں [illegible] تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں جا پہنچایا۔

[illegible] جیل میں [illegible] ہو جاتے ہیں۔ جنہیں [illegible] واسطہ پڑا ہے۔ [illegible] حکام جیل کے مظلوم [illegible] کے خلاف [illegible] میں پڑے دم توڑ رہے ہیں۔ ان کی [illegible] صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ مگر افسوس [illegible] بیحد خطرناک طور پر اثر انداز ہوئی ہے۔ جس سے ہندوستان کے تمام طبقوں کے دلوں میں رنج و غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اگر حکومت بدستور بے التفاتی برتتی رہی۔ تو ہمیں یقین ہے کہ خان صاحب موصوف کی عزیز زندگی [illegible]

بڑھ جائیگی۔ اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اہل سرحد خصوصاً اور ہندوستانی عموماً حکومت سے ہمیشہ کے لئے صرف بیزار ہی نہ ہو جائینگے بلکہ ان کے دلوں میں حکومت کی طرف سے نفرت و حقارت کے جذبات ایک برقی لہر کی طرح پیدا ہو جائینگے۔ اور اس وقت حکومت کے لئے حالات کی اصلاح ناممکن ہو جائیگی۔ اسلئے ہم حکومت سے کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس کے لئے اصلاح حال کا اب بھی موقعہ ہے۔ اسکو چاہیے کہ وہ بدنصیب اور مظلوم سرحدی افغانوں کے جذبات سے یوں بری طرح نہ کھیلے۔ اور جسقدر جلدی ہو سکے خان [illegible] پر رہا کر کے سرحدیوں اور ہندوستان کا اعتماد حاصل [illegible] ہے۔ کہ خان صاحب جیسے معقول انسان کو [illegible] مشکلات پیدا ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کی صحت خطرے میں

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی بلوچستان کے مایہ ناز فرزند اور قبیلہ اچکزئی کے خوانین میں سے ہیں۔ [illegible] آپ کو خدمت وطن اور بدنصیب بلوچستان کے لئے اصلاحات مانگنے کے جرم میں محبوس زندان کر دیا گیا ہے۔

تازہ اطلاعات بتلاتے ہیں۔ کہ حکام [illegible] کی زیادتیوں اور ناقص غذا ملنے کی وجہ سے آپکی صحت بہت خراب ہو رہی ہے اور آپکا وزن بیس پونڈ کے قریب گھٹ گیا ہے۔ نیز آپ کو ایک ایسا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ جو اگر بروقت علاج نہ کیا گیا۔ تو خان موصوف کی زندگی خطرے میں پڑ جائیگی۔ ہر چند خان صاحب موصوف کے عزیز و اقارب نے حکومت کو اس طرف توجہ دلائی۔ مگر وہ تا ایں دم غفلت برت رہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی صحت روز بروز بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ ہم حکومت کے اس رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔ اور اسکو یقین دلاتے ہیں کہ اس سے قبیلہ اچکزئی خصوصاً اور اہل بلوچستان عموماً مایوس ہو رہے ہیں۔ اگر چند دن حکومت کا یہ رویہ رہا۔ تو ہمیں خوف ہے کہ حکومت کے خلاف بلوچستان کے طول و عرض میں ایک نفرت و حقارت کی لہر دوڑ جائیگی۔ اور پھر حکومت کے لئے لوگوں کا اعتماد حاصل کرنا زیادہ مشکل ہوگا۔ بلوچستان گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ خان صاحب موصوف کو صرف بلوچستانی ہی دل و جان سے نہیں چاہتے۔ بلکہ ہندوستان بھر کے سیاسی لیڈر اور سربرآوردہ طبقہ ان کو خاص عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ انکی عقلمندی اور دانشمندی اسی میں ہے کہ حکومت فوراً ان کے علاج کی طرف توجہ کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ حالات زیادہ سنجیدگی اختیار کریں۔ اور حکومت کو نئے مشکلات پیدا ہو جائیں۔

تفریحات

بتاؤ عقل والو! بھلا نام کیا ہے؟

یار خیر بخیر! سردار۔ وڈیرہ۔ خان بہادر۔ سرکار کا وظیفہ خوار۔ حاجی۔ باایں ریش مقدس اور خدا جانے کن کن خرافات کا مجموعہ۔ یا قاضی الحاجات یا حل المشکلات! تیری پناہ۔ عجیب گورکھ دھندا ہے۔ نہ انسان اور نہ انسان کا۔ الرحب ہو آفت کا پرکالا ——— ہاں مزاج ہے لاؤبالا۔

جسم فربہ۔ قد میانہ۔ چال مٹک مٹک۔ داڑھی خوب لانبی۔ گول اور شاندار۔ بال عطر بیز اور کاندھوں پر ایک خاص ترتیب سے ڈالے ہوئے۔ دستار فضیلت پیٹ کی قسم [illegible] چہرہ کتابی مگر گوریا کالا۔ مونچھیں بروقت تاؤ کھاتی ہوئیں۔ پیشانی صاف اور آگے کو پیچھے کی صورت بڑھی ہوئی [illegible] زیب۔ رنگ و روپ مناسب۔ گردن موٹی [illegible] اور پنڈلیاں گھیرے دار۔ شکم مبارک قدرے پھولا اور لٹکتے کو نکلا ہوا۔ خاصی گول ———

ہاں! [illegible] بلا روک واقع ہوئے ہیں۔

مگر ابو ضرورت کا — یہ انسان بیچارے [illegible] کچھ نہیں کراتی۔ بے گناہ و جوان بخت وڈیرہ صاحب قبیلہ [illegible] تو جا لگے شریف کی خبر لائے۔ گویا [illegible] کا پیٹ ہاتھ آیا۔ حاجی بننے نے جو زور مارا۔ تو بہت سے خان بہادری مل گئی۔ خان بہادری جو جوش میں آئی تو سرکاری وظیفہ بڑھا۔ وظیفے کی جو صورت ہوئی نے وڈیرہ صاحب کی شان و شوکت بڑھائی۔ بس پھر کیا تھا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔

ترقی و شوکت [illegible] وصول ہاتھ آگئے۔ خطابات سلطنت دولت کی پابوسی شیوہ بنایا۔ وطن کشی اور اسلام سے بیزاری معمول ٹھہرایا۔ مگر ان کی نمازوں کے کیا کہنے۔ بس ایسے جٹ جاویں۔ جیسے کوئی سو دنوں کا روٹی پا کر اسے تاراج کرنے کی فکر میں لگ جائے۔ ورد و وظائف کیا مجال جو قضا ہونے پائیں۔ تسبیح تو ہاتھ سے دھری ہی نہیں جاتی۔ آپ گھر میں ہوں یا باہر زنانے میں ہوں یا مردانے میں۔ خلوت میں ہوں۔ یا جلوت میں۔ تسبیح کے دانے برابر ٹھک ٹھک کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپنے ثواب کما کر نورانی چہرہ پایا ہے۔ ہاں! دانت دکھانے میں آپ کو خاص مہارت ہے۔ اسلام دوستی۔ شریعت پسندی۔ اور حق گوئی کا یہ عالم ہے۔ کہ جہاں مذہب کا نام آیا حضرت کی ناک بھوں چڑھی۔ تیوری پر بل لائے۔ اور بارہ [illegible] چڑھنے سچائی اور انصاف سے تو آپ ایسے بھاگتے ہیں جیسے لاحول سے شیطان۔ اسلام اور حق پرستوں سے آپ کو للٰہی بغض ہے۔ اور ایسے لوگوں کی اگر آپ کے سامنے کوئی ایسی تحریر آئے۔ جس کے شروع میں بسم اللہ یا اللہ اکبر لکھا ہوا ہو۔ بس پھر نہ پوچھئے۔ [illegible] کی طرح تو آپ بھول جاتے ہیں۔ اور لگتے ہیں [illegible] کی طرح دولتیاں چلانے۔ بسا اوقات دریدہ دہنی بھی فرما بیٹھتے ہیں۔ ورنہ بڑبڑانا اور [illegible] اچھلنا تو آپ کی عادت میں داخل ہے۔ یہ ہے اور اس کا نعرہ پھر کیوں نہ کہلائیں آپ حاجی صاحب۔

حاجی صاحب۔ اسلامی عقائد سے تو آپ ایسے خالی ہیں جیسے گدھے کا سر سینگوں سے۔ البتہ اپنے آپ کو مسلمان ضرور سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں۔ حج [illegible] تو کرنا ہی تھا۔ آخر بڑے حاجیوں کی اولاد بھی جو تھی۔ ہاں! آپ انشاء اللہ حاجی صاحب تو ہیں ہی۔ داناؤں نے سچ کہا ہے۔ کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ بدقسمتی سے جو آپ کو اقتدار ملا تو قوم کی شامت آئی۔ بیچارے لٹ لٹا کر ہو گئے کنگال۔ اور وڈیرہ صاحب کو موٹریں ملنے لگیں۔ اعلیٰ کھانا پینا پہننا۔ اور نوکر چاکر رکھنا ہو گئے۔ مگر فریادیوں کا گلہ ہی کیوں نہ بیٹھ جائے وہ فریاد سننے سے رہے۔ آپ کو [illegible] ننگ۔ [illegible] سے قوم جائے بھاڑ میں۔

ہاں! آپ ہوئے جو بڑے۔

[illegible] کا خاکہ اس کا حدود اربعہ اور اسکی [illegible] ناظرین کرام اس بزرگ کو پہچاننے کی کوشش [illegible] ہمارے دفتر کے چپراسی [illegible] تحریر [illegible] رکھ رہے ہیں۔ [illegible]

تاکہ بوقت ضرورت کام آئے!

مگر ہمارے چپراسی صاحب کو شاید معلوم [illegible] کہ :

مادر ہند ہے چھوڑ دنیا ہر عشق کے اظہار پر
[illegible] لیکن کوئی بھائی نہ تھا

Yousaf Aziz Magsi Chair

چند جواہر پارے

(۱) آجکل کے زمانہ میں پرانے زمانے کے رسم و رواج پر عمل کرنا ایسا ہی ہے کہ توپ و بم کا مقابلہ تیر و کمان سے کیا جائے۔

(۲) مستقبل کا عالیشان محل تیار کرنے کے لیے پرانے [illegible] جیسی بوسیدہ اور [illegible] ضبط [illegible] سکتی [illegible] کے [illegible] عظیم الشان [illegible] کرنا کے [illegible] صرف [illegible] دولت [illegible] عقلمندی سے بعید ہے۔

(۳) اے انسان غریب اور دولتمند کی تم میں تفریق پیدا نہیں کی بلکہ اس منحوس تقسیم کا [illegible] اور اقتدار [illegible] ہوئی ہے۔

(۴) حکومت ہمیشہ [illegible] پر [illegible] صحیح کو [illegible] تھا۔

(۵) جب تک محنت [illegible] والے [illegible] کا نہ پیسے کی کمائی پر [illegible] اٹھانے [illegible] خود ساختہ قانون [illegible] کیا جاتا ہے۔ مگر جب بدقسمت کسان [illegible] کے [illegible] لوٹ اور غارتگری کے سلسلے کو بند کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے قانون شکنی۔ خلل امن اور بغاوت کا نام دیا جاتا ہے۔

(۶) اے بدبخت عورت! ابتدائے آفرینش سے تیرے ساتھ ظلم و ظلم اور بے انصافی ہو رہی ہے۔ [illegible] مصوروں اور آرٹسٹ [illegible] تجھے [illegible] اور [illegible] مردوں کے لئے ایک کھلونا اور باعث تفریح طبع چیز بنا ڈالا۔ کچھ سوچ اور مردوں کی غلامی کے جوئے کو اتار پھینک۔

(۷) دہلی کی ٹھنڈی سڑک پر صبح ہوا خوری کے لئے جاتے ہوئے میں نے دیکھا ایک چڑیا [illegible] کرتا ہے۔ خالی پنجرا اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور تیس پچاس گز کے فاصلے پر اس کے پیچھے پیچھے ایک تیتر دوڑتا ہوا چلا آتا ہے۔ حیرانی سے ایک دن میں نے دریافت کیا۔ کیوں بھئی! یہ تیتر اڑ کر بھاگ کیوں نہیں جاتا۔ چڑیا والا بولا۔ اس بدبخت پرندے کو پنجرے کی تیلیوں کے ساتھ اتنی گہری محبت ہو گئی ہے۔ کہ میری طرف سے کھلی چھٹی ملنے پر بھی اس کے دل میں آزاد ہونے کا خواب و خیال تک نہیں آتا۔

(۸) عجیب و غریب اشیاء کا مطالعہ کرنے کے لئے لوگ عجائب گھروں میں جاتے ہیں۔ خوبصورت اور انوکھے جانوروں کے نظارے کے لئے لوگ چڑیا گھروں میں جاتے ہیں۔ مگر مجھے تو دنیا ہی معاملہ برعکس کی [illegible] پیچھے [illegible] جاتا ہے۔ میری رائے میں ایک محنت کرنے والا کنگال مزدور اور ایک نکما اور حرام خور امیر سب سے زیادہ دلچسپ نظارے ہیں۔

(۹) ہندوستانی بچوں سے یا دنیا کے کسی بھی سرمایہ دار ملک کے بچوں سے دریافت کرو۔ کہ وہ کیا بننا چاہتے ہیں۔ جواب ملتا ہے۔ ممبر پارلیمنٹ۔ لارڈ۔ بیرسٹر۔ جج۔ گورنر۔ ڈپٹی کمشنر۔ سیٹھ۔ تاجر وغیرہ وغیرہ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ آرام کی زندگی انہیں کاموں میں ہے۔ جسمانی محنت سے چھٹی مل جاتی ہے۔ اور ساری زندگی مزے سے گذرتی ہے مگر روس کے بچوں پر تو دوسری طرح کا پاگل پن سوار ہے۔ ایک بچہ کہتا ہے میں مزدور بنوں گا دھوبی۔ اور میل اور غلاظت کا نام و نشان دنیا سے مٹا دوں گا۔ دوسرا کہتا ہے۔ میں بنوں گا درزی۔ اپنے وطن اسی کسی بھی بھائی یا بہن چھوٹے بڑے کو ننگا نہیں رہنے دونگا۔ تیسرا کہتا ہے میں تو سکول ماسٹر بنکر جہالت اور بداخلاقی کے بھوت کو ملک سے بھگا دوں گا۔ چوتھا مجھے کی زندگی کا خواب معمار بنکر عالیشان مکان بنا کر اپنے ہم وطنوں کو سردی گرمی۔ دھوپ اور برسات سے محفوظ کرنا ہے ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جھونپڑی کی دیواروں پر عالیشان محل

[illegible] تہذیب جینلسروز کی مہمان ہو

از قلم لالہ تیسی داس صاحب [illegible] پرنسپل [illegible] لاہور

تاریخ کے صفحات پر [illegible] اور اقوام کا ذکر آتا ہے۔ ان میں قدیم یونان کا نام [illegible] پایا جاتا ہے [illegible] یونان اگرچہ رقبہ۔ وسعت اور جغرافیائی حیثیت [illegible] کے حقیر ترین ممالک میں سے ہے۔ لیکن عقلی اور علمی میدان میں کسی زمانہ میں یونان نے وہ وہ جوہر دکھلائے تھے کہ آج بیسویں صدی کے عالم بھی اس ترقی کو رشک کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ موجودہ دنیا کے [illegible] حصے پر حکومت کرنے والے تمام علوم و فنون و مادی ترقی میں اقوام عالم کے رہنما یورپ کو بھی اسی یونان کے شاگرد ہونے کا دعوےٰ اور فخر ہے۔ ارسطو۔ سقراط۔ بقراط۔ اور افلاطون جیسے عالم اور فلاسفروں کے قد کے انسان ابھی تک دوسرے ممالک نے پیدا نہیں کئے۔ فلسفہ ریاضی نقاشی۔ مصوری۔ سنگ تراشی۔ علم ادب یعنی نظم۔ ڈراما نویسی اور آقا رقی میں یونان نے لاثانی اور نہایت بلند پایہ انسان پیدا کئے۔

لیکن ناظرین یہ پڑھکر حیران ہونگے کہ یونان تہذیب کی عالیشان اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارت کی بنیاد نہایت ہی کمزور اور بیہودہ تھی وہ بنیاد دستور غلامی تھا۔ یعنی قدیم یونان کی آبادی دو حصوں میں تقسیم تھی۔ آزاد یونانی۔ اور غلام۔ آزاد یونانی شہری ہر قسم کی جسمانی محنت و مشقت سے مبرا تھا۔ ہل چلانا۔ کھیتی باڑی کرنا۔ لوہار۔ بڑھئی۔ درزی دھوبی۔ نائی۔ مزدور وغیرہ کا کام غلاموں کو کرنا پڑتا تھا۔ آزاد یونانی شہری کے لئے جسمانی محنت کا کام باعث شرم و عار تھا۔ اسکا سارا وقت فلسفہ کی گتھیاں سلجھانے۔ عالم تخیل میں پرواز کرنے۔ علاوہ ازیں باغوں۔ پارکوں۔ مدرسوں۔ تھیٹروں اور رقص گاہوں میں اپنے جسم دل و دماغ کو آراستہ و خوبصورت بنانے میں صرف ہوتا تھا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ محنت کی اس غلط ناجائز اور غیر منصفانہ تقسیم نے یونانی تہذیب کو اندر سے کھوکھلا اور کمزور کر ڈالا۔ بھلا اس طرح کا نظام وسلسلہ کب تک چل سکتا ہے جبکہ

سوسائٹی کا ایک طبقہ تو صرف محنت کرنے کو ٹھیکہ لے لے۔ اور دوسرے طبقے کا کام محنت کرنے والوں کے پسینے کی کمائی پر گلچھرے اڑانا ہی ہو۔ اس نظام کی اندر ہی نظام کی تباہی کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ہر غلام کی زندگی کا مقصد اپنے آزاد یونانی آقا کے نقش قدم پر چلکر عیش و عشرت اڑانا ہی بن جاتا تھا۔ جب ہر فرد بشر محنت سے جی چرانے اور عیش و عشرت پر تل جائے تو کوئی مناسب مقدار میں سامان عیش و عشرت کب تک مہیا ہو سکتا ہے ایسی کمزور بنیاد کے باعث ساری یونانی تہذیب کی عظیم الشان محل دھڑام سے گر پڑا۔

سرداران قوم سے ایک استفسار

"سرکار" سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تم کیوں بنائی۔ ترقی۔ سنگ۔ محصول وغیرہ وغیرہ لیتی ہو تو جواب دیتی ہے کہ تمہارے لئے عدالت۔ پولیس وغیرہ قائم ہیں تاکہ تم امن سے رہو۔ تمہارے لئے سکول کھولے گئے ہیں تاکہ تم پڑھو اور اپنی جہالت دور کرو تمہارے لئے ہسپتال بنائے گئے ہیں تاکہ تم کو بیماری تکلیف نہ دے سکے۔ اور تم صحیح و سالم تندرست رہو۔ تمہارے لئے باغ۔ باغیچے۔ سڑکیں بنائی گئی ہیں تاکہ تم سیر [illegible] بہلاؤ۔ تمہارے لئے نلکے اور روشنی کے [illegible] ہیں تاکہ تم کو آسانی سے روشنی اور پانی [illegible] اور [illegible] تکلیف نہ ہو۔

لیکن [illegible] سرداران قوم! ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تم کیوں قوم سے [illegible] وصول کرتے ہو۔ وغیرہ [illegible] امداد میں باقاعدہ [illegible] ہو۔

اگر جواب خموشی ہے تو تم [illegible] اور لٹیرے میں کیا فرق ہے؟

اخبار بلوچستان جدید
میں اشتہار دینا کامیابی ہے

Yousaf Aziz Magsi Chair

بے انصافیاں
(از عنقا)

گرمیوں کے دوپہر میں جلنے، سردیوں کی راتوں میں ٹھٹھرنے زمین میں ہل چلانے، خون اور پسینہ ایک کرنے کی مصیبتیں تو اٹھاتی ہے قوم ......
لیکن ... غلہ تیار ہو جاتا ہے تو قبضہ کرنے کے لئے دوڑتا ہے ...سردار —
پوچھا جائے کیوں، تو جواب ملتا ہے کہ زمین ہماری ہے اگر کہا جائے کہ زمین خدا کی بنائی ہوئی ہے اور خدا کی ہے تو پھر ... "اژدہا" ... تماشا ... شروع کر دیتا ہے۔

اینٹ طیار کرنے، گارے میں لت پت ہونے، چونے میں جلنے، پتھر تراش کر پسینہ بہانے، کی زحمتیں تو جھیلتی ہے قوم ......
لیکن ... آرام کرنے کی باری آتی ہے تو ... ہوتا ہے سردار —
پوچھا جائے کیوں، تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہم نے دیا ہے اگر کہا جائے کہ پیسہ کہاں سے آئے، تو پھر اس کے قید خانے کی تاریکی کو ٹھڑیاں منہ کھول کر قوم کو کھانے دوڑتی ہیں۔

جنگلوں میں مارے مارے پھرنے، تیز کانٹوں سے پاؤں چھلوانے، پہاڑوں پر سر پھوڑنے، ٹوکروں، پتھروں سے ایذا سہنے روزیں پیدا کرنا ... کی کلفتیں تو سہتی ہے قوم .... لیکن اس کا مالک بن بیٹھتا ہے تو سردار —
پوچھا جائے کہ کیوں، تو جواب ملتا ہے کہ باپ ... اگر کہا جائے کہ کیسے، تو آگ ... گولیوں کی بارش قوم کو اپنے سیلاب میں بہا کر سیدھا "زندان" لے جاتی ہے۔

بندوق اور گولیاں، تلوار اور خنجر سینے پر سہا ... خواب ... کرتی ہے تو قوم ——— لیکن ان پر تصرف ... کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو سردار ———
پوچھا جائے کہ کیوں، تو جواب ہے پہلے بندوق کی گولیاں قوم کے سینے کو چیرتی ...

ہو گئی گذرتی ہیں تلوار کی تیز دھار قوم کی گردنوں پر پڑتی ہے۔ خنجر کی دھار ... قوم کے پہلو میں اترتی ہے۔
کاش پھر کوئی یہ درد بھری آواز سرداروں سے کہ سکے کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟
اور قوم کو یہ پیغام پہنچا سکے کہ تم کو کیا ہو گیا ہے؟

اے بلوچستان
(از عنقا)

ای بلوچستان اے جائے بلوچستانیاں — تو جسے آرام سمجھا وہ ہے خواب گراں
کھول آنکھیں اور کر اپنی حقیقت پر دھیاں — خالقِ عالم نے دی ہے کیوں جگہ تجھکو یہاں
کیوں تجھے گھیرے ہوئے ہے اک فصیلِ قدرتی
دولتِ قارون کیا تیرے یہاں آ کر چھپی
اک طرف ڈیرہ جما ہے ... ایران نے — دوسری جانب کو سنبھالا ہے افغان نے
ملکیت اپنی ہے سمجھا تجھکو ... نے — اور پلٹن لا کے رکھی تجھ میں انگلستان نے
تیری حالت کر ... کہستان آپ کو
کر سمجھنے کی تو بھی کوشش اے نادان آپ کو
دیکھ ہے اٹھ اٹھ کے سوچ ... مکران آپ کو — سر اٹھا کر دیکھ ہے ... سلیمان آپ کو
تیرے قدموں پر پڑا ہے درۂ بولان آپ کو — سندھ کا دریا گئے ہے ... آپ کو
بات کیا ہے تو بھی تو کچھ سوچ اے سوئے ہوئے
پا رہے ہیں تجھ کو اور اے اپنے کو کھوئے ہوئے
کوئٹہ تیرا جنوب سے زیادہ ہے اہم — اور بولان کو ہے حاصل دنیا الا نشم
ہے بجا منچویا گر نوشکی کو کہدیں ہم — ٹھیک گر ہم ... کہیں کیلئے پسنی کو ہم
تو نے اپنے کو یہ سمجھا ہے کہ کوہستاں ہے تو
آہ اے نادان کلیدِ قفلِ ہندوستان ہے تو

فریادِ اسیر

ایک سبز رنگ سرخ منقار شیریں مقال طوطا محبوس قفس بیٹھا ہوا مجبور نعاں ہو کر بغیر کسی کو مخاطب کئے ہوئے یوں بڑبڑا رہا تھا۔
کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ میری یہ ... میرا ... میری سرخ منقار یہ میری سبز پوشی مجھے یوں پابند آلام اور اسیر قفس کر دیگی۔ اور یہ حسین ... صورتیں ... ابوجہل طینت ... اپنا دل بہلانے کے لئے مجھے یوں قید کرینگے۔ تو میں ہرگز شیریں نوا نہ بنتا۔ اپنے سبز پروں کو اپنی مرضی ... منقار سے توڑ کر ... حسن کو زائل کر دیتا۔
مگر مجھے یہ میرے قید کرانے والے اسباب اسوقت معلوم ہوئے۔ جب کہ میں اسیر قفس ہو چکا تھا افسوس ...
... اب ... کاش ... صحیح ... مجھے بھی دنیا کوئی ... بتا دو۔ مجھے دنیا کوئی ... نادو ... کرو۔ اسے اپنے ... گرفتار جنس کو اس ... ایسے نجات دلوادو۔ ان نا جنس کی صحبت نے مجھے اکتا دیا ہے۔
... شیریں مقالی ... اور یوں رہا ... آجاؤنگا۔ قفس ... کی کوشش میں ... ذرت جاوینگی۔ شوق آزادی اور غصہ ... پابندی ... سپاہی ... پر جا دیگی۔
پھر جب کوئی حسن مجھ میں نہ رہیگا

Yousaf Aziz Magsi Chair

تم سے ہاں دید فراق مجھے آزاد کر دیتے۔ اس وقت میں نڈھال [illegible]
اور یہاں کوئی دلنواز مجھے گھانے کے لئے دیکھتا ہے۔ یقینی بھی ہے
نتیجہ میری ساری غریبوں کا۔ جب میں ان اوصاف والا کو
کھو ہوں۔ تو یا جدا ہوا۔ جب میں ان سے خالی ہو نگا تب
مجھے ایسی آزادی ملیگی کہ حسرت پیدا اور تلاش معاش میں
تڑپ تڑپ کر بھوک اور پیاس سے جان دیدونگا۔ اے میرے
محبوب میں تو ایسا کم عقل سے جینا۔ مگر تمہارے راستہ
[illegible] ان بدوں کے شاہراہوں اور [illegible] کے
[illegible] کر رہا۔

اظہار محبت

اے میری محبتیں تمناؤں کے مرکز [illegible]
وہ جاندار زندگی میں لطیف اور حساس [illegible]
کیا تجھے وہ مقدس دن یاد ہے۔ جب کہ میری [illegible]
آپ کے معصوم۔ گلاب کے پھول سے نازک اور نرم [illegible]
کی بلائیں لیں۔ مگر بروقت ہی آپ کی عتاب آمیز اور قہر آلود
نیم نگاہ نے جو شاید فتنہ پرداز کے خوف سے ہی ڈالی گئی تھی۔
کار نظر کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ اور میں کلیجہ سوستے دھڑکتے
دل پر ہاتھ تھامے ہوئے تمہیں غم میں ایک طرف چلا گیا۔ اسکے بعد
بھی بارہا! آپ کی دزدیدہ نگاہوں کا ہدف بنا۔ پروانہ آسا شمع
رخ پر فدا ہونے کو تھا۔ کہ شمع جبین نے شکست دیدی اور میں
حرمان نصیب پھر چلا گیا۔ خوش قسمتی سے آسمانی خدا کی مدد سے
آج مجھے تنہائی کا موقع ملا۔ اگر آج بھی میں جذبات قلبی کی
دلی ہوئی آگ کو ظاہر نہ کر سکا۔ اور بے نیل مرام عرض حال
کئے بغیر چلا گیا۔ تو کائنات میں مجھ سا کوئی بدنصیب ہوگا۔
میرے [illegible]

ان جانفزا انوار آزردیت [illegible] زہر آلا نشے دور آزردیت
[illegible] مجھے جی بھر کے رونے دے۔ مجھے گلے سے
لگا۔ عرض حال عرف مجھے اپنے دست نازک کا [illegible]
کا ید بیضا کچھ حیثیت نہیں رکھتا بوسہ لینے دے۔ نہیں چاٹنے
دے۔ میری جبین کو اپنے پاؤں سے جو سنگ کعبہ سے زیادہ جاذب
جبین ہے رگڑنے دے۔ میری ناکامی اور نامرادی کی دردناک
داستان کو سیلاب اشک کے ذریعہ اپنے پاؤں دھونے دے۔
مر جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تجھے میرے والہانہ
دل کا علم ہے۔ میرے جذبات والفت کا پتہ ہے۔ میری حیثیت
کا کامل احساس ہے۔

مگر پھر بھی مجھے آغوش الفت میں لینے سے عار ہے۔

اپنا غیر تسلیم کرنے سے گریز ہے۔ کیا اسکا سبب تضاد حیثیت اور تباین
صورت تو نہیں۔

اے میری روح کی بالیدگی کے سامان! پھول خار کو دامن عاطفت
میں چھپائے ہوئے ہے۔ چاند چکور کو قربان ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ شمع
پروانے کو طواف کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ بلکہ اسکے جذبہ سپردگی اور ذوق
احتراق کی قدر کرتے ہوئے اس سے بغلگیر ہو جاتی ہے۔ اے رخ
زندگی کی بہار دیکھو تم۔

کیا ہو اگر مجھے بھی پرستاری کی اجازت دیدی جائے۔ بس یہی میری
آخری التماس اور واحد تمنا ہے۔ کہ جب پروانہ وار فدا ہونے کو آؤں
تو ایک دلآویز تبسم ایک نیم وا نگاہ کے اشارے سے مجھے قربان ہونے کی
اجازت دیدے۔ اور کوئی پوچھے تو کہہ دے کہ
"یہی ہے بیچارہ مجنوں پرستار جسکو اظہار محبت کا ڈھنگ نہیں آتا"۔

انسان اور اسکی غلط کاریاں

انسانی تفاوت اور بے حسی کی تاریخ اسکی پیدائش میں ہی مضمر [illegible]
[illegible] میں خود غرض ہو گیا تھا کہ ایک دوسرے کے مال و متاع پر ہاتھ صاف ہو [illegible]
[illegible] کم بخت نظر اسکی خونریزی اور فساد کے تاریخ کی
ابتداء [illegible] تفاوت سے انسان گروہوں میں بٹ گئے۔ رواداری اور
[illegible] لڑائیوں اور
جھگڑوں تک نوبت پہنچی [illegible] کے درمیان میں ایک نئی چیز پیدا ہوئی۔
جسے سرکار کہتے ہیں [illegible] کی حفاظت اور قیام امن کی اجازت
دیگئی۔ اور جاہل انسان نے اپنی غلطی [illegible] "ظل اللہ"
وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرنا شروع کیا۔ [illegible]
ایک تیسری چیز ہے۔ مگر حقیقت میں [illegible]
چند آدمی [illegible] فوج پولیس [illegible]
عدالتیں وغیرہ بنائیں جن سے یقیناً وہ اپنے اقتدار رعب اور قوت کے [illegible]
اور قیام کا کام لیتی آئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سرکار جو نتیجہ ہے باہمی
اختلاف کا نے ہمارے اختلافات کے مٹانے کو کیا کیا؟ معمولی سمجھ کے
آدمی کے لئے بھی اس نتیجہ پر پہنچنا دشوار نہیں کہ جس چیز کی تخلیق اور
قیام کسی خاص سبب سے ہوا البتہ ہو وہ اس سبب کو ختم [illegible] اور زندہ
رکھنے میں ہی کوشاں رہیگا۔ لہذا سرکار کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے
کہ ایسے زیر زمان انسان متحد نہ ہونے پائیں۔ جماعتیں منقسم رہیں
تاکہ ثالث کی ضرورت قائم رہے۔ اور چونکہ سرکار [illegible] سرمایہ دار [illegible]
[illegible] ہے اور اسکی حکومت کا قیام اور سرمایہ داری لازم و ملزوم چیزیں ہیں
اسلئے [illegible] سرمایہ داروں اور زبردستوں کا [illegible] موٹروں
میں دیکھے تو غریب۔ فوج میں گولیاں کھانے اور مرنے کے لئے تو غریب
جیلوں کی کوٹھریوں کی دوپہر اور جنوری کے سردیوں کی راتوں میں [illegible]
والے اور سرمایہ داروں کے لئے سرمایہ اور [illegible] کرنے والے تو

غریب .... لیکن کونسلوں میں، شاہی جرگوں میں
موٹروں میں، سر بفلک عمارتوں میں سرمایہ دار ہی سرمایہ دار نظر آئینگے
کیا مجال کہ کونسل، شاہی جرگہ، موٹر اور ان سر بفلک عمارتوں کے
لئے روپیہ پیدا کرنے والے اور محنت کرنے والے کسان، معمار،
آہنگر، مزدور ان غائب۔ اور بے عمل سرمایہ داروں کی اجازت
کے بغیر بھی بھوک اور پیاس کی زیادتی [illegible]
لیس للانسان الا ما سعی کے خدائی حکم کا اطلاق
کیا صرف غریبوں کے لئے ہے عقل یہ کہتی ہے کہ خدائی قانون یہ
سمجھاتا ہے کہ لکھائے سو کھائے ورنہ بے عمل کے لئے کچھ بھی نہیں
لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو رہا اور خدائی حکم سے سرمایہ
داروں کا خود غرضانہ قانون زیادہ زور و شور سے جاری ہے اور
وہ کہتا ہے کہ جو کمائے سو بھوکا رہے اور جو آرام کرسیوں اور سپرنگ
دار گدیلے کے جھولوں میں جھولے کھا کر اوروں کی کمائی پر نظر رکھے
اور انکی کمائی ہڑپ کر لینے کا بد انجام [illegible] جیل خانوں میں
رکھنے کے احکام نافذ کرے۔ وہ کھائے وہ موٹروں میں پھرے
وہ عالیشان عمارتوں میں رہے۔ وہ باغ باغیچوں میں گلگشت کرے
کلب اور ناچ گھروں میں بغلیں گرماتا پھرے۔

غرض گراں [illegible] اور نفاق پیدا کرنے والے انسان غرض کہ
اپنی عاقبت کو سوچ کب تک غافل رہیگا اور تباہیوں اور بربادیوں
کے سامان اپنے لئے مہیا کریگا۔

خطاب بہ مسلم

(از جناب میر [illegible] خان حازم [illegible])

کیا نہیں تجھکو بھی [illegible] کی خبر | کیا نہیں تجھکو [illegible]
کیا نہیں تجھکو [illegible] ذلت خلق | کیا نہیں دل میں [illegible]
[illegible] دنیا میں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] کا نظام | [illegible]
[illegible] | تجھے [illegible] محکوم مسلم
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

معذرت

ہمیں اس امر کا افسوس ہے۔ کہ ہم حسب اعلان نقشہ درج
نہیں کر سکے۔ کیونکہ ہمیں ان اصحاب کی نظم وغیرہ موصول
نہ ہو سکیں۔ جو شائع کی جانے والی تھیں۔

مینیجر

Yousaf Aziz Magsi Chair

امیروں کی عید

امیروں کی غارتگریاں ٹھیک اس وقت سے شروع ہوئیں۔ جب سے یہ دنیا معرض وجود میں آئی۔ دنیا کی آبادیوں کو لوٹنا۔ غریبوں کی کمائی پر چھاپہ مارنا ان کا شیوہ رہا ہے۔ یہ لوگ مفت خورے ہیں۔ ان کی کمائیاں [illegible] ہیں۔ ان کا مال و دولت ان کی دست درازیوں کا نتیجہ ہے۔

[illegible] عمارتوں میں رہیں۔ موٹروں میں سیر کریں۔ [illegible] میں [illegible] کریں۔ ریشم و اطلس سے اپنے جسموں کو تزئین دیں۔ [illegible] پرواز ہوں۔ نوکروں چاکروں اور خدام [illegible] خدمت کراتے ہیں۔ مگر اس خوشی سے جو حقیقی خوشی کہلاتی ہے۔ قطعاً محروم ہیں۔ قدرت نے ان سے قلبی اطمینان اور روحانی سکون چھین رکھا ہے۔ وہ اپنی بدکرداریوں اور بداعمالیوں کے باعث ہمیشہ ایک ذہنی کوفت میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کا [illegible] بناوٹ ہے۔ ان کا خوش ہونا سراب ہے۔ ان کا باطن [illegible] میں مصروف ہے۔ وہ صرف دوسروں کو دھوکا دینے کے لئے [illegible] اور خوش ہوتے ہیں۔ بھلا ایسے لوگوں کو عید میں کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ عید تو ایک حقیقی اور معصوم مسرت ہے۔ جس سے وہ محروم ہیں۔ عید ایسے لوگوں کے لئے جو [illegible] نہ ہوں کیونکر مسرت لا سکتی ہے۔ عید کیا لطف دے سکتی ہے۔

امیروں کو۔ اگرچہ دولت و ثروت زیادہ ہے۔ مگر خدا نے غریبوں کو ان سے ہزار گنا زیادہ خوشیاں اور مسرتیں عنایت کی ہیں۔ یہ لوگ جب جانتے ہی نہیں کہ عشرت کیوں کر حاصل کی جاتی ہے بھوکا اور پیاسا کس قسم کی مصیبت میں ہوتا ہے۔ تو وہ عید کی خوشی سے کیا خاک لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے تو بظاہر روز عید ہے۔ تو پھر عید ان کے لئے کیا خاص جاذبیت اور کشش اپنے میں رکھ سکتی ہے۔ وہ ایسی خوشیوں سے محروم ہیں۔ اور اس وقت تک محروم رہیں گے۔ جب تک یہ اپنی غارتگریوں سے دست بردار ہو جائیں۔ ورنہ قدرت کی یہ سزا ان کے لئے ہے۔ کاش! ان کو اس کا احساس ہوتا۔ تو وہ اس وقت اپنی سرمایہ داری پر پشیمانی کے آنسو بہاتے۔

عید کے موقعہ جب یہ لوگ زرق برق پوشاکیں پہنے شاندار سواریوں پر بیٹھے اور ایک زعمی دماغ لئے پھرتے ہیں۔ تو غریبوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان کی محفلیں، رنگ رلیاں اور دھوم دھام بازیاں اور بھی غریبوں کو رلا دیتی ہیں۔ یہ ہیں امیر اور یہ ان کی عید!

عید مبارک

فارن سکریٹری سے وفد ملاقات کریگا

کوئٹہ۔ فارن سکریٹری کے بلوچستان آنے پر ملک کے سرکردہ اصحاب وفد کی صورت میں ان سے ملاقات کرینگے۔ اور بلوچستان کے حقوق اور مطالبات یادداشت کے طور پر پیش کرینگے۔ جسکی اب سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

(نامہ نگار)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بلوچستان جدید کی کسی پچھلی اشاعت میں ایک خبر بعنوان "سردار رسول بخش خان مینگل کا جرگہ ہال سے واک آؤٹ" چھپی تھی۔ کہ نواب صاحب جوگیزئی سردار صاحب مینگل کی جگہ پر جا بیٹھے۔ اور وہ احتجاج کے طور پر جرگہ ہال سے باہر نکل گئے۔ تازہ اطلاعات بتلاتے ہیں۔ کہ نواب صاحب جوگیزئی اس [illegible] انگلینڈ میں سے رہے ہیں۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں [illegible] سرداروں کی ہم دل و جان سے قدر کرتے ہیں۔ [illegible] جو اطلاع دی۔ ہم نے خبر کے طور پر درج کر دی۔ [illegible] یا کسی کی بیجا حمایت کرنا قطعی نہ تھا۔

(ادارہ)

ماسٹر دلشاد علیخان کے دو ماہ کے وظائف غڑپ کر گیا

کوئٹہ۔ ماسٹر دلشاد علی سابق مدرس [illegible] کے دو ماہ کے وظائف ہڑپ کر گئے ہیں۔ جسکی موجودہ مدرس اور گاؤں کے ملک نے افسر تعلیم کو شکایت بھی کی۔ مگر نامعلوم وہ کیوں اب تک خاموش ہے۔

(نامہ نگار)

شولاپور میں بارہ ہزار مزدوروں کی ہڑتال

شولاپور میں بارہ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ نرسنگ گیر [illegible] جاری ہے حالات خطرناک ہیں۔ مزدور مظاہرے کر رہے ہیں۔ پکٹنگ جاری ہے۔

فرانس میں جنگی طیاریاں!

فرانس نے جنگی تیاریاں شروع کر دیں اور اس مقصد کے لئے سرحدوں پر فوج بھیج دی ہے۔

(نوجوان مزدور)

مسلمانان کراچی کا عام جلسہ

رسالہ پیرسن کے خلاف احتجاج کشمیر اور رہنمایان بلوچستان کے متعلق تقریریں

مسلمانان کراچی کا ایک عام جلسہ زیر سرپرستی مجلس احرار اسلام و خلافت کمیٹی ۹ مارچ کو شام کے ۵ بجے [illegible] کے احاطہ میں زیر صدارت سید محمد اسلم صاحب بارایٹ لاء منعقد ہوا۔ مولانا محمد ایوب صاحب نے تلاوت قرآن شریف کیساتھ جلسہ کا افتتاح کیا۔ جس کے بعد ماسٹر بشیر احمد صاحب نے ایک ولولہ انگیز نظم پڑھی۔ حسب ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

۱۔ مسلمانان کراچی کا یہ جلسہ انگریزی رسالہ پیرسن ویکلی کے اس مضمون کے خلاف جو اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ فروری میں شائع کیا ہے نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اخبار کے خلاف فوری کارروائی کرے اور ہندوستان میں اس کے داخلہ کو ممنوع قرار دے۔

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ایک پرجوش تقریر کی۔ جس کی تائید محمد یوسف کریم نے کی۔

۲۔ دوسری تجویز مسلمانان کشمیر سے متعلق تھی جس میں حکومت ہند سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ حکومت کشمیر کو مسلمانوں پر مظالم توڑنے سے روکے۔ اس تجویز کو حکیم عبدالعزیز جالندھری نے پیش کیا۔ اور اس کی تائید ملک حاجی عبدالعزیز صاحب نے فرمائی۔

۳۔ تیسری تجویز میں جو مسٹر محمد مجتبیٰ نے پیش کی خان عبدالصمد خان اچکزئی میر عبدالعزیز کرد اور خان عبداللہ خان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس تجویز کی تائید مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمائی۔

۴۔ چوتھی تجویز عیدگاہ میدان کے متعلق تھی اس میں میونسپلٹی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عیدگاہ کے میدان سے کار نیوال کو اٹھوا دے تاکہ [illegible] مسلمان نماز عید ادا کر سکیں۔ آخر میں صدر جلسہ [illegible] جلسے نے اختیار دیا کہ وہ دوسرے معززین [illegible] کمشنر کراچی کو ہمراہ لیکر چیف کمشنر اور کلکٹر سے ملاقات کریں۔

جلسے کی کامیابی کا سہرا جمعیت [illegible] کے سرگرم [illegible] کے سر رہا۔

(نامہ نگار)

ایڈیٹر صاحب نوجوان مزدور کی فراخدلی

دو ہزار روپیہ معاف کر دیا!

ڈاکٹر ہری سنگھ صاحب جکو ایڈیٹر اخبار نوجوان مزدور نے چند ایک اشتہارات کے کچھ روپیہ وصول کرنا تھا۔ جو آپ کے مرحوم والد صاحب نے بطور قرض دیا ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں [illegible] قرض کی وصولی کے لئے اپنے علاقہ میں تشریف لے گئے اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے صرف ایک [illegible] دو ہزار روپیہ معاف [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کی خبریں

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کا مقدمہ ایک نئے قسم کے سپیشل جرگہ میں

پشین - ہمارا نامہ نگار [illegible] اطلاع دیتا ہے۔ کہ بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کا مقدمہ [illegible] نئے قسم کے سپیشل جرگہ میں پیش کیا جائے گا [illegible] خلاف دستور خان صاحب موصوف کو اپنے لئے ممبر [illegible] کے لئے پوچھا تک نہیں گیا - کیونکہ سپیشل جرگہ کہتے ہی اسکو ہیں جسکے ممبر مدعی اور مدعا علیہ کی طرف کا فرد ہوں - اور صدر حکومت منتخب کرے - مگر یہ عجیب قسم کا جرگہ ہمارے نزدیک بیحد تعجب انگیز ہے -

بلوچستان میں ایک افسوسناک سرکلر

کوئٹہ - چیف کمشنر بلوچستان ایک ایسا سرکلر جاری کر رہے ہیں - جسکی رو سے کسی سرکاری ملازم کا بخشتہ دار سیاسیات میں حصہ نہیں لے سکیگا - اور اگر ایسا ہوا - تو اس سرکاری ملازم کو یک قلم ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائیگا

(نامہ نگار)

سرداران بلوچستان کا مایوس کن رویہ

سبی - بلوچستان کے سردار نوجوانوں اور انکی تحریک کو ملیامیٹ کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں - وہ نہیں چاہتے - کہ ملک میں اس قسم کی تحریک ہو - جس سے غریبوں کا بھلا ہو سکے -

(نامہ نگار)

سریاب کی ڈاک پندرہ روزہ کر دی گئی -

کوئٹہ - سریاب کو پہلے ہفتہ وار ڈاک جایا کرتی تھی - مگر کچھ دنوں سے پندرہ روزہ کر دی گئی ہے - جس سے پبلک سوداگروں - اور ٹھیکہ داروں کو تکلیف اور نقصان پہنچ رہا ہے

(نامہ نگار)

کرد صاحب کے بھائی کو ملنے نہ دیا گیا

مچھ - ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کے چھوٹے بھائی میر عبدالرسول خان کرد انسے ملنے آئے - مگر متعلقہ افسروں نے ان کو اپنے بھائی سے ملنے نہ دیا -

(نامہ نگار)

سر میر شمس شاہ پھر قلات میں

کوئٹہ - خدا خدا کر کے قلات کے بیکس باشندوں کو سر میر شمس شاہ کے استبداد سے نجات ملی تھی - مگر نہ معلوم پھر کیوں اسکا ریاست میں عمل دخل شروع ہو گیا ہے

(نامہ نگار)

مچھ کے باشندوں پر بے جا ٹیکس

مچھ - یہاں کے مقامی افسران سرکاری طور پر غریبوں سے فی گھر مبلغ چودہ آنہ ٹیکس وصول کرتے ہیں جو صفائی روشنی - سڑکوں اور پانی کی خاطر لیا جاتا ہے - مگر اس قسم کی سہولیات سے اہل شہر قطعی محروم ہیں -

(نامہ نگار)

میاں نصیر الدین کی قلات سے واپسی

کوئٹہ - میاں نصیر الدین سپیشل ایڈوائزر خان آف قلات کو اس عہدہ سے برطرف کیا گیا ہے - اور انکی بجائے خان صاحب مرزا فخر محمد خان متعین ہوئے ہیں -

(نامہ نگار)

سرکار معظم خان قلات کی رسم تاج پوشی

کوئٹہ - ہمیں اطلاع ملی ہے - کہ سرکار معظم خان قلات کی رسم تاج پوشی ١٦ اپریل ۳۹ء کو ادا ہونی قرار پائی ہے چنانچہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے [illegible] سکرٹری اس کا افتتاح کرینگے -

(نامہ نگار)

بعض سرداران بلوچستان کا خوفناک اقدام

سبی - بلوچستان کے بعض عاقبت نااندیش سردار نوجوانوں کی موجودہ تحریک سے سخت برہم ہوا ہے ہیں - اور اپنے قومی آدمیوں کو اسمیں حصہ لینے اور اخبار پڑھنے سے سختی کے ساتھ روک رہے ہیں ان کا یہ رویہ بیحد افسوسناک اور تباہ کن ہے -

(نامہ نگار)

مکران کا مالیہ کم نہیں ہوا

پنجگور - مکران کے مالیہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی - چنانچہ یکم نومبر ۳۲ء کے شاہی اعلان کے الرغم مکران میں [illegible] اور مالیہ تحصیلات اسی طرح زیادہ لیا جا رہا ہے -

(نامہ نگار)

کمشنر سندھ نے سردار ڈومبکی کو اسکی نشست نہ دی

جیکب آباد - ہمیں معلوم ہوا - کہ پچھلے دنوں جیکب آباد دربار کے موقعہ پر کمشنر سندھ نے سردار صاحب ڈومبکی کو اپنی مخصوص نشست نہ دی - جسکی وجہ سے انکے قبیلہ میں ایک عام مایوسی پھیل گئی ہے - اگر یہ حقیقت ہے - تو ہم کمشنر سندھ کے اس رویہ کو غیر مستحسن کہنے پر مجبور ہیں -

(نامہ نگار)

ایک بیوہ پر ظلم

[illegible] - یہاں کی ایک بیوہ عورت کسی دیہات کے سردار [illegible] گئی - جس نے انکے ساتھ زنا بالجبر کر کے اس سے تین [illegible] - مظلوم بیوہ نے حاکم علاقہ کے پاس فریاد کی - اور [illegible] مقدمہ جرگہ کے سپرد ہوا - جس نے عورت کو [illegible] سال قید [illegible] اور دو سو روپے کے جرمانہ کی سزا دی - عورت بیچاری نے [illegible] نامہ دیدیا - مگر وہ اپنی فریاد وزیر اعظم تک [illegible] بعد میں معلوم نہیں کیا ہوا - نوٹ: ہم تفصیلات [illegible]

(نامہ نگار)

بیگار زدگان تلی کا عطیہ ہضم

سبی - پچھلے دنوں چیف کمشنر بلوچستان تلی میں تشریف لے گئے [illegible] اور جن لوگوں کو بیگار کے طور پر بلایا گیا تھا - کچھ رقم انعام کے طور پر دی گئی مگر وہ رقم حقداروں کو نہیں دی گئی - جنہوں نے مقامی حکام کو اس امر کی فریاد کر دی ہے

(نامہ نگار)

سندھ اور ہندوستان کی خبریں

ترکی، یونان، رومانیہ اور یوگوسلاویہ کا اتحاد

غازی عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی اور غازی توفیق رشدی بے وزیر خارجہ کی مدبرانہ مساعی سے بلقانی حکومتوں میں جو میثاق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس پر ترکی اور رومانیہ اور یونان۔ یوگوسلاویہ نے دستخط کئے ہیں بلغاریہ کو بھی معاہدہ میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن اس نے شرکت سے انکار کر دیا۔

فلسطین کا مستقبل

ایران، عراق اور عرب میں ہیجان!

طہران اور بغداد کے آئے ہوئے پیغامات مظہر ہیں کہ ایران، عراق اور عرب میں فلسطین کے مستقبل کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے اور عام مسلمانوں کے رجحانات انگریزی حکومت کے خلاف ہوتے جا رہے ہیں

مزدوروں کی ضروریات اور ان کا مطالبہ

مزدور یونین مدارس نے اپنے ایک جلسہ میں حکومت ہند سے ایک تحقیقاتی کمیشن کا مطالبہ کیا ہے جو کارخانہ ہائے پارچہ بافی میں کام کرنے والے مزدوروں کی تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے اور مزدوروں کی ضروریات کے متعلق اپنی سفارشات حکومت ہند کے سامنے رکھے۔

ریاستی اسمبلی میں تبدیلیاں

مشہور کشمیری مسلمان لیڈر شیخ محمد عبداللہ جو چند روز ہوئے جموں سے لاہور چلے گئے تھے۔ دہلی جا رہے ہیں۔ اور وہاں غالباً مسٹر گلانسی پولیٹیکل سیکرٹری اور ممبران اسمبلی سے ملاقات کریں گے۔ بیان یہ زبردست افواہ ہے کہ مسٹر [illegible] کے پرائم منسٹر کے ہمراہ دہلی جانے کا یہ راز ہے کہ ریاستی اسمبلی میں مزید تبدیلی کی جائے گی۔ اس سے قبل حکومت اسمبلی میں مسلمانوں کو ۴۰ فیصدی نشستیں دینے کا وعدہ کر چکی ہے مگر یہ ایک دو مزید نشستیں مسلمانوں کو دی جائیں۔ چونکہ ریاست کے مسلمان [illegible] مخلوط

انتخاب کے حامی ہو گئے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تمام فرقہ جات کی نشستوں کی تخصیص کے ساتھ ساتھ حکومت مخلوط انتخاب کے طریق کو منظور کرے۔

کرنل کالوین کو علیحدہ کر دو

دربار کشمیر سے مسلمانوں کا مطالبہ

سری نگر کی اطلاعات مظہر ہیں کہ یہاں کی حالت صورت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں نے سول نافرمانی باقاعدہ طور پر شروع کر دی۔ ان کے پروگرام کا ایک جزو یہ ہے کہ والئے ریاست کے نام ہر رنگ کے خطوط روانہ کئے جائیں۔ جن میں ان کی شکایات اور ان کے مطالبات درج ہوں۔ چنانچہ مختلف ڈاکخانوں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ ہفتہ کے دن اس قسم کے خطوط کثرت سے ڈاک میں ڈالے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان خطوط میں کرنل کالوین وزیر اعظم کے خلاف شکایات ہیں۔ اور انہیں علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ہسپانیہ میں زبردست انقلاب کے آثار

سینڈیکلسٹوں نے اسپین میں عام ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے جو نصف شب [illegible] ہو گی۔ حکومت نے ہڑتال کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ اور حکومت سرکاری ملازموں کی حفاظت کرنے کے لئے ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اسپین میں دوسرا انقلاب [illegible] وزیر داخلہ نے سینڈیکلسٹوں [illegible] اور مزدوروں کی نیشنل فیڈریشن کو توڑ کر مزدوروں کو زبردست دھکا پہنچایا ہے۔ اور یہ اندیشہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی اور مزدوروں کی جنرل یونین کو خلاف قانون قرار دینے کے لئے یہ ابتدائی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ [illegible] پارٹی خلاف قانون قرار دی گئی تو فوراً ہی خانہ جنگی شروع کر دی جائے گی۔

گاندھی جی امریکہ جا رہے ہیں!

ایک معتبر اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی اب ہندوستانی سیاسیات سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور وہ چند ماہ کے لئے غیر ممالک کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر گورنمنٹ نے پاسپورٹ دے دیا تو آپ مئی کے اخیر میں امریکہ جائیں گے۔ کیونکہ آپ کو اہل امریکہ کی طرف سے بہت سے دعوت نامے موصول ہو چکے ہیں۔

سپین میں ایک لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

سپین میں ایک لاکھ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ سپین کے دارالسلطنت میڈرڈ میں مارشل لا جاری ہو گیا ہے۔ عام ملک کی ہڑتال انقلاب [illegible] کا پیش خیمہ بتایا جاتا ہے۔ (نوجوان مزدور)

قنبر (سندھ) میں پولیس کی زیادتی

قنبر کی پولیس نے کانگریس کے بعض آدمیوں کو اس دن خواہ مخواہ گرفتار کر لیا۔ جس دن [illegible] جا رہے تھے۔

سندھ پنجاب ہندو کانفرنس

بتلایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے ملازموں کو سندھ پنجاب ہندو کانفرنس میں شرکت کی اجازت دیدی ہے۔

ہری پور میں یوم شریعت

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد ہری پور میں انجمن اسلامیہ ہری پور کے زیر اہتمام یوم شریعت کے سلسلہ میں اجلاس عظیم منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر مولانا قاضی صدر الدین صاحب تھے۔

ذیل کی تجویز پاس ہوئی۔

۱۔ متحدہ علماء و جمیع مسلمانان ہری پور و مضافات کا یہ عام اجلاس ملک خدا بخش صاحب ایم۔ ایل۔ سی کے مسودہ قانون الموسوم "شریعت بل" کی پرزور تائید کرتا ہے جس کی رو سے مسلمانان سرحد معاملات۔ وراثت، نکاح، طلاق، وصیت، مہر، وقف، ہبہ وغیرہ میں شریعت اسلامی کے پابند تصور ہونگے۔ نیز مسلمانان سرحد بالعموم و اراکین کونسل سے بالخصوص استدعا کرتا ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ اس مسودہ قانون کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اپنی مذہبی حمیت کا صحیح ثبوت دیں۔ محرک مولانا غلام ربانی صاحب مؤید مولانا فضل [illegible] صاحب۔ مولانا عبدالواحد شاہ صاحب۔

وائٹ پیپر کے متعلق کمیشن

وائٹ پیپر کے متعلق ہندوستانیوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے لیبر کمیشن اور سائمن کمیشن [illegible] ہندوستان آ رہا ہے۔

ہندوستان میں شاہی دربار

۱۹۳۵ء میں ہندوستان میں شاہی دربار منعقد کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

علمائے بلوچستان سے ایک اہم گذارش

(از جناب عبدالخالق آزاد بلوچستانی صدر جمعیت طلبائے بلوچستان دارالعلوم دیوبند)

میرے محترم بلوچستانی مولویو!

آپ لوگوں کی زندگی پر اگر کوئی مبصر غور کرے تو اسکا لازمی نتیجہ جہاں تک نفس ... کا تعلق ہے، یہ نکلے گا کہ وہ آپ حضرات کو زندہ نہ سمجھے۔ مگر ... آپ کے قائل بھی ہو جائے ... رہے۔ آپکی حیات و ممات ... دوبھر مشکل ہوگی۔ لیکن ... سے پہلی فرصت میں آپ لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ کہ جس دور زندگی سے آپ لوگ گذر رہے ہیں کیا یہ انسانوں کی زندگی ہے؟ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور امت محمدیہ کے سلف صالحین نے اس زندگی کا نمونہ پیش کیا ہے؟ کیا العلماء ورثۃ الانبیاء۔ نیابت رسول کا یہی مصداق ہے؟ اور کیا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (اللہ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں) کا یہی مصداق ہے؟ کیا آپ لوگوں نے کبھی آیت ذیل پر غور کیا ہے۔ کہ اسکا کیا مطلب ہے؟

آیہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولٰئک ہم المفلحون

آیہ مذکورہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے دعوات الی الخیر۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر۔ ان پر توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر ان بہترین چیزوں کو کوئی ادا کرے تو وہی مراد پانے والے ہیں۔ اور فلاح حاصل کرنے والے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے بدنصیبی یا کہ آپ نے کبھی غور نہیں کیا۔ آپ لوگ تو تعیش ہی اور جہالت و ذلت میں پڑے ہیں اور عزیزہ اسلام کو مغربی برق سے جلتا ہوا اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جس زندگی اور اصول سے آپ گذر رہے ہیں یہ وہ زندگی ہے جو ایک گیدڑ کی زندگی سے بھی کمتر ہے۔ وقت ہے ہوشیار ہو جاؤ اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لانے کے لئے ہر ممکن طریق کار کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمر ہمت کس لو۔

اسیر زنگ فخر بلوچستان خان عبدالصمد خان صاحب اچکزئی کے وہ الفاظ جب مجھے یاد آتے ہیں جو دوران ملاقات میں انہوں نے مجھ سے ارشاد فرمائے تھے۔ تو میرے تأسف اور ملال کی کوئی انتہا نہیں رہتی آپ نے حسرتناک لہجہ میں فرمایا کہ "اگر تم علماء اور کچھ کر سکنے کے لائق نہیں تو کم از کم اپنی گم گشتہ راہ قوم کو اسلام کے احکام اور اس کے فرائض سے ہی آگاہ کرتے رہنا اور ان کے کارکنوں کو تعلیمات محمدیہ سے آشنا بناتے رہنا۔ انکی جامد اور ساکت فضا اور ماحول میں ارکان اسلام کی اشاعت کی ایک تازہ اور حقیقی زندگی کی روح دوڑانا۔ آپ لوگوں پر فرض مذہبی و منصبی ہے" یہ درد بھرے الفاظ تھے جو دردمند قوم اور مجاہد ملت اسیر زندان بلوچستانی گاندھی نے کہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ لوگ میری یا انکی بات کو مانیں۔ بلکہ وہ سبق جو آج سے تیرہ سو برس پہلے آپ کو رسول عربی صلعم نے دیا تھا اس کو خود پڑھیں اور اپنی قوم کو پڑھائیں اور بس

روٹی! روٹی!! روٹی!!!

(از مولانا ظفر علی خاں)

ہاتھ میں لے کر سرخ نشاں — بچے بڈھے اور جواں
کرتے پھرتے ہیں اعلاں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

لال خون جگر کا کھانے والے — فاقوں سے مر جانے والے
ہے یہی ایک ان کی پہچاں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

سارے کے سارے ہیں بیکار — روٹی روٹی کی ہے پکار
پڑ گیا خطرہ میں ایماں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

کوئی ہے لندن میں بی اے پاس — کوئی ہے ان میں ...
کوئی ہے ان میں ایم اے خاں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

کب تک بیٹھے صبر کریں — اپنی جان پہ جبر کریں
آخر یہ بھی ہیں انساں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

آپہنچا لاہور میں روس — شملہ کی چھائی کا کابوس
ہیں یہی لینن کے دربان — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

بجا دیا ہے بھوک کا تیز — سوچ رہے ہیں کیا انگریز
کیا انہیں ہوا اب بھی گماں — پیٹ کے بھوکے آپہنچے
آپہنچے بھی آپہنچے
پیٹ کے بھوکے آپہنچے

(زمیندار ۔ مارچ)

مراسلہ

کرمی پیر بخش نسیم السلام علیکم

مہران میں ... آپ نے اور محب وطن عنقا صاحب نے جو کام شروع کیا ہے وہ آپ کے محب وطن ہونے کے کافی ثبوت ہیں۔

"خیر مقدم بلوچستان جدید"

مرحبا! آ گئے! خدا آپکو بلوچستان کے مظلوم باشندوں کے لئے مبارک کرے۔ اور آپ کے اسم مبارک کا نیک فال۔ بلوچستان کو بلوچستان جدید بنائے۔ اور دل کی گہرائیوں میں ... پیدا کرنے والے آپ ... بلوچستانیوں میں ہیجان عظیم پیدا کر دیں۔ اور ان کے ساکن اور مردہ دلوں میں غیرت، ہمت، حب الوطنی اور حریت کا ابلتا ہوا خون پیدا کریں۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ بلوچستانیوں کے سینوں میں ابھی تک وہی جوش وہی استقلال وہی جوانمردی موجود ہے جو برسوں پہلے ان کے آبا و اجداد کا خاصہ ہوا کرتا تھا زیادہ والسلام۔ راقم ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کا غافل مزدور

(از کامریڈ ہاشم بلوچ)

انقلاب پر انقلاب امنڈا چلا آتا ہے۔ تغیر و تبدل کے واقعات سرعت سے رونما ہو رہے ہیں۔ [illegible] کو گردش روزگار [illegible] تیزی کیوں آگئی ہے۔

جن واقعات کی امید ہم سو برس آئندہ کر سکتے تھے۔ وہ آج ہی وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ طوفان انقلاب نے سوسائٹی کے قدیم عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے کہ پتہ لگنے سے بھی نہیں ملتا کہاں ہے زار روس کی پر غرور کھوپڑی کا جس کی جنبش لب سے لاکھوں مزدور کسانوں کا حقوق پانی کے طرح بہایا جاتا تھا کہاں ہے وہ قیصری قیصریت جس کی دنیا کو خونی منظر دکھائے۔ کہاں ہیں کجکلاہان ایران و سلاطین ترکی جو اسلام کے مذہب آتش بنے بیٹھے تھے پر بھی مست و نشاط رہے۔ غرض بیسیوں تاجدار جنکے وجود کروڑوں انسانوں کی غلامی کے باعث تھے۔ آج انکی ہستی صفحہ دنیا سے محو ہے یہ انقلاب یہ ہے قدرت کا دست انتقام جو خاموشی سے کام کرتا ہے۔ یہ وہ آتش بار گولہ ہے جو ساعت ناسوتی کے عین اندازہ وقت پر آتش بار ہوتا ہے۔ اس میں مہلت دینے بھی ہے جو جاگنے والوں کو سنبھلنے کا موقع دیتا ہے اور غافل کو ہلاک کر دیتا ہے اس پر کسی قانون مادہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اسکی کیفیت لامتناہی اور انسانی عقل کی گرفت سے بالاتر ہے۔ جنگ عظیم کے بعد انقلاب نے دنیا کے عظیم الشان تاجداروں کو اپنے اشارہ سے ٹھوکر میں اڑا کر خاک میں برباد کر دیا بعینہ اسی طرح جیسے ان ننگ انسانیت نے کروڑہا انسانوں کو خاک میں برباد کر دیا تھا۔ تاریخ دنیا میں انقلابات برابر ہوا کرتے ہیں۔ کبھی قیصریت چھا جاتی ہے کبھی جمہوریت غالب ہوتی ہے غرض یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ آج انقلاب کے طوفان موج زن ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایوان استعمار کی اینٹ سے اینٹ بج جائیگی

شہنشاہیت اور سرمایہ داری کا خاتمہ ہو جائیگا۔ مزدور اور کسان پرانے نظام کو چکنا چور کر کے نئی مزدور راج قائم کر دینگے۔ یورپ کے استبدادیت کا مزدوروں نے سر بکف مقابلہ کیا ہے اور میدان انہی کے ہاتھ رہا۔ ایشیا میں بھی مزدور تحریک زوروں

رفیق خان عبد الصمد خان اچکزئی سے مکالمہ

(از جناب عبد الخالق تارن)

پہ سترگو کښې ئې د مزري مرغوان د پښتين دي
پشتین کے جوان کی آنکھ شیر کی مانند سرخ ہے

اشارے سر و پر تا قربان د پښتين دي
پشتین تمہارے ہر اشارہ پر قربان ہونے کو تیار ہے

چې ته بيا غونډې سالار د قافلې وې
آپ جیسے جب قافلے کے سالار ہوں

رسيدلې منزل ته کاروان د پښتين دي
تو سمجھو کہ پشتین کا کاروان منزل مقصود پر پہنچ گیا

دغه قيد دې د فرنګي [illegible] لاس نه دي
یہ قید جو آپ پر ہے انگریزوں کے ہاتھوں نہیں

محبت دې د عزت د شان د پښتين دي
بلکہ پشتین کی محبت، عزت اور شان کی ہاتھوں سے ہے

ژوند په مستحق د جنت
آپ زندگی میں جنت کے مستحق ٹھہرے

جنت شو چې بيا تا زندان د پښتين دي
پشتین کا زندان آپ کے لئے جنت ہے

اے "صمد" ! د تارن په زړه کښې قید
اے صمد ! آپ قید تو تارن کے دل میں ہیں

صد افسوس چه منور زندان د پښتين دي
لیکن صد افسوس کہ آپ سے منور پشتین کا زندان ہے

پر چین کے مزدور قربانیاں کر رہے ہیں۔ جاپان میں مزدور بر سر پیکار ہیں۔ جاوا سماٹرا فلپائن نیز مجمع الجزائر ہند میں سرمایہ دار اور [illegible] ہیں۔ بد قسمتی سے بلوچستان کے مزدور اور کسان ابتک سرداروں سرمایہ داروں کے شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن حال ہی میں بلوچستان کے نوجوان طبقہ میں جذبہ پیدا ہوئے ہیں جسکو بلوچ رہنماؤں کی گرفتاری نے اور مشتعل کر دیا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ سرمایہ داروں کے ہتھکنڈوں کا ستایا ہوا مزدور [illegible] سے بیدار ہو کر انقلاب کے مقدس علم کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کے۔ اور انکے آڑے آنیوالے شیطانی طاقت کو روند تا اور پامال کرتا ہوا آگے بڑھتے ہوئے ان کا مرغوب و نعرہ بنے والے جنگی آواز اور ہیبت نے قصر استعمار میں زلزلہ پیدا کر رہا ہے۔

بلوچ اور بلوچستانی سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سیکریٹری کا خط، لاہور کے نام

دعوت نامہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ افسوس کہ آپکے سالانہ اجلاس میں آپ لوگوں سے ملنے کا شرف نہ حاصل کر سکا۔ بہر صورت میں روحانی طور آپکے جلسے کی رونق دیکھ کر مسرور ہو رہا ہوں۔ خدا آپ کو ہمت طاقت۔ اور استقلال عطا فرما دے آمین!

مجھے اس موقع پر اپنے ہم عمر اور ہم پیشہ حضرات کو واعظانہ پند و نصائح کا دفتر چھیڑ کر تکلیف دینا قطعاً منظور نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی نوجوان کے زندہ جذبات سے لبریز دل کو ضرورت ہے پند کی اور نصیحت کی۔

البتہ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو ان مخلص اور پہلوان بہادروں کو یاد دلاؤں جو قوم کی موجودہ پستی منزل اور انحطاط کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن روئے زمین کے ظالم و چرخ ناساز گار انکے نشانے کو در پے ہے۔

آج جن ہستیوں میں ہم بزرگ ستاروں میں تاریک [illegible] انکی کوششیں ان مشکلات کو شانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن یاد رکھئے کہ آپ کو بھی زندگی میں بہت سی دشوار گھاٹیوں سے گزرنا پڑیگا۔

کیا اس صحرا نوردی کے لئے ہم تیار ہیں؟ اگر تیاری کی ہے تو کس قسم کی؟

کالج کی چہار دیواری کے اندر خوشگوار اور پر لطف زندگی [illegible] ایک جھوٹی زندگی ہے۔ ہماری اصلی زندگی کا [illegible] زندگی ہے۔

[illegible] یہ مادیت۔ تکلفات اور تصنع کی زندگی کا ایک نمونہ اصلی زندگی [illegible] میں چاہتا ہوں کہ اپنے اصلی حالات کا ایک [illegible] اور اپنی قومی اور اجتماعی زندگی کی ایک حقیقی [illegible] رکھئے کالج کے [illegible] ۔ ممکن ہے آپ کو بھی [illegible] لطف نہیں۔ لیکن [illegible] کے مزدور [illegible] لوگوں کو ایک وقت کا کھانا پیٹ بھر کے بھی میسر ہوگا

آپ اور میں ان حقائق سے انکار نہیں کر سکتے ہماری اور انکی خوشگوار زندگیاں انکے افلاس کو چھپانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

لہذا وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہاں تک ہم میں ان مصائب کو برداشت کرنے کی صلاحیت اور استعداد پیدا ہوئی ہے۔

میرا خط اب دانستہ تعمیمون کا اشتہار بن رہا ہے۔ لہذا میں اس سلسلہ کو ختم کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ ایکی انجمن موجود اتحاد انی بھائیوں کا ... طالب علموں کی خدمت ... کرے۔

نوٹ :۔ ... صاحب کو کچھ ... وقت ... بلوچستان جدید کے اوراق کی وساطت سے تمام بلوچستانی اور بلوچ طلبا کے ساتھ اور نوجوانوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ (امین کھوسہ)

کوئی مقدمہ بازی میں، کوئی جوا کی بازجیت میں ہے - اور اپنی قوم اپنی عزت اور اپنے مذہب کا کوئی پاس نہیں۔

افسوس صد افسوس وہ بلوچ جو کسی زمانے میں حکمران اور مرد وفا

تھے - آج وہ اپنے بداخلاقیوں کے بدولت جیلوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ کہاں ہیں ہمارے وہ کونسلر جو ووٹوں کے زمانے میں ہمیں تلقین کرنے آتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ مہربانی فرما کر ہم کو ووٹ دو۔

میرے معزز کونسلرو، کیا تم اپنی کونسلری کی صرف اپنی خوشی نہیں کو کونسلر کہلاتے ہو - یہ کونسلری کی خوشی تمہارے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ یہ کونسلری تمہارا ... جلد از جلد ... وہ اپنے فرائض کا احساس کرو۔ اور اپنے بھائیوں کو جو آج پست اور جاہل ہیں ان کو علم کی طرف توجہ دلاؤ کہ وہ علم حاصل کرکے راہ راست پر آجائیں - اور دنیا میں ایک عزت دار قوم بنکر ہمیشہ آرام زندگی بسر کریں۔

میں اپنے نوجوان بلوچوں اور معزز کونسلروں سے پوری امید کرتا ہوں کہ وہ پوری دیانتداری اپنے قومی فرائض کو سرانجام دیا کرینگے۔

نیازمند
محمد قاسم ولد نور محمد بلوچ
متعلم

پشین کا مستونگ سے شکوہ

(بزبان براہوی از مقطا)

نے شرم اف حیا اف — رہندا نہ حوصلہ اف
(شرم نہیں حیا نہیں — رندانہ حوصلہ نہیں)

نے هلنٹ اری دوا اف — دهوکہ اری وفا اف
(تیرے ... ہے دوا نہیں — دھوکہ ہے وفا نہیں)

مستونگ انت مس نے
(مستونگ تجھ کو کیا ہوا)

شرم مس ... — دشمن نے خلك تهدا
(اگر تجھ کو شرم ... — دشمن نے تم کو ٹھوکر ماری)

نی ای زمین لگدا — میری دانا گدا
(تو اے زمین ... — اس کی ... توڑ دے)

مستونگ انت مس نے
(مستونگ تجھ کو کیا ہوا)

عبدالصمد کنائے — تین توں الشت جائے
(عبدالصمد میرا ہے — ... انکو اپنے میں ...)

عبدالعزیز نائے — تین توں ترك جائے
(عبدالعزیز تیرا ہے — تو انکو اپنے میں جگہ دے)

مستونگ انت مس نے
(مستونگ تجھ کو کیا ہوا)

بیگانہ جائے مچھ ھم — ھم مچھ ناك عالم
(مچھ بھی بیگانہ جگہ ہے — مچھ کے رہنے والے بھی بیگانہ ہیں)

کیرانت کردنا غم — کشرانتہ پیکدم
(کردکا کیا غم اٹھانا — اسلئے تو انکو فورا نکال دو)

مستونگ انت مس نے
(مستونگ تجھ کو کیا ہوا)

بلوچ بھائیوں سے پرزور اپیل

میرے عزیز بلوچ بھائیو!
آج دنیا بھر میں جتنی قومیں ہیں۔ ان سب کے پست اور نیچے علم حرف ہماری قوم ہے۔ سب قومیں ترقی کی راہ پر لگی ہوئی ہیں۔ اٹھو! اٹھو! جلد از جلد اس خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اگر تم کو دنیا میں عزت سے رہنا ہے تو علم حاصل کرو۔ اور اتفاق و اتحاد سے رہو اور فضول خرچی چھوڑ دو۔ آئندہ آنے والی نسل کے بارہ نے خرچ کرنا اپنے آپ کو افلاس اور قرض کے تباہ کن گڑھے میں ... بلوچو! میرے عزیز بلوچو! خدا کے لئے اٹھو اور خود کو دنیا میں ایک باعزت قوم بنا دو - جیسا کہ ... دیکھو کوئی جیل خانے میں ہے

... بستی ... جیسے ... کا پاس ... نجات ... آگ جل ... تیری ... زندان کیرا ...

مچھ کا پشین کو جواب

(بزبان بلوچی از عنقا)

پشینِ شکوہ تو رنجی دلا را — نیچی ھر گز زیادہ صبر ما را

پشین کا شکوہ دل کو دکھاتا ہے — اب اس سے زیادہ ہم سے صبر نہیں ہو سکتا

ھمّا بگشان کہ دل گشی تنؔ — پشین را پشینِ عالما را

یہی کہو نگا جو دل کہتا ہے — پشین کو اور پشین کے رہنے والوں کو

تو مستو نگیں بگش عبد العزیزا — تو سوچ و فکر کن چیزی ... کا

تو عبد العزیز کو ... — تو خدا کے واسطے کچھ سوچ اور فکر کر

پنیرا چہ گوے تا اسپینسٹ — بلوچستان گشی بولان مارا

پنیرے لیکر سپینزنڈ تک — بلوچستان ہم کو بولان لگتا ہے

تو چیّم بوچ شرّی بگند ش — پدا ببگند گش مچھ را مارا

تو آنکھیں کھول اور اچھی طرح دیکھ — اور ... مچھ ... کہہ دیا

کجا نند ینت دُرسین قوم گُردِ — کجا الو گنت گرد ... گارا

کہاں رہتی ہے گرد کی ساری قوم — اور کہاں ہے گرد کے سردار کا گھر

منا مستر چہ بولانِ دھاتان — عزیز چاگ حقین منا را

میں ہوں بولان کے تمام دہاتوں سے بڑا — اور مجھے عزیز کو اپنے میں رکھنے کا حق ہے

منی فرزند دلبند و چراغن — مروچی زیرگیئن ڈک منا را

وہ میرا فرزند ہے دلبند ہے اور چراغ ہے — آج ... تمام دکھ مجھے اٹھانے چاہئیں

من چہ جنہا دوست داران — دیان ھر گز نہ گردِ من شما را

میں تمہیں سے بھی زیادہ اسکو عزیز سمجھتا ہوں — میں گرد کو ہرگز تم لوگوں کو نہ دوں گا

فریاد مظلوم بدرگاہ مظلوم نواز خدائے قادر ولا یزال

(از ... زادہ میر غلام محمد خان ...)

اے خدا ... کے مالک اے تعز ... تشاء و تذل من تشاء کے کہنے والے۔ اے مظلوموں کی زاری سننے والے۔ اے ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے والے سن میری داستان میری فریاد کو پہنچ ...... میں ایک عاجز ... ضعیف مسن بیمار بار بار پرخون ... ظالموں کا ستایا ہوا قوم کے درد کا مارا ہوا بحالت زار تیری بارگاہ میں گریا ... اکھڑا ہو گیا ہوں۔ پیشانی گھستا اور ناک رگڑتا ہوں ۔۔۔ تو عظیم الشان قوتوں والا ہے فرعون کو غرقاب اور قارون کو تہ خاک کرنے والا ہے ابراہیم پر نمرود کی آگ تو نے ٹھنڈی کی یوسف کو زندان سے نکالکر تو نے عزیز مصر بنایا۔ نوح کو اس سیلاب عظیم سے تو نے بچایا بلوچستان میں بھی تیری مخلوق بستی ہے تو انہی کا شان خالق کو دیکھ بلوچستان کے باشندے تیرے پیارے حبیب کے امتی ہیں ۔ تو اپنے حبیب کا پاس کر ۔۔۔ نجات دے الحکو ظالموں کے تباہ کن گرفت سے نجات دے! بجھا دے ان پر جو ظلم آگ جل رہی ہے۔ بجھا دے ۔۔۔ تیری بنائی ہوئی کائنات میں ایسے زندان کیوں رہیں۔ جنکو ... بد ...

... کی تمیز نہیں۔ ایک ... کی محبت کا لازم ہے اور دوسرا مذہب اخلاق کا مجرم ہے۔ لیکن دونوں کے لیے ایک ہی تنگ و تاریک کوٹھڑی ہے ... ... نصیب ہے ... یکساں ہے اے انصاف کو پسند کرنے والا قہار اپنی قہرانی طاقتوں کو کام میں لا اور ایسے زندان اور زندان سازوں کو تہ و بالا کر دے غارت کر دے۔

زندان کی حالت میر خان عبد الصمد خان اچکزئی کے خیالات

... کے گرم بازار ... مبارک ... عبد الصمد خان ... ... تنہائی اور ... سکون کے حصول کا ... مسائی ... بجھے ... بر مجبور ہوتی ہے ... سوال پیدا ہوتا ہے ... اور ... نوح ... اور دیگر انبیاء پر ... لیکن میں جب واقعات پر نظر ... ہوں تو ... حیران رہتا ہوں ... آخر وہ کونسی ...

ہم نے بھی عید منائی!

ہم حرمان نصیبوں جلا وطنوں اور پردیسیوں نے بھی عید منائی۔

مہربانیاں ہیں کہ اس نے اپنے حبیب، کلیم، خلیل روح پرور دا رکھیں کوئی صلیب پر لٹکا تو کسی کے سر آرے چلے۔ کسی کو بیٹے کی قربانیاں دینی پڑیں تو کسی کی عمر بنی اسرائیل کے ریوڑ کو چراتے چراتے دشت و بیابان میں گذری۔ کسی کو اپنے بچے ویران اور سنسان جنگل میں چھوڑ نے پڑے تو کسی کو ۵۰ برس کی لمبی عمر پا کر بھی اپنے وطن کا دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ کسی نے بھی باپ کے اور لوگوں کا طعن و تشنیع سہتے سہتے عمر گذاری تو کسی کی آنکھیں بیٹے کے غم میں سفید ہوئیں۔ کون ان کے عزیز تریں نبی کا وہ حال، کہ تمام عمر لوگوں سے بھلا برا سنتے۔ ویرانیاں جھیلتے، قتل کئے جانے کے خوف سے راتیں گذاری۔ اپنے پیارے چچے کو قتل ہوتے دیکھا اور اس کو مثلہ بھی دیکھا، تیس ایک روز ہوئی۔ اونٹ کی سواری گھوڑے سے زیادی، کبھی جھونپڑی کبھی آراستہ مکان سے زینت بخشی ہوئی۔ غرض کیا کیا کرامت بادیوں پر کیا گذری — روداتوں کے سوا اور کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

اول یہ کہ ان قوموں کے رہنماؤں کا مشن پورا ہو کر رہتا ہے لیکن بعضوں کا حین حیات میں اور بعضوں کا بعد از ممات مشن پورا ہوتا ہے۔

دوئم یہ کہ ان پیچھے قومی رہنماؤں کو ان تمام تکالیف کے عوض سکون قلب ملتا ہے۔ جو خدا کا بڑے سے بڑا انعام ہے۔

— . —

خیر مقدم اخبار بلوچستان جدید

(از شیر علیخان آغا علی زئی المتخلص بعلیؔ از سبی بلوچستان)

روز میمون ساعت خوش شد ہو یا ہمچو عید — گردش افلاک رفت آمد بلوچستان جدید

بالطف حق گوش ہوش آمد این نوید — بر بلوچستان درخشان شد عجب نجم سعید

افتتاح باب [illegible] بحکم رب — آخرش ریحان بدست آمد پس از مدت مدید

فضل مولا شامل حال [illegible] — شد عجب اخبار ما از چاپلوسی ہا بعید

بر گلستان بلوچستان نسیمے آمدہ — حالت پژمردہ ما را باید و ہم شنید

ہمت عنقائے ما را باد صد ہا آفریں — گر وجیب قوم مجبورش محن از کس ندید

اے علیؔ ورد زبان کن مصرع حافظ مدام

ابر آزادی بر آمد باد نوروز ی وزید

پوچھو تو بتلاؤں کیسے؟ مگر دل پھر سنو اور اس دل سے جس کے پہلو میں درد ہو۔ جو مصیبت زدوں کے نالوں پر بے قرار ہو جاتا ہو۔ جو اپنے عزیز بھائیوں کی جدائی میں اشکبار ہو سکتا ہو۔ جسے وطن سے باہر وطن کی یاد رلا سکتی ہو۔ ہاں ہم نے عید منائی — بھلا کیا بتاؤں؟ کس کو بتاؤں؟ کیسے بتاؤں؟ کوئی دوست نہیں۔ کوئی غمگسار نہیں۔ اہل وطن خوش ہیں، شاد ہیں۔ آباد ہیں۔ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ہنستے ہیں۔ بولتے ہیں۔ کھاتے ہیں۔ پیتے ہیں۔ ہم کس سے بولیں۔ کس سے خوشیاں منائیں۔ کس کو عید مبارک دیں۔ کوئی اپنا نہیں۔ سب بیگانے ہیں۔ شہر۔ اسکی آبادی اسکی رونقیں۔ اسکی پہچان سب کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ عید کا دن ہے۔ اور ہم حسرت سے لوگوں کی خوشیاں دیکھتے ہیں۔ ہاں ہم نے بھی عید منائی۔ مگر سوگوار کی مانند۔ دلفگار دل کی طرح۔ ٹھیک اس انسان کی طرح جسکی تمام حسرتیں مدفون ہو چکی ہوں۔ جسکی خوشیاں ہمیشہ کے لئے موت کی خواب سو چکی ہوں۔ اور جسکی شادمانیاں لوٹ لی گئی ہوں۔

ہاں ہم نے بھی عید منائی ——— سچ کہتا ہوں منائی۔ واللہ منائی۔ اپنی بیکسیوں اور اہل وطن کی بے حسیوں پر خوب آنسو بہائے۔ دل کا بخار نکالا۔ دل ٹھنڈا ہوا طبیعت ٹھکانے لگی عید کا لطف آگیا۔ ہاں ہم نے بھی عید منائی۔

(ادارہ)

عید قربان

دنیائے اسلام کا تیوہار اور وہ بھی مبارک۔ اور ایسا مبارک جسنے اسلام کو زندہ رکھنے اور اسکی شان کو دوبالا کرنے میں دنیا کے وسیع سٹیج پر ایک عظیم الشان ڈرامہ کھیلا۔ اور جب تک دنیا باقی ہے اس سے کشت اسلام کی آبیاری ہوتی رہیگی۔ قربانی اور وہ بھی اسلام کے سرفروش فرزند کی۔ والدین کی اطاعت کرنے والے اور خدا کی راہ میں سر دینے والے نے ذبیح اللہ کا لقب پایا۔

اسلام کی آئندہ آنے والی نسلوں کو ایثار و قربانی کا ایک نہ بھولنے والا سبق پڑھایا۔ یہ ہے قربانی اور یہ ہے اسکی شان۔ کاش اس سبق پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اب بھی اسلام کے فرزند ہوں۔ پھر دیکھیں کسطرح ایکدفعہ اور اسلامی پرچم دنیا پر لہرانے لگتا ہے۔

غریبوں کی عید

— . —

اللہ کی وسیع دنیا میں غریب بھی بستے ہیں جن کو پیٹ بھرکھانے کو روٹی کا ٹکڑا اور تن ڈھانکنے کو چادر کا ٹکڑا مشکل میسر نہیں آتا ہے۔ وہ [illegible] ہیں۔ [illegible] اور ان کو خدا نہیں دیتے انہیں جو کچھ اور جس قدر دیا جاوے اسی پر صبر [illegible] ان کا عید [illegible] عید کرتے ہیں اور اس [illegible] اور اچھا پہننے کو [illegible] پیٹ بھر کھاتے اور اچھے کپڑوں [illegible] جا سکتے ہیں۔ تو ان کی خوشیاں [illegible] جاتی ہیں۔ [illegible] کرنے لگتے ہیں کہ دنیا کے عیش و آرام دولتمندوں کا حصہ ہے۔ وہ اپنے خدائے غریب اور اپنی زندگی پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ تاہم [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

حل طلب معمہ

دس روپیہ انعام

دائیں سے بائیں

۱- بلوچستان کا ایک تمندار۔
۲- ہندوستان کا ایک لیڈر۔
۳- مضبوط کرنے والا۔
۴- آدھا۔
۵- ماں۔
۶- شہر۔
۷- نیک۔
۸- [illegible]
۹- دوزخ۔
۱۰- [illegible]
۱۱- [illegible]
۱۲- علامت اسم فاعل (عربی)۔
۱۳- بازیگر۔
۱۴- تعمیر۔
۱۵- زمین۔
۱۶- [illegible] زمینداری۔
۱۷- دودھ۔
۱۸- جرمنی کا برسر اقتدار فرقہ۔
۱۹- [illegible]
۲۰- [illegible]

۲۱- بیدار ہونا۔
۲۲- نفع۔
۲۳- پیشاب جاری کرنے والی چیز۔
۲۴- کسی چیز کا اندازہ لگانے والا۔
۲۵- درخت۔
۲۶- ایک حیوان۔
۲۷- گندہ۔
۲۸- چادر۔
۲۹- ایک مشہور شہر۔
۳۰- روشنی۔
۳۱- بہاؤ۔
۳۲- بلوچستان کی ایک قوم۔

اوپر سے نیچے

۱- ایک قوم۔
۷- بیماری۔
۸- دکھ۔
۹- روز۔
۲۲- ایک عضو۔
۲۵- رونق۔

۶۱	۵۸	۵۶	۵۵	۵۲	۵۱	۵۰	۴۸	۴۶	ع	۳۹	۳۶	۳۳	۱
د	ا	ز	ا	ا	م	ا	ل	ء	ل	ا	ق	ب	۲
X	م	ہ	X	م	ی	۴	X	ہ	X	م	ز	ا	۳
X	ع	ف	۸	X	د	ع	۷	X	۴۳	X	X	ل	۶
X	X	X	ر	۵۴	ق	ب	ل	ا	ز	۴۱	۹	X	ج
X	۵۹	۵۷	د	غ	ا	۱۱	X	X	ف	و	ن	۳۴	۱۰
۶۲	و	۱۳	X	ی	ر	ا	۴۹	۴۳	X	X	X	ل	۱۲
ن	ب	۱۴	X	ر	X	ل	۱۶	X	۴۲	۴۱	۳۷	۲	۱۵
د	ذ	ا	۲۰	X	۵۳	۱۹	X	ی	ز	ا	۱۸	X	و
ر	د	۲۳	X	X	د	ق	۲۲	X	ا	ل	گ	۲۵	۲۱
X	X	ب	X	ت	ا	د	ر	د	۳۳	X	X	X	X
۶۳	۶۰	ی	۲۷	X	ر	۲۶	X	X	X	۴۲	۳۸	ب	۲۵
ن	ا	ل	ی	۲۹	X	ا	X	۴۷	۴۵	ا	گ	ر	۲۴
ت	۳۲	X	ز	X	ی	ن	ا	و	۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳

۲۸- ایک فرنیچر — ۳۳- سعیت — ۳۴- خالی جگہ — ۳۵- عزت — ۳۶- جبل — ۳۷- گونگا — ۳۸- ثواب — ۳۹- اسم — ۴۰- ضمیر اشارہ
۴۱- جاپانی سکہ — ۴۲- ضمیر مخاطب — ۴۳- بجلی — ۴۴- [illegible] والا — ۴۵- مذکر — ۴۶- داغ — ۴۷- عدد — ۴۸- پہلوان — ۴۹- عدد
۵۰- مجبوس زنگ — ۵۱- [illegible] رکھنے والا — ۵۲- [illegible] — ۵۳- [illegible] — ۵۴- پرائے — ۵۵- ہم — ۵۶- بہت بولنے والا — ۵۷- مشہور شہر — ۵۸- سننے والا
۵۹- نقاب — ۶۰- تنگ — ۶۱- ہتھیلی — ۶۲- ہیں — ۶۳- عدد

نوٹ:- ۱- تمام حل معمہ جات کے لفافے پر "معمہ اخبار" کے نام ۳۰ اپریل [illegible] تک ضرور آجانے چاہئیں۔
۲- ایڈیٹر کا فیصلہ قانونی طور پر قطعی ہوگا۔

عید مبارک!

اسلام کے سچے اور جان نثار فرزندوں کو عید مبارک — عید مبارک ان لوگوں کو جو اپنے پاک اور مقدس مذہب پر جان کی قربانی کو کھیل سمجھتے رہیں — عید مبارک ان لوگوں کو جو آزاد ہیں — اور جن پر ان کی مہربانیاں اور نعمتیں ارزاں ہوئی ہیں — عید مبارک ان لوگوں کو جو حق پرست ہیں — اور دنیا کو پیغام حق دیتے ہیں — جن کی گردنیں سوائے بارگاہ خداوندی کے کسی کے آگے نہیں جھکتیں — عید مبارک ان لوگوں کو جو اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں جو دکھے دلوں کو تسکین دیتے ہیں — جو درد رسیدوں کا غم غلط کرتے ہیں — عید مبارک ان لوگوں کو جو محتاجوں کی مدد کرتے ہیں

جو یتیموں اور بے کسوں کی پرورش کرتے ہیں — عید مبارک ان لوگوں کو جو [illegible] اولاد اور قوم کی [illegible] — عید مبارک ان لوگوں کو جو [illegible] — عید مبارک ان لوگوں کو جو [illegible] وطن [illegible] — عید مبارک ان لوگوں کو جو مادر وطن کی پرستش کرنا مقدم سمجھتے ہیں — جو بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا اپنا فرض سمجھتے ہیں — جو نیکی کرنا اور دوسروں کو [illegible] دینا جزو ایمان تصور کرتے ہیں — عید مبارک

بلوچستان کے [illegible] گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی — اور [illegible] عبدالعزیز [illegible] جو خدمت وطن کے جرم میں [illegible] جیلوں میں [illegible] — عید مبارک [illegible] کی مظلومیت [illegible] — عید مبارک ان عزیزوں کو جو عید کے دن [illegible] ایک آہ سرد بھر لیتے ہیں اور بس

عید مبارک

بلوچستان کی قومی تحریک کے علمبرداروں کو

عید مبارک

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان اور عید

دنیائے جدید کے نظام پر اگر ایک عمیق نظر ڈالی جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج ہزار خرابیوں کے بعد دنیا میں حالت پر [illegible] ہے۔ اسلام [illegible] سو سال پہلے پیش کر چکا ہے۔ آج دنیا کے [illegible] نوفنیں بلاتے ہیں۔ انجمنیں بناتے ہیں۔ جلسے [illegible] کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہزاروں روپیہ خرچ کرنے اور [illegible] کے بعد نہیں بلکہ چند لوگوں کو جمع کرنے میں [illegible] ہیں۔ [illegible] کے حرف [illegible] ایکے تیوہاروں

کو ہی دیکھ لیجئے۔ کہ کسی اعلان کی ضرورت نہیں۔ پروپگنڈے اور اشتہار بازی کی حاجت ہیں۔ گرد و نواح کے ہزاروں انسان اس دن ایک جگہ پر جمع ہو جاتے ہیں مگر وائے بدبختی آج مسلمانوں نے ان تیوہاروں کے حقیقی اغراض و مقاصد کو بھلا دیا ہے ان کے نزدیک اب نئی برق لباس پہننا۔ زردے پلاؤ اڑانا۔ تن سنوار کر عیدگاہ جانا دوگانہ ادا کرکے چند واقف کاروں کو عید مبارک کر دینی۔ گویا [illegible] عید کا مقصد رہ گیا ہے۔ حالانکہ اسلام نے اسکی بنیاد اس لئے ڈالی تھی کہ دوران سال میں گرد و نواح کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اپنی حالت پر غور کر سکیں۔ یہ تو ہوئی عام مسلمانوں کی غفلت مگر بلوچستان کے مسلمان اس دن جوئے اور رنڈی بازی کے افسوسناک مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ اور عید کے دوسرے یا تیسرے روز زیارت کو ہی پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہاں پر بھی اپنی نا پاک مشغل کا بدستور رہتا ہے۔ خدارا [illegible] بلوچستان کے مسلمانوں کو تباہ ہوئے جا رہے ہو۔

شکاری صاحبان کو خوشخبری

جناب من ہمارے یہاں پر سامان متعلقہ شکار خصوصاً رائفل۔ بندوق۔ کارتوس ہر ایک قسم ولایت سے براہ راست بڑی کافی تعداد میں آتا ہے [illegible] ہمارے نرخ بمقابلہ دوسرے کارخانوں کے نہایت ہی ارزاں ہیں۔ آپ ضرور ایک دفعہ آزمائش [illegible]

کارتوس ڈبل نل کارخانہ ایلی ١٢ بور (L. G. G. [illegible]) نہایت اعلیٰ قسم فی صدی		للعہ ١٣
ایلی کارخانہ گرانڈ برکس ڈائمنڈ سموکلس بارود ١٢-١٦-٢٠ بور	،،	١١
برٹس سموکلس ١٢ بور		
ونڈسر ولایتی بھرے ہوئے ١٢ بور سموکلس بارود کے	،،	[illegible]
ڈائنہ سموکلس بارود جو کہ نہایت طاقت ور ہیں ١٢-١٦ بور	،،	[illegible]
لیجیا بڑے پیتل کے سموکلس بارود ١٢ بور	،،	[illegible]
بندوق یکنالی امریکن ٢٢ انچ نالی ایکمدد ١٢ بور	،،	للعہ ٣٥

بندوق دونالی ولایتی مشہور کارخانہ ڈلین گن کمپنی برمنگھم و لنڈن ١٢ بور ٢٣ انچ نالی فی عدد [illegible] و [illegible] [illegible]

اسکے علاوہ ہمارے دیگر ولایت کے مشہور کارخانے کی بندوقیں۔ رائفلیں ہر قسم بہت ارزاں قیمت سے مل سکتے ہیں۔ حاجت مند صاحب خط و کتابت سے نرخ دریافت کر سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ نرخ فری ڈلیوری بلوچستان کے کسی بھی ریلوے اسٹیشن پر مل سکتے ہیں۔

سیٹھ عبدالعلی موسیٰ بھائی اینڈ سنز تاجران بندوق
میرٹ روڈ کراچی شہر

جہاں والیوبی
اچکزئی سٹورس
بلوچستانیوں کی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کرکے اپنی دکان کھولی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیس کی نئی اور بنی دیگر اشیاء تیاری کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں۔ بازار سے آپ کو ہر شے مقابلۃً ارزاں اور بارعایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافان کوئٹہ

نئی خبر

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ آیورویدک یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالی جناب حکیم حاجی عبدالرحمن خان صاحب قندھاری بازار کوئٹہ بلوچستان نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی بھائیوں کی تکالیف کا احساس فرماتے ہوئے "افغانی جنتری" ١٣[illegible]ھ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں سال [illegible] کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے [illegible] نسخہ جات [illegible] ادویہ۔ مفردہ۔ اسرار عطاریہ [illegible] اور [illegible] روحانی دوا خانہ اچھی تفصیل کیساتھ دئے ہوئے [illegible] میں اخلاق۔ تحفہ [illegible] حکیمانہ بحث بھی کی گئی ہے۔ [illegible] کتاب امراض جسمانی کے نسخوں کے ساتھ [illegible] نہایت مفید نسخوں کا بھی حامل ہے۔ باوجود [illegible] قیمت [illegible] رکھی گئی ہے تاکہ تمام بلوچستانی بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار رہیگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بلوچستان جدید بارنس سٹریٹ بندر روڈ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

(45)

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفتہ وار

البلوچستان

الہیات
لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

وطنیات
اقبال

مدیر
پیر بخش نسیم طلوی

معاون
محمد حسین عنقا

شمارہ ۲	یوم یکشنبہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۴	جلد ۱

ذوقِ یقین

یاں وہی ہم ہیں وہی سر وہی سودا اب تک
آرزو بھی ہے وہی ہمکو تقاضا اب تک

وہ سبق آج سکھایا ہمیں مایوسی نے
جو امیدوں نے دیا تھا ہمکو سکھایا اب تک

جب سے ساقی نے کہ رندوں کو مرے چھیڑا ہے
ایک میخانہ ... ہے برپا اب تک

قتل ہے تیرے تو رسوا ہوا ظالم کیونکر
اسقدر تھا میرے کب عشق کا چرچا اب تک

ہم دکھا دینگے زمانے کو کسی دن آخر
وہ جو دیکھا ہی نہ ہماسن نے تماشا اب تک

میری اشکوں سے کبھی رنگِ گلستان ہو گا
وطن اپنا کہ جسے کہتے ہیں صحرا اب تک

کون کہتا ہے اچکزئی کی برائی نہ مراد
کہ فروزاں ہے تحریک کی دنیا اب تک

محفلیں مجھ کو عزیزوں کی بھلا کیوں بھائیں
گرد بیٹھے ہوئے ہیں جس میں تنہا اب تک

تو خبر لادے گلستانِ تمنا کی نسیم
ہوئی مدت کہ گئے ملوٹے نہ عنقا اب تک

پیر بخش پرنٹر و پبلشر نے حمایت الیکٹرک پریس ... سے چھپوا کر دفتر بلوچستان جدید ... کراچی سے شائع کیا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت وار

بلوچستان جدید

حصول اصلاحات کے لئے ایثار و قربانی ضروری ہے

بلوچستان پر گروہ غم ٹوٹ گیا غم ہے　　کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

قوانین فطرت کی رفتار جاریہ کی رو سے ایک قوم جب [illegible] اصول اپنے نکلکر اپنے قومی وجود کو نئے قالب میں ڈھالنا [illegible] ہو جاتا ہے تو ضروری نہیں کہ ساری قوم کی قوم یک لخت اس احساس فطرت کو محسوس کرے۔ اور آغاز کار ہی میں من حیث القوم اسمیں اتر آئے بلکہ یہی ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہیگا کہ اس قوم میں سے ہی چند حساس دل و دماغ کی شخصیتیں اور چند ایک اولو العزم صاحب افکار ہستیاں اس الہام فطرت کو محسوس کرتی اور اسمیں اتر آتی ہیں۔ اس وقت جبکہ قوم کی قوم لعنت غلامی میں گرفتار ہونے کے باعث ذلیل اور خائف ہوتی ہے۔ اور یہ ناصح مشفق اور ہمدرد و غمگسار کو مجنون اور خبطی سمجھ کر اپنے دروازے بند کر لیتی ہیں تو چند فطرت شناس روحیں (جو آثار و علائم سے ہو پیام فطرت کو سمجھ لیتی ہیں) ایثار و قربانی کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر قوم کی قوم کو "دعوت آزادی" دیتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ جابر اور خود غرض استعماری طاقتوں نے ان معصوم روحوں کو انواع و اقسام کی تکالیف دیکر پہچانے میں گویا کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جیلخانے، پھانسی کے تختے اور اپنی قوم شیطانی سزاؤں سے اس خدائی پیغام اور اس دعوت فطرت کو روکنے کی ساعی کی۔ مگر فطرت کی یہ آواز بالآخر گونجکر ہی رہی اور قومیں آزاد ہو کر رہیں۔ بعینہ اسی طرح ہمارے سامنے بھی آج ایک قوم کی، ہاں اس قوم کی جسمیں ذکیہ عربی خون اور اسلامی روح موجود ہے [illegible] اپنی شجاعت اور استقلال کے کارنامے دنیا کو دکھا اور سنا چکی ہے اصلاحات کا مسئلہ ہے۔ ایک طرف سے حکومت ہے جو اصلاحات مانگنے کو بغاوت

کا نام دیکر بر غیر فطری تشدد کو اختیار کر رہی ہے۔ اور چاہتی ہے [illegible] کہ غیور افغان، بلوچ اور براہوی کی زبان، کان، آنکھ تک [illegible] بے اختیار ہیں ہوں کچھ بولنے کچھ سننے کچھ دیکھنے سے محروم [illegible]

[illegible] کے فیصلہ قدرت کی رو سے کروٹ بدلنے والی بلوچستان کی مظلوم قوم کے جاں باز [illegible] عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد و دیگر [illegible] مضبوط، بااثر اور منظم جماعت کے ساتھ بہ ہمت صبر و استقلال کے ساتھ جھیل رہے ہیں۔ ہو جاتے ہیں کہ اس وقت [illegible]

اپنی پوری طاقت سے اور قوم کے چند گرم رو اصحاب [illegible] کو الله ہو لوں کو محبوس زندان کر چکی ہے اور چند پھری ہوئی [illegible] حال یہی ہے جو اصل تو کچھ اور ہیں اور ظاہر اپنے آپکو کچھ اور کرتی تھیں۔ مگر یہ فطرت کی اس ہمگیر اور غیر متبدل تقدیر سے کیسے آنکھیں بچ سکتے ہیں کہ ایسی عارضی فتح و نصرت تو بر سبیل حکومت حاصل کر رہی ہے بہ تشکیک کہ خدا کے رسول بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔ زعون و مومنے، نمرود و ابراہیم، کفار و [illegible] اسلام وغیرہ امثال امیال ہمارے سامنے ہیں یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ وہ قوم کی قوم جو ابتدا میں تقریباً غیر جانبدار اور قدرے خائف و متذبذب رہتی ہے۔ منظم ہو کر اپنے فطری حق کا مطالبہ کرے۔ اور گوسے دکھوسے، مومن و منافق، مجاہد و دنیا کی طمع خرچ کرنے والے مسلمانوں کا فرق ظاہر ہو جائے تاکہ قوم اور مسلمان قوم دھوکہ میں نہ رہیں اور ثابت یہ بھی کہ مسلمان قوم کی زبانی اور جانی ہمدردی کے احتساب کے ساتھ ساتھ انکی قوت صبر و استقلال اور طاقت ایثار و قربانی کو بھی آزمایا جائے پس ہم بجائے افسوس کرنے اور مایوس ہونے کے نہایت نو فخر [illegible] قوم قوم کو بھی پاس، بدول کے موذی مرض سے محفوظ رہنے کی درخواست

کرتے ہوئے انکی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد کے یوں نذر زندان کئے جانے کو کامیابی کے لئے نیک فال تصور کریں۔ وہ دماغ جو "ملکی و غیر ملکی مسئلے" کو پا اور ھنا اور بچھونا کئے ہوئے تھے اصلاحات کے سیاسی خیال کو کفر کے برابر کا خیال کئے ہوئے تھے آج ان دماغوں میں "ملکی و غیر ملکی سوال" کا گذر شاذ و نادر کی سرحدات سے بھی کہیں پرے ہے آج اصلاحات کی خواہش خون حیات بنے ہوئے۔ ہر بلوچستانی نہیں دل و دماغ میں معروف کار ہے یہ حقائق و واقعات پیش خیمہ ہیں اس پوری اور منظم بیداری کے جس نے بگل بردار کو رخم زدن سے بھی پیشتر حاصل کیا ہے۔ اللہ اس محبوب منزل کی راہ میں قربانی و ایثار کا زاد راہ دیدی ہے سے

کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

بلوچستانیوں کا ایک بڑا محسن

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم-ایل-اے کی

قابل قدر خدمات کا اعتراف

خداوند پاک نے فطری طور پر ہر الشان کو رحم و ہمدردی کا پاک جذبہ مرحمت فرمایا ہے۔ مگر اللہ کی وسیع دنیا میں ایسے لوگ بہت کم ملینگے۔ جو مشیت ایزدی کے مطابق خالق کی پیاری مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔

یوں تو ایک مظلوم اور مصیبت زدہ انسان کو دیکھ کر ہر انسان کا دل و جگر ہمدردی و رحم کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے [illegible] میں لانے والا کوئی کوئی ہوتا ہے بدنصیب بلوچستان کی زبوں حالی اور مظلومیت سے کون وہ دل و دماغ ہے [illegible]

ہندوستان [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہاں دس لاکھ انسان کس گمنامی۔ بے علمی، ذلت، افلاس اور جہالت کے تباہ کن گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہری صورت تو بے شک انسان ہیں۔ مگر اور اعتقادات سے اللہ کی بہترین بلکہ افضل مخلوق ہونیکے باوجود نسل انسانی کے لئے ننگ ہیں۔ ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ حاجی صاحب وقتاً فوقتاً ہمارے مطالبات کو اسمبلی میں پہنچا کر حکومت کو داد رسی کے لئے مجبور کرتے رہے ہیں۔ اسمبلی کے دو صوبے اراکین

Yousaf Aziz Magsi Chair

ہندوستان کے اخبارات نے بھی حکومت کو مظلوم بلوچستان کی مظلومیت کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ ہم اس بات کو بھی جانتے ہیں۔ اس وقت تک جو بھی مظلوم بلوچستانی ان کے پاس آیا ہے۔ انہوں نے حتی الامکان اسکی جائز تکالیف کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کی قراردادوں کو حکومت کے کانوں تک پہنچانے والے یہی بزرگ ہیں۔ حال ہی میں اسمبلی کے اجلاس میں بلوچستان کے متعلق انہوں نے [illegible] فرزند تقریر کی ہے۔ جو کسی اور جگہ درج ہے [illegible] ہندوستانی صحیح اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان کو بلوچستان سے [illegible] ہمدردی اور درد کہ بے زبانوں کی تکالیف کا کہاں تک احساس ہے۔ ہم بلوچستانی ان کے ان احسانات سے قیامت تک سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں کہ ہم ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ سوائے اسکے کہ [illegible] ہیں۔ کہ ایک صحیح البیان ہو [illegible] صورت میں انہوں نے قابل قدر مذہبی۔ اخلاقی۔ اور انسانی فرض ادا کیا ہے جس کے لئے ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ پاک انہیں دین اور دنیا دونوں میں کامیاب و کامران رکھے آمین!

ہم اس موقعہ پر ہم اسمبلی کے اراکین اور ہندوستان کے ان اخبارات کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے مظلوم بلوچستان کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔

محترم [illegible] جی صاحب کی تقریر شروع سے لیکر اخیر تک حقائق سے لبریز ہے۔ ان حالات کو پڑھنے کے بعد ایک شخص ٹھیک اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ وہاں کی مظلوم آبادی کہ کن مظالم کا شکار ہو رہی ہے۔ اور پھر ان پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا کیا کچھ کیا جاتا ہے۔ وہاں کا تباہ کن جرگہ سسٹم اور سرداروں کا جابرانہ رویہ بدبخت بلوچستانیوں کو اگر رسوا نہ کرنے کے لئے کافی سے زیادہ نہیں تو منتظم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد کو صرف چند مضامین کی پاداش میں ایسی سنگین سزا دینے کے آخر معنی کیا ہیں؟ بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کو دو تقریروں کے جرم میں گرفتار کئے جانے کو کیا کیا سمجھے؟ ان بیچاروں کی تحریر اور تقریر جو ہندوستانی اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ اگر باغیانہ ہیں۔ تو ان پر کیوں نہیں مقدمہ چلایا جاتا۔ ان کی تحریروں تقریروں میں ایک لفظ بھی باغیانہ ہو۔ تو ہم حکومت کو حق بجانب سمجھیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام۔ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا۔ ایسی روح فرسا [illegible]

پر اثر کوئی دل جلا بلوچستانی تاب ستم نہ لاکر ہندوستان میں بھی اگر کچھ زیادہ کر گذرے تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس قانونی خطے میں بھی اسکے لئے جیل کے دروازے کھل جائیں۔ حالانکہ وہ غریب اگر چلا ئیگا۔ تو انصاف کے لئے بلکہ غرض اور بغاوت کی نیت بالکل اور بات ہے کہ اسکی فریاد لے لے ہو۔ کیونکہ فریاد ہوتی ہی بے لئے ہے۔

ہم حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اصلاحات مانگنا بھی بغاوت ہے جسکے پاداش ان دو مظلوم بیچاروں کو نذر زنداں کر رکھا ہے۔ اگر یہ بغاوت ہے۔ تو ہندوستانی ان جماعتوں اور شخصیتوں کو کیوں نہیں گرفتار کر لیا جاتا! جو بلوچستان کو اصلاحات دیے جانے کے حق میں ہیں۔ اور بارہا مطالبہ کر چکے ہیں۔ آخر حکومت کب تک بلوچستانیوں کا گلا گھونٹ کر ان کی داد بھری چیخوں کو دبائیگی۔

عقل مندی اور انصاف پسندی کا یہی تقاضا ہے۔ کہ مظلوم بلوچستانیوں کے جائز مطالبات کو تسلیم کر کے ان کے [illegible] جرم بھی کی جائے۔

[illegible] اسمبلی کے دوسرے اراکین سے التماس [illegible] کے مقدس ناموں پر [illegible] آخر بلوچستان میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ [illegible] جیلوں میں پڑے سڑا کرینگے؟

اور کب تک حکومت بلوچستانیوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھیگی؟

ہم حکومت سے ایک اور دفعہ صرف یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہر صورت میں بلوچستان کو اصلاحات دیے جانے کے لئے ہندوستان کے کونے کونے سے آواز اٹھ رہی ہے۔ وہاں کی تمام جماعتوں نے ایک عرصہ سے اس کی حمایت کی ہے۔ اور بلوچستان کے نوجوان بھی ایک عرصے سے کامل امن پسندی اور سلامتی روش کے ساتھ اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تو آخر وہ کیا ہے؟ جو حکومت نے چپ اختیار کر رکھی ہے۔ جس سے معلوم ہو جائے کہ بغاوت۔ شورش۔ یا اور کسی قسم کا مظاہرہ بلوچستان کے نوجوانوں کے پروگرام سے بالکل باہر ہے۔ وہ جس طرح چاہے ان کو آزمائے۔ مگر اصلاحات حاصل کرنے کی راہ میں وہ ہر تکلیف اور مصیبت کامل صبر اور اطمینان کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر جس وقت تک جب حکومت ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کریگی۔ لہذا ایسے حالات میں حکومت کو بھی چاہئے۔ کہ ان آفت زدوں کو آزمانے کی بجائے ان کے مطالبات پر ٹھنڈے دل سے غور کرے اور جو کچھ حاجی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے اسکے پیش نظر بلوچستانیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارا اس مشورے کو حکومت ٹھکرانے کی بجائے قدر کی نگاہ سے دیکھیگی اور ہندوستان بھر کی تمام وہ گروہ جو بلوچستان اور بلوچستانیوں سے ہمدردی [illegible] [illegible]

تفریحات

گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

غازی کہلاتے کم نہیں ہم کہ کردار کے نہیں گفتار کے۔ وطن دوست مغرب پرست کی رگ حمیت جو پھڑک اٹھی۔ تو پھسل کر کچے بھی گئے۔ [illegible] زادی [illegible] بہت سی پانچ پیسے دہاڑیے دلی ملک عدم نہیں ملک و گوند ہو گئے۔ اور جو [illegible] اور بالآخر [illegible] کے عالم میں بھٹ سے ایک سلسلہ کسی قومی اخبار کے ایڈیٹر کے نام لکھ ڈالا۔ بیچارے ایڈیٹر کو کیا معلوم کہ جو جتنے میں برستے نہیں۔ گفتار کے غازی کردار کے غازی نہیں بن سکتے۔ بھلا [illegible] سمجھے جائے۔ چلئے بھلے شریف آدمی کی نسبت ایسا شبہ ہی کیا ہو سکتا ہے کہ ختم زمانے میں بھی قوم وطن پرستی ودیعتی امین کو لیبیسکن گی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وہ اللہ کے بندے نے کمال شکریے کے ساتھ وی۔ پی۔ [illegible] وی۔ پی لے کے سمجھتے ہی حضرت پر جنون بالائی ہو گیا سب کچھ ہی تو بھول گئے اور [illegible] ہو گئے تھے۔ بھری جوانی چھوٹ گئی۔ اور [illegible]

ع قسم و شکان بود

[illegible] وی۔ پی واپس کر دی۔ مگر اکی ذہنی جانی کے بھی کیا کہنے کمیا! تو ہو گیا غائب ہو گئے۔ [illegible] اور [illegible] کے بنڈل کو بنڈل سمجھے۔ اور ہمارے مینیجر کا دماغ ہی تو چاٹ رکھا ہے حق مغفرت کرے۔ چاچہ غالب بھی کیا خوب فرما گئے ہیں:-

"تاجہاں باشد بہادر شاہ باد"

[illegible] بہادر شاہ ہوئی ہو تو چاہے سے بالا جوڑی ہے۔ لہذا ہم بھی [illegible] جو ایسے غازیوں کو دور سے سلام کرتے ہیں:-

"تا بشین نقش [illegible] محوم باد"

بلوچستان جدید کے عید نمبر کا [illegible]

بلوچستان جدید کے عید نمبر میں جو معمہ شائع ہوا ہے غلطی سے اس کا حل بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ وہ ایسی دوسرے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے ہماری گذارش ہے۔ کہ عنقریب اسکی بجائے ایک اور معمہ پیش کیا جائیگا۔

مینیجر

Yousaf Aziz Magsi Chair

دہقانی دوشیزہ!

(از جناب ملا یوسف صاحب صحرائی سروری سابق [illegible] آباد)

نفسیات شباب کا نظریہ یہ ہے کہ ہر عورت اپنے [illegible] شباب میں حسین ہو جاتی ہے۔ مگر مرد کی نگاہیں تو ہمیشہ چہرہ کی رعنائیوں میں جذب [illegible] ہوتی ہیں۔ وہ تو صبح ہونٹوں کو تبسم اور مست آنکھوں [illegible] ہیں۔ وہ تو صبح عارض پر شفقی رنگ کو تاک [illegible] ہیں!! ــــــ مگر دہقانی لڑکیوں پر نظر [illegible] شاعر کا حقہ نہیں کر سکتا ــــــ

میری زندگی [illegible] وہ کس قدر [illegible] تھا۔ جب ایک الھڑ دہقانی دوشیزہ [illegible] پانی بھرتی تھی۔ اسکی آنکھوں میں اک کیف آفریں وجاہت تھی۔ [illegible] نسائیت کا حامل! ابھرتے ہوئے شباب کی [illegible] اسکی آنکھوں کو شہابی اور اسکے صندل فام چہرہ کو گلابی کر دیتی تھی۔ اسکی [illegible] الھڑ پن نے مجھے مجبور کیا کہ اسکے حریم شباب [illegible] اعتراف کروں ــــــ اور [illegible] اشعار آرزومندی کا نتیجہ ہیں! مگر مجھے اعتراف ہے کہ قدرت کی تصویر انسانی کو قلم سے پوری نہیں اتر سکتی! جرمن [illegible] ہورکیس کا نظریہ ہے کہ تصویر میں خواہ وہ مصور کی بنائی ہوئی ہو یا شاعر کی کوئی بات موزونیت کے خلاف نہ ہو ــــــ نہیں کر سکتا [illegible] میں کامیابی سے ہمکنار ہوا ہوں یا نہیں؟؟ ــــــ

یہ چند اشعار اپنے محترم آقا شجیع بلوچ نواب محمد یوسف علی خان عزیز مگسی دام اقبالہ کے نام نامی پر معنون کرتا ہوں ــــــ

گر قبول افتد زہی عز و شرف

اے دختر صحرائی دوشیزہ دہقانی — تیری [illegible] بلا کی
آنکھیں تری [illegible] انداز ترے سادہ — [illegible] میں گویا [illegible] بادہ
ہونٹوں کے تبسم کی [illegible] پہ تو آتی ہے — بھیگی ہوئی نظروں میں کچھ دیکھتی جاتی ہے
میلا سا دوپٹہ ہے [illegible] پرانی سی — [illegible] چھپائے جوانی سی
[illegible] میں جھکی ہے تیری نظر نیچی — [illegible] آنکھیں ہیں [illegible] مگر نیچی
[illegible] حکومت ہے غرور کی [illegible] بھی — [illegible]
[illegible] کی کتاب پر [illegible] اور [illegible] سکھیاں — ان [illegible] رعنائی کے [illegible]
لیکن کوئی منظور جذبات جوانی ہے — [illegible] چہرہ عصمت کی نشانی ہے
[illegible] فطرت ہے [illegible] سادہ ادا تیری — [illegible] اللہ رے حیا تیری
تو آنکھ اٹھا کر بھی کرتی نہیں نظارہ — [illegible] اپنی ہی [illegible] ستارہ!
گگری وہ بھری تو نے رکھا ہے سر پر — [illegible] رخ انور پر
کرتی ہے [illegible] اٹھلائی ہوئی چالیں — وہ تیرا لچکنا وہ [illegible] ہوئی چالیں
جب بوجھ سے تو [illegible] لچکتی ہے — [illegible] کی صورت [illegible] ہی چھلکتی ہے

بالا کی کئی بوندیں گرتی ہیں تری صبح پہ — اس [illegible] ہے تو اکثر
خوشی کی [illegible] تیری جوانی بھی — [illegible] طالب [illegible] ہوا پانی بھی
[illegible] تو ہے — جب جاتی ہے کھیتوں میں کھیتوں کی [illegible]
[illegible] کہسار میں گھر تیرا — [illegible] برگ شجر تیرا
[illegible] طالب ہیں [illegible] کے — [illegible] ہیں تکلم کے
خاموش تری دنیا اور [illegible] تو ہے — [illegible] تو ہے
دنیا کے تمدن میں [illegible] — [illegible] کے بیکار [illegible]
[illegible] — [illegible]
جو کچھ ہے سکون [illegible] حاصل — [illegible] دنیا [illegible] ہیں کل
تو [illegible] زندگی کی [illegible] دلکش — [illegible] کی کہانی [illegible]
[illegible] — [illegible] مسرور [illegible]

صحرا کی گر ہے تجھ سے ک ربط بیابانی!
دوشیزہ فردوسی، دوشیزہ دہقانی!

عورت

عورت! تو بے شک اللہ کی افضل مخلوقات کا بہترین تحفہ ہے [illegible] دنیا والوں کی پاک ترین [illegible] ہیں۔ تو اسلئے اور [illegible] کے گلے کا ہار [illegible] ہے۔ تجھے اللہ [illegible] کی ہو کر رہے۔ یا کسی کو اپنا کر کے چھوڑ دے۔

عورت! تو محبت ہے۔ وہ محبت جسکا نام فطرت ہے۔ وہ فطرت جسے خدا کہتے ہیں۔ محبت تیری فطرت ہے۔ محبت [illegible] عادت ہے۔ محبت [illegible] ہے۔ [illegible] تیرا ایمان ہے۔ [illegible] چلنا۔ تیرا سونا۔ تیرا اٹھنا۔ تیرا بیٹھنا۔ تیرا بولنا۔ تیرا ہنسنا۔ تیرا روٹھنا۔ تیرا جھگڑنا۔ تیرا الجھنا۔ تیرا [illegible] محبت [illegible] رکھنے والی۔ محبت پر مٹنے والی تو اور صرف تو ہے۔ محبت کرنا [illegible] محبت کرنا تیری زندگی کا مقصد ہے۔

عورت! اس دار المحن کو رشک جنت بنانے والی تو ہی ہے [illegible] تو اگر نہ ہوتی تو دنیا والوں کے لئے جنت قفس ہو جاتا۔ دنیا کی ہر خوشی [illegible] ویران کر دیتا۔ دنیا مصیبت کا گھر۔ عذاب و آلام کا گہوارہ ہو کر رہ جاتی۔ دنیا میں جاذبیت اور دلچسپی تمام کو نہ ہوتی۔ غرضیکہ آرام و راحت۔ [illegible] خوشی۔ عشرت و آسودگی اطمینان و سکون بے معنی [illegible] ہو جاتیں۔

عورت! تو وہ بہار ہے۔ جسے خزاں نہیں۔ تو وہ شگفتہ گل ہے جو کبھی مرجھا نہیں سکتی۔ تو وہ گل تر ہے۔ جو ہمیشہ شاداب رہتا ہے۔ تو وہ خزانہ ہے جو ختم ہوتا نہیں جاتا۔ تو ایسی صبح ہے جسکی شام نہیں۔ تو وہ ابتدا ہے جسکی انتہا نہیں۔ تو وہ نشہ ہے جسے اترنا نہیں۔ تو وہ امید ہے۔ جو کبھی ٹوٹتی نہیں۔ تو وہ خزانہ ہے جسے چوری کا خوف نہیں۔ تو وہ مسرت ہے جو ہمیشہ رہتی ہے تو وہ خوشی ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

عورت! ہاں! عورت!! دنیا میں اس لئے آئی کہ دنیا والوں کے دلوں پر حکومت کرے۔ دنیا سلاطین نے بلاشبہ دنیا کے [illegible] پر حکومت کی ہے۔ مگر عاقل سے عاقل۔ دانا سے دانا۔ بہی خواہ سے بہی خواہ۔ ظالم سے ظالم اور جابر سے جابر بادشاہ بھی دنیا والوں کے دلوں پر حکومت نہیں کر سکا۔ ان پر حکمرانی کرنے والی۔ ان کو اپنا بنانے والی ان کو تسخیر کرنے والی اور ان کو درد دینے والی عورت اور صرف عورت ہے۔

عورت! چاہے ہر حال میں رہی۔ ہر ماحول میں جا ہے اسکی کوئی کچھ بھی حیثیت رہی۔ دنیا والوں نے چاہے اسے کسی نگاہوں سے دیکھا مگر اسنے ہر حال میں دنیا والوں کے دل اپنی مٹھی میں رکھے۔

عورت! بے یار و مددگار ہونیکے باوجود ایک ایسے جری لشکر کی مالک ہے۔ جسے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ بڑے بڑے سرکش اسکی بارگاہ میں سرنگوں ہوئے ہیں۔ پتھر سے پتھر اور لوہے سے زیادہ سخت دلوں کو موم کرتا۔ اس کے لئے ادنیٰ سی بات ہے۔

بڑے بڑے شہنشاہ ہو کے غرور و تکبر سے پر سر دل کو پکڑ [illegible] لب و ابرو بچا دکھا سکتی ہے۔

دنیا کو درس [illegible] دینے والے۔ باطل کو مٹانے والے۔ غریبوں کا غم کھانے والے۔ محتاجوں کی مدد کرنے والے۔ یتیموں کی سرپرستی کرنے والے۔ [illegible] اور تیرے ہی پاک بطن سے پیدا ہوئے۔

دنیا کے بڑے بڑے مدبر ہیں۔ شاعر۔ ادیب۔ [illegible] طبیب۔ سیاح۔ فلاسفر۔ حکیم۔ تیری ہی بدولت دنیا میں [illegible]

عورت! [illegible] نفرت لیکر آئی ہے۔ اس کو مسخ کرنے والا مرد [illegible] عورت! تجھ پر مردوں نے کیا کیا ستم نہیں ڈھائے۔ [illegible] نہیں ہوا۔

عورت! خود غرض اور [illegible] سمجھا مگر تو نے اف تک نہ کی۔ مگر باوجود ان تمام [illegible] تیرے سامنے جھکتی رہی ہے۔ [illegible] اپنے [illegible]

عورت! تو بچپنے میں والدین اور دنیا کی [illegible] انداز بڑھاتی ہے۔ تیرا قیامت خیز شباب اور تیری اٹھتی ہوئی مرف جوانی ایک نوجوان دل کے لئے خدا جانے کیا کچھ [illegible] ہوئے ہیں۔ تیری الھڑ چال تیرا خرام ناز اور تیری [illegible] تمام [illegible] لئے کیف [illegible] دیتی ہیں۔ تیرا عہد پیری [illegible] زمانہ کی چیرہ [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

ایک اپنی خوشی سے جلاوطن بنے ہوئے "دل" کے جذبات جسے عزیز مگسی کے نام سے جانتی ہے

آخری پیغام

قسم اُس جوش کی حصہ میں آیا جو نبوت کے
قسم اُس تیغ کی برش سے جسکے عرش کانپے ہے
قسم ہے اُن نیازوں کی جو نازِ عشق بن جائیں
قسم ہے اُس جنون کی جو نصیبِ قیسِ دانا تھا
قسم اُس بادۂ بیگانہ سازِ کلفتِ دنیا
قسم رسوائیوں کی جو کہ آغازِ محبت ہیں
قسم ہے اُس غرورِ عشق شیطان سازکی — یارب
قسم ہے غزوۂ بدر و اُحد میں مرنے والوں کی
قسم اُس [illegible] کی جو رونقِ میخانہ ہوتا ہے
قسم اُس ناخدا کی [illegible] جوشِ طوفاں ہو
قسم اُس برق کی جو [illegible] ظلمت ہو
قسم اُس رعد کی [illegible] غفلت سے
قسم تخلیق و تکوینِ دو عالم کی حقیقت [illegible]
قسم چنگھاڑ کی جو مست شیروں سے نکلتی ہے
قسم بندوق کے ہیبت فزا صوتِ دھنا دھن کی
قسم اُس غزنوی کی جو قدردانِ ایازی تھا
قسم اُس مرد کی جو سر کٹانے پر بھی راضی تھا
قسم ہے اُمّی لقب کے ایثار و صداقت کی
قسم ہے مادرِ ہندوستان کے رام کرشن کی
قسم ہے گردار عبدالصمد خان کی صداقت کی

قسم اُس درد کی پہلو میں آیا جو محبت کے
قسم اُس آنکھ کی سرگوشیٔ دل کو جو بھانپے ہے
قسم ہے اُن نمازوں کی جو رازِ عشق بن جائیں
قسم ہے اُن لبوں کی جن پہ الفت کا ترانہ تھا
قسم اُس سوزشِ بے ہوش سازِ الفتِ دنیا
قسم بربادیوں کی جو کہ انجامِ محبت ہیں
قسم اُس کبر اور انکارِ ایقان سازکی — یارب
قسم ہے کربلا میں پیاس سے جان دینے والوں کی
قسم اُس جام کی جو گردشِ میخانہ ہوتا ہے
قسم اُس بادباں کی جو رفیقِ بادِ باراں ہو
قسم بادل کی جسکو فصلِ دہقاں سے محبت ہو
قسم اُس مرد کی نشو و نما ہے جسکو خلوت سے
قسم تشریحِ دینِ حق کی اس فطری شریعت پر
قسم تلوار کی جو خونِ اعدا سے بہلتی ہے
قسم ہے غازیانِ قوم کے جوشِ زمازن کی
قسم اُس [illegible] مجموعۂ شانِ ایازی تھا
جو وقتِ [illegible] بھی [illegible] زباں تھا اور نمازی تھا
قسم [illegible] پر سخت [illegible] دلی سعادت کی
قسم ہے اسکے گاندھی [illegible] کی
قسم اہلِ بلوچستان کے خونِ شجاعت کی

گردھو چھوڑونگا اپنے ملک سے داغِ غلامی کو
پکڑوا کر تمہارے ہاتھوں میں "چپو" صداقت کا
وطن کی تار راتوں کو چراغستاں بنانے میں
میں پھر از نو سے نغمۂ حبِ وطن گا کر
میں پھر افسانۂ دار و رسن کے شعر گا گا کر
سبق دیکر اخوت کا، شجاعت کا، محبت کا
بلوچستانیو! جس وقت تم مجھکو پکارو گے

بلوچستان کو آزادی کی لیئے بلوا کے چھوڑونگا
تیری ساحل نشین کشتی کو یم میں لا کے چھوڑونگا
میں اپنے عرقِ خون سے شمعِ دل جلوا کے چھوڑونگا
سکوتِ اندوہِ تارِ قوم کو بجوا کے چھوڑونگا
کئی منصور اپنے ملک کو دلوا کے چھوڑونگا
میں پھر بگڑی بلوچستان کی بنوا کے چھوڑونگا
مجھے اول صدا میں درمیاں میں اپنے پاؤگے

آخری پیغام

بلوچستان کے نام

[illegible]

[illegible]

دیگر ممالک کی تازہ خبریں

رضا شاہ پہلوی کا عزم یورپ

شاہ ایران رضا شاہ پہلوی عنقریب یورپ سیر و سیاحت کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

[illegible] لیڈروں کی کانفرنس

[illegible] کانگریس کے لیڈروں کا اجلاس منعقد [illegible] مباحثہ کا بازار گرم رہا اس سلسلہ میں حسب ذیل اعلان [illegible] کیا گیا ہے۔
کانفرنس میں آج ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور و خوض کے بعد ذیل کے فیصلے صادر کئے گئے ہیں۔

(۱) کل انڈیا مسلم پارٹی کو دوبارہ منظم کیا جائے تاکہ وہ لوگ جو فرقہ وارانہ سول نافرمانی میں حصہ نہیں لے رہے۔ میثاق لکھنؤ کے مطابق [illegible] کو عمل پیرا ہو سکیں۔

(۲) کانگریس کے لیڈروں کو اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں [illegible] کے مطابق ہوں گے۔ حکومت کے [illegible] کو منظور کرکے سندھ [illegible] حاصل کرنی چاہئیں۔

(۳) تمام تحت قوانین کو منسوخ کر دیا جائے (ب) [illegible] گاندھی کے پیش کردہ قومی مطالبات کو پورا کر دیا جائے۔
ان فیصلوں پر ایک وسیع کانفرنس میں مہر تصدیق ثبت کرائی جائے گی۔

خان عبداللہ خان!

ملتان۔ ۱۳ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خان عبداللہ خان کو جو ملتان سنٹرل جیل میں [illegible] بھوک ہڑتال کی وجہ سے بستر مرگ پر پڑے ہیں دو تین روز سے جیل کے ہسپتال میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔

تہامہ کو یمن کی فوجوں سے خالی کرا دیا گیا۔

[illegible] سلطان ابن سعود اور امام یمن میں [illegible] کی خبر آئی تھی۔ اس کے بعد [illegible] حکومت حجاز [illegible] کے متعلق خبریں [illegible] تھا۔ لیکن سلطان ابن سعود کی تیاریاں [illegible] جانچ کر [illegible] حکومت حجاز کے [illegible] سلطان کے [illegible] کے پاس ایک [illegible] اور [illegible] مخالف [illegible] تفصیلات ابھی نہیں آئی ہیں۔
امید ہے کہ اس کے بعد [illegible] قبضہ سے نکال دیا جائے گا۔ اور سلطان کو اس [illegible] فتح حاصل ہو جائے گی۔

مسلمانان پونچھ کے اہم مطالبات

پونچھ۔ ۱۳ مارچ۔ پونچھ کے مسلمانوں پر بھی ریاست کے حکام نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ پونچھ [illegible] جاگیر [illegible] کشمیر کی حکومت ہے۔ لیکن نئے قوانین ابھی نافذ نہیں کئے گئے۔ پونچھ میں مجلس احرار [illegible] ہو چکی ہے۔ حکام کو مندرجہ ذیل مطالبات پورے کرنے کا [illegible] نوٹس دیا گیا ہے۔

(۱) کشمیر کی اسمبلی میں پونچھ سے مسلم نمائندے منتخب کئے جائیں۔
(۲) ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۸۰ فیصدی نمائندگی دلائی جائے۔
(۳) گلینسی کمیشن کی سفارشات پر کلی طور پر عمل کیا جائے۔

(زمیندار)

مشرق بعید میں جنگ کے سیاہ بادل

[illegible] کے نامہ نگار خصوصی سے ملاقات کے دوران میں کہا۔
مشرق بعید پر خوفناک جنگ کے مہیب بادل چھا رہے ہیں اس کے متعلق [illegible] پورے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ جاپان اور روس کا مقابلہ ہوگا۔ اگر ابتدا میں [illegible] دیر تک امریکی حکومت میدان میں نہ اتری۔ تو جاپان مشرق ایشیا کی قسمت کی ڈور [illegible] اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔
[illegible] حال ہی میں جاپان اور چین میں متواتر دو سال [illegible] کرنے کے بعد یورپ واپس جا رہا ہے۔ آپ نے کہا:۔
جاپان کی فوجی طاقت [illegible] مکمل ہے۔ [illegible] سے ایڑی تک مسلح ہے اس کی نظر اب روس [illegible] ہے۔ میرے نقطہ نگاہ سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کے پاس اس قدر طاقت ہے کہ وہ [illegible] حکومت سے چاہے۔ [illegible] صرف جنگ آزما ہو سکتا ہے۔ بلکہ شکست [illegible] سکتا ہے۔ روس سے جنگ ہوئی۔ تو اسے اپنے حریف کے مقابلہ میں [illegible] ہوگا۔ کیونکہ میدان جنگ اس کے قریب ترین ہوگا۔
امریکہ اور جاپان کے باہمی تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ جاپان [illegible] سوال ہے۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان ابھی جنگ اقتصادی جنگ کی شکل میں ہوگی۔ اگر امریکہ نے جاپان کا بائیکاٹ کر دیا۔ تو جاپان اس نقصان کو ہرگز برداشت نہ کر سکے گا۔ کیونکہ جاپان کی ریشمی [illegible] فیصدی امریکہ کے بازار میں فروخت ہو رہی تھی۔

افغان جرگہ میدان عمل میں

چارسدہ ۲۲ مارچ افغان جرگہ نے دیہاتوں میں اصلاحی کام شروع کر دیا ہے [illegible] شاہ بی۔ اے ہیڈ [illegible] جنرل سیکرٹری افغان جرگہ نے بمعیت عبدالقادر خان [illegible] تحصیل چارسدہ اور تحصیل [illegible] گاؤں کا دورہ کیا دورہ ابھی [illegible] صاحب کا مقصد ہے کہ دور افتادہ گاؤں میں [illegible]
(زمیندار)

صوبہ سرحد میں [illegible]

پشاور [illegible] ترجمان سرحد [illegible] حکومت سرحد [illegible] پیش کرتے ہوئے اخبار [illegible] کے تمام [illegible] کر سکتے ہیں۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ کو ایک کروڑ روپیہ سالانہ

لندن ۲۹ مارچ [illegible] کے سوال پر کہا کہ حکومت ہند [illegible] سرحدی صوبہ کو ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی امداد دیتی ہے کیونکہ صوبہ [illegible] معاملات پر صرف کرنا پڑتا ہے [illegible] حالات کی وجہ سے یہ امداد غیر محدود عرصہ تک جاری رہا کی ہے۔

اگر ہندوستانیوں کی اکثریت ہمیں نہیں چاہیگی تو ہمارا خاتمہ ہے

انگلستان میں آسام کے ایک سابق گورنر کی تقریر

لندن ۲ مارچ۔ سرکاری [illegible] گورنر آسام نے ایک تقریر میں کہا کہ [illegible] میں موجودہ ڈائی ہارڈوں نے ہندوستان میں جمہوریت کی ترویج کے [illegible] میں ترقی خوشی [illegible] ہے۔ جبکہ نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی [illegible] گئی ہے وہاں کے تمام اشندوں کے مطالبات [illegible] سکیم لیا ہے۔ اگر ہندوستان کی اکثریت اس بات کا فیصلہ کر دے کہ وہ ہمیں نہیں چاہتے۔ تو ہمارا خاتمہ ہے۔ [illegible] چاہتے

[illegible] جو ہم وقتاً فوقتاً ہندوستانیوں سے کرتے آئے ہیں۔ یہ پالیسی خطرناک علامت پیدا کریگی۔

مسٹر جمشید مہتا پر کراچی میں دھوکہ دہی کا الزام

مسٹر جمشید کی ضمانت پر رہائی

مسٹر جمشید مہتا میئر کراچی میونسپل کارپوریشن کے خلاف برٹش انڈیا آئل کمپنی کے ایجنٹ نے دھوکہ دہی کا الزام لگایا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس سے [illegible] مسٹر جمشید مہتا کے [illegible] کمپنی کو تیل کے [illegible] کئے تھے۔ تیل ان کو نہیں ملا۔ جس کے اسباب ابھی معلوم نہیں۔ مسٹر جمشید مہتا کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا تھا پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر مسٹر جمشید رہا کر دئے۔

سندھ میں مہاتما گاندھی کا دورہ

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی جب پروگرام سابق مئی میں سندھ کا دورہ نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ جون کے دوسرے ہفتہ میں سکھر پہنچیں گے۔ وہاں سے شکارپور۔ حیدرآباد اور کراچی کا دورہ کریں گے۔ سندھ میں ان کا قیام ایک ہفتہ کے قریب رہیگا۔

اگر وائٹ پیپر سکیم منظور نہ کی گئی تو لارڈ ولنگڈن مستعفی ہو جائیں گے

نیو دہلی ۱۸ مارچ۔ اخبار [illegible] کو لندن سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں موجودہ وائسرائے ہند کے ارادوں کے متعلق یہ توقع کیجاتی ہے کہ وہ ملک معظم کی حکومت کو صاف طور پر یہ کہدیں گے کہ اگر وائٹ پیپر میں پیش کی گئی سکیم کو منظور نہ کیا گیا تو پھر ان کا ہندوستان [illegible] ولنگڈن کی پالیسی کی حمایت میں کہ [illegible] رہے۔ اور اگر ان کو اس میں ناکامیابی ہوئی تو پھر وہ اپنے عہدہ جلیلہ کے باقاعدہ میعاد کے ختم [illegible] ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی [illegible] باقی ہے تو وہ یہ کہ [illegible] کونسل کے انتخابات میں [illegible] کی فتح نے رجعت پسندوں کو اس بات کا احساس کرا دیا ہے کہ [illegible] جس میں [illegible] پارٹی برسر اقتدار آگئی تو پھر [illegible] ہونگی اور یہی وجہ ہے کہ وہ شاید لارڈ ولنگڈن کو دوبارہ انگلستان میں [illegible] کو زیادہ وقعت دیں۔

ہندوستانیوں کے جذبہ آزادی کو کوئی طاقت نہیں دبا سکتی

جلیانوالہ باغ میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی تقریر

امرتسر [illegible] جلیانوالہ باغ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ایک نہایت [illegible] تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ میں تقریر کرنا نہیں چاہتا۔ میں ایک [illegible] صرف [illegible] چاہتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ بھی بجائے زبانی [illegible] اور منظم ہو کر آزادی حاصل کرنے کی عملی [illegible] کریں [illegible] ہندوستان کو مجوزہ اصلاحات قبول کرنی پڑیں گی [illegible] موجود ہی [illegible] کا اعلان [illegible] حکومت قوم [illegible] قراہ [illegible] کی ضرورت [illegible] کے [illegible] زندان [illegible] اس وقت ملک کی اصلی حالت کیا ہے۔ [illegible] بے بہرہ رہا ہوں۔ لیکن [illegible] گاندھی [illegible] مرکز کی ذمہ داری [illegible] حکومت [illegible] نہیں۔ ہمارا تو مطالبہ ہے کہ ہندوستانیوں کے اختیار میں [illegible] ہندوستانیوں کی اکثریت کانگریس کے ساتھ ہے [illegible] انتخاب [illegible] ہمیں مخلوط انتخاب کی ضرورت ہے۔
(انقلاب)

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان کی خبریں

نواب میر محراب خان گچکی کی حکومت کو درخواست

پنجگور۔ نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے۔ کہ نواب میر محراب خان نے اپنی دختر سردار میر مراد خان گچکی کو نکاح میں دی تھی۔ سردار میر مراد خان گچکی تین صاحبزادیاں چھوڑ کر انتقال فرما گئے۔ اور صاحبزادیاں اپنی ماں کے ساتھ [illegible] گذر جانے کے بعد [illegible]۔ اب ان کی تمام صاحبزادیوں کا [illegible] تمام جائداد کا وارث سردار محمد علی خان گچکی اپنے کو [illegible] کر تمام جائداد پر متصرف ہو [illegible] قلات اور حکومت انگلشیہ کو درخواست دی ہے کہ بمطابق [illegible] کو حصہ تمام جائداد میں وراثت ہوں (۳) اپنی [illegible] ہر کا حقدار ہیں کیونکہ وہ مجھے بخش کر فوت ہوئی تھیں۔

حکومت انگلشیہ اور سرکار قلات کو بہت جلد تصفیہ مندرجہ بالا کی طرف [illegible] مزید نزاعات کا انقطاع ہو جائے۔

مکران کی انوکھی طرز حکومت

پنجگور۔ نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ یوں تو بلوچستان [illegible] حکومت عجیب ہے لیکن مکران کی طرز حکومت کو عجیب ترین کہا جائیگا۔ مکران کی رعایا پر گچکیوں کے عمال حکومت انگلشیہ کے عمال [illegible] بھی حکومت کرتے ہیں۔ اگر رعایا کا آپس میں کوئی نزاع ہو تو [illegible] قلات کے عمال روزانہ فکر کرتے ہیں۔ اگر رعایا سے کسی گچکی سے [illegible] اسکا فیصلہ گچکی اور سرکار قلات کے عمال دونوں فکر کرتے ہیں۔ اور اگر کسی کا کسی گچکی سے تنازعہ ہو تو اس کا فیصلہ حکومت انگلشیہ اور سرکار قلات کے عمال دونوں فکر کرتے ہیں۔ سرمایہ دار تو کسی نہ کسی صورت سے اپنے دکھوں کا علاج کر سکتے ہیں لیکن [illegible] غریب رعایا ہے کہ [illegible] کرانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ کیا [illegible] طرز حکومت بدلا جائیگا۔ یا اس کی طرف ذمہ دار حکومت توجہ دے گی۔

بعض پرائمری مدرسین کا بے جا رویہ

کوئٹہ۔ ہمارا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ کوئٹہ کے گرد و نواح کے بعض پرائمری مدرسین داخل ہونے والوں اور پرائمری پاس کرکے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والوں سے ایک ایک روپیہ وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ بلوچستان میں اس قسم کا کوئی قانون نہیں البتہ ہندوستان جانے والے بچوں سے ایک روپیہ سرٹیفکیٹ فیس لی جاتی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ تعلیم کو چاہیے کہ وہ بلا تاخیر تحقیقات کرکے اس موذی وبا کو بند کرے۔ جو بلوچستان کی پرائمری تعلیم پر بہت برا اثر ڈالیگا۔

مکران کا زرشت

پنجگور۔ مکران میں اطلاق اراضی نخلات سے بٹائی یا مالیہ کے طور پر زرشت لیا جاتا ہے۔ گچکی اس زرشت [illegible] ہیں۔ انہیں زرشت معاف [illegible] ہے۔ کہ اگر ایک شخص اپنی زمینات رضوان کے [illegible] کرے۔ تو اس کا زرشت بجائے گچکیوں کے اس زر خرید کرنے والے سے لیا جاتا [illegible] سرمایہ دار [illegible] ہیں اور رعایا غریب دبا کر رہی ہے۔

(نامہ نگار)

بلوچستان کے تعلیمی فنڈ سے ہزاروں روپے رائگان

کوئٹہ۔ محکمہ تعلیم بلوچستان کے خلاف ایک طویل [illegible] موصول ہوا ہے جس میں بتفصیل [illegible] بحث کی گئی ہے۔ گو ہم اس وقت سب

ضرورت آسانی سے ٹرینڈ مدرسین بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ گو سپرنٹنڈنٹ محکمہ خدا جانے کیوں ان ٹرینڈ مدرسین کی ملازمت میں [illegible] ہیں۔ محکمی ٹریننگ اور انتقامی پر ہزاروں روپے ہر سال بلا ضرورت صرف کئے جاتے ہیں۔ مراسلے میں نام اور اعداد و شمار وغیرہ [illegible] ہے۔ کہ اگر ٹرینڈ مدرسین بھرتی کئے جاتیں۔ تو ہر سال ہزاروں روپے بچا کر بلوچستان میں کئی پرائمری سکول کھولے جا سکتے ہیں۔ نامہ نگار نے اس پہلو میں زیادہ وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ کہ خاص کر جب انگلش ٹریننگ کو کوئی بھرتی کیا جاتا ہے۔ تو [illegible] ٹرینڈ اور ان ٹرینڈ دونوں کا ایک ہو جاتا ہے۔ اس کو مستقل کرنے کے لئے ٹریننگ کرانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ ٹریننگ کے لئے جاتا ہے۔ تو اسکی خالی جگہ میں پھر کوئی بھرتی ہوتی ہے۔ جو آدمی بھی اس جگہ پر مقرر کیا جاتا ہے سال تمام کرنے کے بعد وہ بھی ٹریننگ کا حقدار بن جاتا ہے۔ الغرض [illegible] والا سلسلہ جاری ہی رہتا ہے۔ اور ہزاروں روپے اس بیر پھیر کی نذر کئے جاتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ کسی آئندہ پرچہ میں اس پر مزید روشنی ڈالینگے۔

پریس کا البلوچ چھاپنے سے انکار

البلوچ ۲۰ مارچ کو پرچہ شائع ہونا تھا۔ مگر نہ ہو سکا۔ کیونکہ پریس نے چھاپنے سے انکار کر دیا ہے۔ صحیح وجوہات ابتک معلوم نہیں ہو سکیں۔ اس لئے دوسرے ڈیکلریشن کے داخل ہونے تک اس کی اشاعت ملتوی رہیگی۔

نواب محمد یوسف علی خان مگسی کی یورپ کو روانگی

نواب محمد یوسف علی خان مگسی ۲۷ مارچ کو بمبئی سے بغرض علاج یورپ روانہ ہو چکے ہیں۔

دہلی میں بلوچ اور بلوچستانیوں کی انجمن

دہلی [illegible] بلوچستان کے [illegible] کہ وہاں عنقریب بلوچ اور بلوچستانی [illegible] کی بنیاد ڈالی جائیگی۔

بلوچستان کے سردار بیدار ہو رہے ہیں

ہمیں معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان کے بعض سرداروں کو بھی ملک و قوم کی زبوں حالی کا احساس ہو رہا ہے۔ اور وہ [illegible] سے روز بروز زیادہ مائل ہو رہے ہیں۔ ہم اس اطلاع [illegible] ایسے سرداروں کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے [illegible] کا ساتھ دیا۔ تو ہمیں امید ہے کہ بلوچستان بہت جلد [illegible] کے ہندوستان کے دیگر صوبجات کے دوش بدوش آ کھڑا ہوگا [illegible] ہم ان کو یہ بتلا دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ [illegible] کے دلوں میں وطن اور ملک دوست سرداروں کے لئے بہت بڑا احترام ہے۔

گچلاک ٹیچرز سکول کھل رہا ہے

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال پھر گچلاک ٹیچرز سکول کھولا جا رہا ہے جہیں داخل ہونے کے لئے ابھی ہی سے غیر ملکیوں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی ہے۔

نارمل سکول کوئٹہ میں غیر ملکیوں کی بھرتی!

اطلاع آئی ہے۔ کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی غیر ملکیوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اور ملکی امیدواروں کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں حالانکہ سرکاری ملازمتوں کے سلسلے میں بلوچستان کو تسلیم شدہ ایک حق ہے اس بات پر زور دے رہا ہے کہ نارمل سکول میں غیر ملکی قطعاً بھرتی نہ کئے جائیں۔

چیف کمشنر بلوچستان لورالائی میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے دنوں چیف کمشنر لورالائی تشریف لے گئے دوران قیام میں سکول ہسپتال آبزرو اور دوسری سرکاری عمارات دیکھیں نقد کی

کی غرض وغایت کا ابتک علم نہیں ہوا۔

بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان کے مقدمے کا ابتک فیصلہ نہیں ہوا۔

پشین۔ بلوچستانی گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کا مقدمہ [illegible] مارچ کو سیشن جرگہ کے پیش ہوا۔ بڑی چوڑی بحث رکھنے کے بعد جرگہ [illegible] آخری فیصلے کو ملتوی کر دیا گیا۔

(نامہ نگار)

سبی سیزن ختم

سبی سیزن ختم ہو چکا ہے۔ گرمی دن بدن بڑھنے لگی ہے۔ سرد علاقوں کے لوگ آہستہ آہستہ واپس جا رہے ہیں۔ اے۔ جی۔ جی بلوچستان گورنمنٹ اور وزیر اعظم قلات کے دفاتر اپنے رہنے کے ہیڈ کوارٹرس کو منتقل ہو رہے ہیں۔ سبی کی رونق اور چہل پہل گھٹتی جا رہی ہے۔

(نامہ نگار)

مکرانیوں نے کیوں ہجرت کی؟

تربت۔ حال ہی میں جو مکرانیوں نے مکران کی زیادتیوں سے تنگ آکر ہجرت کی ہے۔ اسکی عام تر ذمہ داری نائب وزیر تربت پر تھونپی جا رہی ہے۔ حالانکہ وہ اس معاملہ میں بالکل بے قصور ہے اور حقیقت میں مکران کی حالت [illegible] کے نذر ہو رہی ہے۔ اگر مکران کا یہی کچھ رویہ رہا تو ہمیں یقین ہے کہ کوئی نائب وزیر بھی یہاں بدنام ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا۔

(نامہ نگار)

لالہ ہری چند پر عنایتوں کی بارش

چھٹ پٹ۔ لالہ ہری چند ای۔ اے۔ سی۔ نصیر آباد نے [illegible] مارچ کو پنشن پر جانا تھا۔ انکو سالانہ تین ماہ کی ایکسٹینشن دے کر ای۔ اے۔ سی۔ بنا دیا گیا۔ حالانکہ یہاں تک ہی نہیں بلکہ انکے لڑکے کو [illegible] میں بطور [illegible] کیا گیا تھا۔ تمام [illegible] امیدواروں کا حق مار کر انکو اعلٰی تنخواہ کے گریڈ میں مستقل کیا گیا ہے۔ اور مہربانیوں کی بارش اس پر صرف [illegible] ہو رہی ہے۔ [illegible] سے حقیقت میں [illegible]۔ حالانکہ [illegible] رہنے والے ذراعت کے لوگ اور قبائلی بیروزگار ہیں۔

(نامہ نگار)

[illegible] عبدالغفار خان اچکزئی کا عجیب عطیہ

[illegible] سالانہ اجلاس کے موقعہ پر حاجی صاحب [illegible] جب [illegible] شکار [illegible] وعدہ کیا تھا۔ مگر انہوں نے یہ رقم علاقے کے [illegible] کو [illegible] کر دی ہے۔

(نامہ نگار)

ایک چیتے ڈرائیور کی افسوسناک ہلاکت

پشین سننا جاتا ہے کہ سردار جعفر خان کے اپنے موٹر [illegible] کی [illegible] ڈرائیور کو [illegible] کوئٹہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر ہلاک کر دیا ہے۔ اس حادثہ کے متعلق حقائق معلوم کرنے پر مزید اطلاع دی جائیگی۔ جس کے متعلق لوگوں میں خوب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

اے بلوچستانیا نو وقت دَ غفلت نه دَی

اے بلوچستانیو! یہ غفلت کا وقت نہیں ہے

زړه مې چوي اے پښتونه تبیدار سه — لہ سکوت دَ غفلت اوس پہ چغار سه

اے پٹھان میرا دل پھٹ رہا ہے تو بیدار ہو جا — اس غفلت کی خموشی کی بجائے اب تو چلا اٹھ

تنہا ځنې غوړ مې خوره دَ خپل نس — که غیرت لرے دَ نورو هم پکار سه

تو اکیلے اپنے پیٹ کو پر تکلف طعام سے بھرتا ہے — اگر تجھ میں غیرت ہے تو اوروں کے کام بھی آ

ستا مشهوره وه غیرت په عالم کښں — حفاظت دَ خپل حقوق کښں تار په تار سه

تیری غیرت دنیا بھر میں مشہور تھی — تو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جا

دَ قومي سپاهیانو ځان کړه جلوکش — یو سه نوم سر کړه بلند لکه چنار سه

قومی سپاہی اپنے بزرگ، بھائیوں [illegible] — تو بھی شریک ہو کر نام حاصل کر اور درخت چنار کی مانند سربلند ہو

انتظار مې کړه دَ نورو که غیرت [illegible] — تر مذهب وتر وطن اول تہ جار سه

میں اوروں کا انتظار کر رہا ہوں اگر تجھ میں غیرت ہے — تو سب سے پہلے تو اپنے مذہب اور وطن پر نثار ہو جا

دَ تارن په دَ زړه سر ته هلته [illegible] — چه قربان شي بیا دوباره تہ نثار سه

تارن کو تو دل سے بھی زیادہ عزیز تو ہے مگر تو مجھ سے دور ہے — [illegible] پھر دوبارہ تو نثار ہو

بزبان بلوچی از هوت بلوچستاني

اَي بلوچان گِندُ جوانیا وَتی خوارئ گِند — دُومیانِي دولت گِندُ وحیا [illegible] گِند

اے بلوچو دیکھو اور اپنی ذلت کو اچھی طرح دیکھو — دوسروں کی دولت کو دیکھو اور [illegible]

دِیگان تہ تنگیں آن رُوچ اقبال وَتی — گِندم رچی کہ دوتی بخت [illegible] گِند

تم نے اپنے اقبال کے سنہری دن دیکھے ہیں — دیکھو آج بھی تم اپنے بخت کی [illegible] کو دیکھو

غیرتانی کے سروکین مردان ازماتان — غیرت چہ دُور مچہ رند وشار ئے گِند

غیرت کے معاملہ میں اول نمبر پر ہمارے آدمی تھے — لیکن [illegible] کو غیرت سے دور دیکھو

جان بش کاتیت کفاران وَتی از کلمیا — کلمہ گویانان کش گِند الینو د بیدارئ گِند

کلمہ پڑھنے کے طفیل کفار اپنی جانیں بچاتے تھے — لیکن تم کلمہ پڑھنے والوں کو مارتے ہو، دیکھو اپنی اس دینداری کو دیکھو

تہ نہ منت ڈک وَتی همسایگ روچتان — شر براتانی وَتی مرچی گرفتارئ گِند

وہ بھی دن تھے کہ تم اپنے ہمسایہ کی تکلیف بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے — آج اسی طرح اپنے بھائیوں کی گرفتاری کو دیکھو

کم سیالئ تہ اگر نیستین پرواہ - مبئی — تنگ حال مفلسئ گِند نادارئ گِند

اگر تم کو تنگ [illegible] کی پرواہ نہیں تو خوش ہو — لیکن اپنے تنگ حال اپنی مفلسی کو دیکھو اپنی ناداری کو دیکھو

ساداتِ پشین سے اپنے فائدے کے نام پر میری گذارش

(از جناب عبدالخالق تارن بلوچستانی دیوبند)

ہر مسلمان اور ہر ہمارے قومی بھائی کے لئے رسول اکرم صلعم کی تعلیمات پر سختی سے پابندی کرنا ضروری ہے۔ لیکن اے پشین کے سادات! آپ پر خود پابندی لازمی ہے بلکہ خود نمونہ بنکر اوروں کو اپنی نسل کے آبائے نامدار کی تعلیمات پر [illegible] ۔ اگر اس فرض سے آپ نے غفلت برتی تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ نے اپنے آپکو دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر دیا [illegible] دنیائے اسلام آپکو اس لئے [illegible] کی نظر سے دیکھتی ہے کہ آپ [illegible] اس پیشوائے اعلیٰ کی اولاد ہیں جس پر دنیائے اسلام کا مال و جان [illegible] صدیق کے جان و مال کی مانند [illegible] دنیائے اسلام [illegible] رسول کریم کی تعلیمات کو [illegible] دیکھتے رہے اور آپ بھی [illegible] تو آپ خود سوچیں کہ کیا آپ باقی رہ سکیں گے ہرگز نہیں۔

مجھے شرم محسوس ہوتی ہے لیکن مذہبی جذبات اس شرم پر غالب ہیں اور مجھے آخر کہنا پڑتا ہے کہ اے پیشواؤ! آپ لوگوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں جنہوں نے "ولور" لینا شروع کر دیا ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ [illegible] "بیشیوں" کو فروخت کرنا شروع کر دیا ہے اے بزرگو! آپ لوگوں میں سے بعضوں نے "سود" لینا شروع کر دیا ہے۔ کیا ان عادات [illegible] کے بعد آپ اپنے آپکو رسول کریم صلعم کی اولاد اور [illegible] کے وارث کہہ سکتے ہیں۔

[illegible]

رہی نہ طاقتِ گفتار اور اگر ہو بھی — [illegible]

مفہوم تقدیر

(از جناب [illegible] علی محمد [illegible] فاضل کراچی)

[illegible]

بلوچستان کی بیداری کا شاندار دور

ہم میر عبدالعزیز کرد اور سردار عبدالصمد کی گرفتاری کے نتائج کے متعلق پیش گوئی کر چکے ہیں۔ ہمارا خیال آج بھی بالکل صحیح ہے کہ بلوچستان کی زندگی میں زبردست طوفان آنے والا ہے۔ بلوچ قوم ایک شاندار [illegible] عظیم الشان اور ماضی فخر کرنے کے قابل ہے۔

[illegible] کرد اور میر عبدالعزیز زہا ؤں کی گرفتاری نے بلوچستان میں [illegible] ایک زندہ ہیجان پیدا ہو رہا ہے جو اس سرزمین کی [illegible] زندگی کا یہ آغاز ایک شاندار قوم کی [illegible] ہے۔ بلوچستان [illegible] سے عالم خواب میں تھا اور اگر کچھ بیداری تھی ۔ ۔ ۔ [illegible] غفلت کے پردوں میں روپوش تھی۔ لیکن آج [illegible] کی ایک ہو محسوس کرنے [illegible] کے احساس کو تازہ کر دیا اور برسوں کے سونے والے محوں میں بیدار ہو گئے [illegible] میدان عمل میں آنے کے لئے مناسب شاہراہ کی تلاش میں ہیں۔

ہم حکومت بلوچستان کے کارکنوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور یہ بھی مبارکباد! خوشامد سے دور اور تفنع سے خالی مبارکباد! بلوچستان کی بیداری غیر معمولی مقصد تھا۔ اور معمولی ذرائع سے اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو سکتی تھی۔ ضرورت تھی ایک غیر معمولی اقدام کی، ایک نادر اور ناگوار حکمت عملی کی ایسی حکمت عملی جو پوری قوم کے دماغ پر ایک براہ راست ضرب لگائے اور قوم کے ہر فرد کو [illegible] ہے۔ وہ کام جو حکومت بلوچستان نے کیا ہے دنیا اس کو بے رتو قی [illegible] عاقبت اندیشی سے تعبیر کر سکتی ہے لیکن ہم اس حکمت عملی کو پسندیدہ قرار دیں گے جو ہمارے سونے والوں کو بیدار کر دے، ہمارے مرنے والوں کو زندہ کر دے، اور ہمارے روحوں میں ایک جدید شعور حیات بھر دے۔

ہم سن رہے ہیں کہ بعض لیڈر اور سرکردہ بلوچ سردار اپنے قوم کے رہنماؤں کی گرفتاری اور ابتلا پر مضطرب ہیں۔ اس اضطراب میں اسلئے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے کہ میر عبدالعزیز کرد نے جیل کے معائنے خلاف مقاطعہ جو عیکا نوٹس دیدیا ہے۔ یہ اضطراب قدرتی ہے۔ ہم ارکان اسمبلی کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ انہیں محسوس کرنا چاہئے کہ برطانیہ کی نئی حکمت عملی خواہ کچھ ہو بلوچستان بہرحال برطانوی ہند میں شامل ہے اور وہاں کے حالات پر نگرانی رکھنا اسمبلی کے ارکین کا فرض ہے۔ اس سلسلہ میں بلوچستان کے نوجوانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص نظم کے ساتھ اپنا قانونی احتجاج جاری رکھیں۔ اپنی اخباری قوت میں اضافہ کریں۔ اسلامی ہند کے اخباروں تک وسیع پیمانہ پر خبریں بہم پہنچائیں۔ اور جو زندگی پیدا ہو چکی ہے اس کو فنا نہ ہونے دیں۔

(مدیر)

بلوچستان

از ظفر علی خان

مردانِ مجاہد ہیں گُردانِ بلوچستان
دبتے نہیں باطل سے شیرانِ بلوچستان

جس وقت سے قاسم نے گاڑا ہے یہاں جھنڈا
لغزش میں نہیں آیا ایمانِ بلوچستان

کیا لائیں گے خاطر میں خمخانۂ لندن کو
مست مئے یثرب ہیں رندانِ بلوچستان

خونِ رگِ بطحا ہے پہنچا جو یہاں بہ کر
گلرنگ ابھی تک ہے میدانِ بلوچستان

ہیں اس کے زعیموں میں کرد اور اچکزئی
وہ شانِ بلوچستان یہ آنِ بلوچستان

[illegible] گے وہ اک دن زنجیرِ غلامی کو
آباد ہوا جس سے زندانِ بلوچستان

[illegible] جو ہے بدویت کا
اور یہ بدویت ہے سامانِ بلوچستان

وہ وقت بھی [illegible] آنکھوں سے
دارا و سکندر کو دربانِ بلوچستان

اسلام کی عزت پر جو جان سے قرباں ہے
ملت کو نہ بھولے گا احسانِ بلوچستان

ہے ذوقِ سخن جن کو حسن کرائے [illegible]
یہ نظم مرصع تھی شایانِ بلوچستان

عید اضحیٰ کی تقریب سعید پر شاہی مسجد میں اہل اسلامیان لاہور کا عدیم المثال اجتماع

پنجاب کے مسلمان گورنر اور مولانا ظفر علی خان کی تقریریں

اہم قراردادوں کی منظوری

لاہور — ۲۰ اپریل کل عید اضحیٰ کی تقریب بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ نماز عید ٹھیک ۹½ بجے شاہی مسجد میں ادا کی گئی۔ شاہی مسجد میں نماز ادا کرنے والوں کی کثرت کا اندازہ اس سے ہو سکے گا کہ مسجد میں بے حد رش کی وجہ سے تین دفعہ نماز ادا کرائی گئی اب کے رونق میں خصوصاً اسلئے بھی اضافہ ہو گیا تھا کہ ہز ایکسیلنسی سردار سکندر حیات خان گورنر پنجاب نے دوگانۂ عید تمام مسلمانوں کے ساتھ شاہی مسجد میں ادا کیا۔ اور اگر اس نظر سے دیکھا جائے تو لاہور کی تاریخ میں یہ پہلی نظیر ہے کہ پرستش شاہ اورنگ زیب عالمگیر کی مسجد میں عید الضحیٰ کے دوران میں ایک مسلمان گورنر نے [illegible] میں سر عجز و نیاز جھکایا۔ کم از کم چالیس پچاس ہزار کا اجتماع تھا۔

مولانا ظفر علی خان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مسلمانوں کے سامنے چند اہم مسائل ہیں۔ جن کے متعلق پہلے بھی قراردادیں منظور ہو چکی ہیں۔ لیکن اس اجتماع میں انکا اعادہ ضروری ہے۔ سب سے پہلے کثیر اہم مسئلہ پیش نظر ہے جو مسلمانوں کی ایک زبردست آبادی کی زندگی اور موت سے متعلق ہے۔ دوسرا اہم مسئلہ مسلمانان بلوچستان کے مطالبات سے رکھتا ہے۔ تیسری اہم چیز نوجوان سرحدی لیڈر خان عبدالغفار خان

کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے ۔ اور جسے آخر سرحدی قبائل کی آزادی اور غلامی کا مسئلہ ہے ۔ یہ ان تمام قراردادوں کو دہرایا ہوا جو کئی دفعہ منظور ہو چکی ہیں ۔ کانگرس منظم مسلمانان و رنجاب کے نمائندہ اجتماع میں ان پر مہر تصدیق و توثیق ثبت ہو جائے ۔

کشمیر

مسلمانان لاہور اور مضافات لاہور کا یہ بے نظیر اجتماع ان بے پناہ مظالم کے خلاف ایک دفعہ پھر بہایت سختی کے ساتھ احتجاج کرتا ہے جو کشمیری مسلمان آبادی پر اس علت میں توڑے جا رہے ہیں کہ وہ انسانیت کے ادنیٰ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ وہ لوچا ہتے ہیں کہ ملک کے نظم و نسق میں ان کی آواز بھی دخیل ہو ۔

یہ جلسہ حکومت کشمیر اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام [illegible] اٹھا لیا جائے اور مسلمانان کشمیر کے جائز اور بنیادی مطالبات تسلیم [illegible] کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو روک دیا جائے ۔

بلوچستان

مسلمانوں کا یہ جلسہ [illegible] بلوچستان کی ان [illegible] کے خلاف جو اس سرزمین کے ترقی [illegible] ہیں زندہ [illegible] احتجاج بلند کرتا ہے اور [illegible] ہم اس وقت برطانوی [illegible] کریں گے اور میر عبدالعزیز کرد اور [illegible] کو فوراً رہا کر دیں گے جن کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں [illegible] دیکھنے کا متمنی طلب کرتے ہیں ۔ ہم بلوچستان کے [illegible]

خان عبد اللہ خان

مسلمانوں کا یہ اجتماع عظیم حکومت ہند کی ہیں اس بات سے آگاہ بالکل بے پروا نہیں ہو سکتی ۔ اپیل کرتا ہے کہ خان عبد اللہ خان کو جو بستر مرگ پر پڑے سسکیاں لے رہے ہیں انہیں اس طرح جیل سے چھوڑ کر فوراً رہا کر دے اور اپنے لئے اس عظیم کا سر دی الزام نہ کرے ۔ جو کل موصوفان عبد اللہ خان کی موت کی صورت میں اسکے لئے طویل عرصہ تک ہند میں اٹھ کھڑا ہوگا ۔

سرحدی قبائل کی آزادی اور غلامی کا مسئلہ

یہ جلسہ بعض بیوروکرات ظالم صوبہ سرحد کی اس روش کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے کہ وہ سرحدی آزاد علاقہ میں سڑکوں کی تعمیر کی صورت میں ایسی مداخلت کے وہ مقاصد ڈال رہے ہیں جسے قبائل سرحد اپنی آزادی پر کھلی ضرب کاری تصور کرتے ہیں اور حکومت ہند کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس اقدام پر حکام صوبہ سرحد کو ٹوکے اور ان آزاد اور امن پسند آبادی کی دشمنی بلا وجہ مول لینے سے انہیں روکے جس کے نتائج بصورت دیگر بہت دور رس ہونگے ۔

یہ تمام قراردادیں "اللہ اکبر" اور "ظفر علیخان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں میں منظور ہوئیں ۔

مسلمانوں سے حلفی عہد لیا گیا

آخر میں مولانا صاحب نے مسلمانوں سے حسب ذیل کے بارہ میں حلفی عہد لیا :-

(۱) ہم بجز خدا کے اپنی گردن کسی کے آگے نہ جھکائیں گے ۔ اور غیر اللہ کا خوف کبھی دل میں نہ لائیں گے ۔

(۲) ہم اتحاد اور یکجہتی کو اپنا شعار سمجھیں گے اور ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک رہیں گے کیونکہ یہ مسلمان کی زندگی کا امتیاز خصوصی ہے

(۳) ہم اپنی اقتصادی حالت کو درست کرنے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے اور اس سلسلہ میں ہر دینی معاملے میں آنحضرت کا اسوہ مسلم کو مقدم دکانداروں سے خریدیں گے ۔

(زمیندار)

دعوت اتحاد

(از جناب بشیر علی آغا علی زئی)

از نیم گرگلوں بگوانور بی سلف ... اورنگ زیب سکندر داستانِ ما

اے قوم اے مردہ دل قوم اے بے خبر قوم اے گمنام قوم اے مظلوم قوم ! بیخبر خوابِ غفلت سے اٹھ کر سنبھل جا ہوش میں آ بیدار ہو۔ آنکھ کھول اور دیکھ کہ دنیا کی دیگر قومیں کس حد تک بیدار ہو گئی ہیں ذرہ ہندوستان کو دیکھ کہ وہاں کے چھوٹوں تک کو سب کچھ ملا ہوا ہے ۔ گو ہندوستان بھی غلام ہے ۔ لیکن آزاد غلام ہے خواہ مخواہ کی ڈانٹ ڈپٹ نہیں بیگار نہیں لکھ سکتے ہیں پڑھ سکتے ہیں ۔ بول سکتے ہیں سن سکتے ہیں ایک قانون کے ماتحت ہیں ۔ صوبہ سرحد میں جو اسلامی آبادی ہے ۔ تو وہاں شریعت بل پاس ہو چکا ہے تاکہ [illegible] کے فیصلے از روئے شریعت اسلام ہوں ۔

[illegible] ہے کہ جلیں اتنی کی بھینس جو تو لاغر ہوا تو [illegible] اپنے اصطبل آزادی یا ہاتھ سے گنوا دیا ۔ تیری آزادی [illegible] قلم رنگ رہی گئی ہے ۔ تیری کانوں میں پنبہ ٹھونسا گیا ہے [illegible] آنسو گرا کیونکہ تشدد اور تقسیم [illegible] کی خاطر آزادی دور کر دی ہے تو اپنے کو دیکھ اور اپنی جیسی [illegible] کو دیکھ اور سوچ اور سمجھ میں کیا نقص ہے کہ اس زوال [illegible] افغانستان ۔ ترکستان ۔ عربستان کی قومیں [illegible] ایک مذہب ایک زمین کی ساخت ایک خط ایک غیرت شجاعت کا مالک پھر خدا ! بات کیا ہے کہ ان کی تو اپنی اپنی سلطنتیں قائم ہیں دنیا پر اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں ۔ لیکن تو ان تمام کم بخت قوم اور گئی گذری قوم ۔ "صلاحات" سے بھی محروم ہے ؟

تجھ میں کیا ہمت اتحاد کی ہے خدارا متحد ہو جا منظم ہو جا ورنہ تیرے ننگ و ناموس کیساتھ ساتھ تیرا رزق بھی چھین لیا جائیگا ۔ اگر ننگ ناموس اور شرم کفوت نہیں تو نہ سہی لیکن رزق کو ہاتھ سے دیکر بھوک کے مارے تڑپ تڑپ کر تیری موت مرے گی ۔

تقاضائے وقت

بلوچ زندہ اٹھو اس نیم شبی نیند سے جاگو
بیج زمینہ کہ ہادان کرد عاد خدا بخت پر تو ... شیند گرفت ترمد و دامے را

ختم کر تباہی جہاں یہ اقوام بہت آگے نکل چکی ہیں ابھی وقت ہے اے بلوچو ! کمر ہمت باندھ کر منزل سے پیشتر جاگو ۔ نیند نہیں واللہ تو موت ہے اے خدا بیدار کر تو سے

اٹھو ورنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
جاگو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

تمہیں خدا نے زبان عنایت کی ہے اٹھو اور اس زور سے چیخو کہ پنجاب سے لیکر ایران اور سندھ سے لیکر افغانستان تک عالم فضا گونج اٹھے اور بیداری کی موجیں فضائے آسمانی کو اپنی لپیٹ میں لے لیں ۔ قومی اتحاد کا زمانہ ہے عام بلوچوں کو جو مختلف مقامات میں منتشر ہیں یکجا کر دو اور اپنے آپ کو زوال سے بچاؤ ۔

محمد قاسم متعلم علامہ اکیڈمی سکول کراچی

ایک دفعہ پھر درخواست !

بلوچستان جدید کے تین چار پرچے شائع ہو کر ملک کے طول عرض میں وطن دوست اور قوم پرست حضرات کی خدمت میں نمونے کے طور پر پہنچ چکے ہیں ۔ ہم بار ہا اس امر کی درخواست کر چکے ہیں ۔ کہ جو اصحاب اس کا خریدار ہونا پسند نہ فرمائیں ۔ وہ براہ کرم ہمیں اطلاع دیکر وی ۔ پی کے اخراجات سے بچائیں ۔

مگر ہم اس بات کا کمال افسوس کے ساتھ اظہار کرتے ہیں ۔ کہ بلوچستان والوں کی عدم توجہی سے ہمیں کافی خسارہ اٹھانا پڑا ہے ۔ اسلئے ہم ایک اور دفعہ درخواست کرتے ہیں ۔ کہ جن حضرات کو پرچہ پہنچ رہا ہے ۔ وہ اگر خریدار بننا پسند نہ فرماویں ۔ تو دفتر کو اطلاع بخشیں ۔ ورنہ وی ۔ پی بھیجنے کے سوا اور کوئی ہمارے لئے چارہ کار نہیں جس کا وصول کرنا ہر بلوچستانی کا قومی ۔ اخلاقی اور مذہبی فرض ہوگا ۔

ہم اس موقعہ پر یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتے [illegible] بلوچستانی ہونگی صورت میں ہم اس بات سے [illegible] کہ اگر کوئی ہماری مدد نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم [illegible] نقصان سے بچائے ۔

آخر [illegible] بلوچستانیوں سے اپنے ملکی ہیں ۔ وہ ہمارے لئے [illegible] پیسے کا کارڈ لکھ کر اطلاع دیدیں ۔ تاکہ [illegible] پانچ آنے ۔ خرچ کے بوجھ سے ہم بچ سکیں ۔

منتظم

بلوچستان جدید میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے
(مینجر)

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچستان میں حکومت کی موجودہ پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی

اسمبلی میں سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے۔ کی حقیقت افروز تقریر

میں اب ایک ضروری مسئلے پر آتا ہوں۔ اور وہ بلوچستان ہے جو کہ صوبہ سندھ کا ہمسایہ ہے مجھے افسوس ہے کہ فارن سکریٹری ایوان میں موجود نہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میں جو کچھ اس موضوع پر کہوں گا وہ ان کے کانوں تک پہنچیگا۔ اور اس پر وہ توجہ [illegible] کرینگے۔

یہ [illegible] ظاہر ہے کہ ہندوستان بھر کی تمام اسلامی بڑی جماعتوں نے بلوچستان کو خود اختیاری حکومت دیئے جانے کے اصول کی حمایت کی ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہندوستان کی تمام دوسری جماعتیں بھی جن میں کانگرس بھی شامل ہے۔ بلوچستان کو صوبجاتی خود اختیاری حکومت دیئے جانے کے حق میں ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ حکومت اس وقت تک بلوچستان کو خود اختیاری حکومت کے قابل نہیں سمجھتی۔ گول میز کانفرنس اور فرنچائز کمیٹی نے بھی اس کے متعلق کوئی سفارشات نہیں کیں۔ میں گورنمنٹ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان سندھ۔ اور پنجاب کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ بلوچوں کی ایک بہت بڑی آبادی بلوچستان سندھ اور پنجاب میں بستی ہے۔ بلوچستان کے لوگ اکثر اوقات سندھ اور پنجاب میں آکر لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں۔ وہ سطح تقریر کی آزادی سے مالا مال ہیں اور وہ اپنی تکالیف جیسے اپنی صوبجاتی کونسلوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور وہ کیوں کر لوکل سلیف گورنمنٹ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کہ وہ کیسے آزادی کے ساتھ کسی قسم کی بھی حرکت نہیں کر سکتے۔ اور اپنے وطنی بھائیوں کی بہتری کے لئے ایک حرف اپنی زبان سے نہیں نکال سکتے۔ اور پھر وہ بلوچستان کی بہبودی اور ترقی کے لئے رعایات اٹھنا شروع کرتے ہیں۔ مگر حکومت کی حکمت عمل بلوچستانیوں کو بجائے حوصلہ افزائی اور امداد کے ان پر تشدد شروع کر دیتی ہے۔ میں ایوان کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میر عبدالعزیز خان کرد کو جو صرف بلوچستان کی موجودہ حالت پر ہندوستانی اخبارات میں چند مضامین لکھتے رہے۔ اور تجویز پیش کی کہ حکومت کو خود بلوچستان کی حالت کو سدھارنا چاہئے۔ اور سرداروں سے درخواست کی کہ وہ اپنی قوموں کی تعلیمی حالت کو سنبھالنے کے لئے میدان عمل میں نکل آئیں۔ اور اپنی قوموں کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک کریں۔ گرفتار کر کے جرگے کے پیش کیا گیا۔ جس نے اس کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا دیدی۔ دوسری مثال خان عبدالصمد خان اچکزئی کی ہے جن میں بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کے جو کہ صدر میر خیر پور تھا۔ خان عبدالصمد خان نے کراچی میں ایک پبلک میٹنگ بلا کر گورنمنٹ سے کہا۔ کہ وہ بلوچستان کے لوگوں کی جائز تکالیف دور کرے اور وہاں کچھ اصلاحات نافذ کرے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یا نہیں علاوہ ازیں اس نے پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اس کو اخبار نکالنے کی اجازت دے۔ میں یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ کیا پیش آیا۔ میں بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر حکومت کا یہی رویہ رہا۔ اور بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ اس کا ایسا ہی سلوک رہا۔ تو میرے خیال میں وہ دن دور نہیں۔ جب ممکن ہے۔ بلوچستان میں بھی وہ حالت پیدا ہو جو کچھ سال پیشتر۔ سرحدی صوبہ میں تھی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ طاقتور حکومت بدترین حالات پر قابو پا سکنے میں کامیاب ہو جائیگی۔ اور اپنی من مانی کاروائی کریگی۔ لیکن میں اس کے ہمسایہ صوبہ سندھ میں رہنے کی حیثیت سے نہیں چاہتا۔ کہ اس قسم کی باتیں وہاں جاری رہیں۔ اسلئے میں حکومت پر واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کسی قسم اور پیشتر اسکے کہ وہاں پر شورش پھیلانے سے پہلے حکومت وہاں کے لوگوں کے مطالبات اور تکالیف کو دور کرنے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ میں مانتا کہ وہ موجودہ صورت میں وہ خود مختاری صوبہ نہیں حاصل کر سکتے مگر کیا وہ اس بات کے بھی حقدار نہیں کہ ان کو میونسپلٹی اور لوکل بورڈ وغیرہ کی صورت میں سیلف گورنمنٹ دی جائے کیا وہ اس کے بھی مستحق نہیں کہ وہ ہفتہ وار یا ماہوار اخبار نکال سکیں اور کیا انھیں اس امر کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ عام جلسوں میں حکومت کے متعلق کچھ کہہ سکیں اگر حکومت ان کو یہ باتیں نہ دیگی۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ حکومت کب تک کامیاب ہو سکتی ہے۔

بلاشبہ حکومت ہمیشہ بہانہ کرتی رہی ہے کہ [illegible] ان کا جرگہ اور وہاں کے سرداروں لوگوں کو اور دبا رہے ہیں۔ مگر کہ وہ کسی قسم کی خود اختیاری حکومت نہیں چاہتے۔ اور [illegible] سے کوئی تعلق نہیں۔ قوم جانتے ہیں کہ حکومت ہمیشہ سرداروں کی حمایت کرتی رہتی ہے کہ جاہل لوگ [illegible] لیکن یاد رہے کہ اب وہ دن [illegible] زیادہ اس پسند ہو گئے ہیں۔ [illegible] ہتھیار وغیرہ بھی نہیں ہیں اور سردار باوجود اس [illegible] کے بھی ان کو دبا رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا سلوک نہیں روا رکھتے۔ اور یہ سب اسلئے ہو رہا ہے کہ مضبوط حکومت ان کی پشت پر ہے۔ جو ان کو [illegible]

خیر مقدم اخبار نامدار بلوچستان جدید

از محمود ہیوطن متعلم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈا کراچی

اے بہاران گذشتہ پیدا بلوچستان جدید — صد مبارک اے گل رعنا بلوچستان جدید

مرحبا اے نونہال گلشن قوم بلوچ — مرحبا اے بلبل شیدا بلوچستان جدید

مرحبا خوش آمدی اے قیس لیلائے وطن — اے فدائے ملت بیضا بلوچستان جدید

اے انیس و ہمنوا عبدالصمد عبدالعزیز — اے مجاہد غیرت دنیا بلوچستان جدید

اے عزیز مصر ملک اے یوسف یعقوب قوم — مرحبا سرباز راہا بلوچستان جدید

خضر سان پائندہ باشد داد این مژدہ نسیم — ہست [illegible] عنقا بلوچستان جدید

بر زبان ہیوطن بیچارہ آمد این دعا

در ترقی یا خدا بادا بلوچستان جدید

Yousaf Aziz Magsi Chair

پکار رہی ہے۔ یہ ممکن تھا کہ لوگ ان سرداروں اور تمنداروں سے خود نبٹ لیتے۔ لیکن حکومت انگریزی ان کو بچائے ہوئے ہے۔ ایسے حالات میں کیا ہو سکتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو ... بلکہ خود انگریزی حکومت ہے ... لہٰذا ... کہ ... آزاد کا ... تاکہ وہ اپنی تکالیف حکومت کے سامنے رکھ سکیں۔

وہ نیک مرد قوم کا سردار ہوتا تھا
جو دیندار اور سمجھدار ہوتا تھا
یا جو بہادری میں زور رکھتا تھا ...
جنگی فنون میں ... طرار ہوتا تھا
سرداری آج اسکی ہے جو کوظلوم ہو
جو قوم و دین فروش ہو اور جاپلوس ہو

خان اچکزئی اور رفیق کرد کی یاد

عبدالعزیز کرد یہ اپیل کو تحریر

عبدالصمد کی ذات ... اچکزئی

(ظفر علی خان)

شکاری صاحبان کو خوشخبری

جناب من ہمارے یہاں ہر سامان متعلقہ شکار مثلاً رائفل، بندوق، کارتوس وغیرہ ہر قسم ولایت سے براہ راست بڑی کافی تعداد میں ... اور ہمارے نرخ بمقابلہ دوسرے کارخانوں کے نہایت ہی ارزاں ہیں۔ آپ ضرور ایک دفعہ آزمائش کریں۔

کارتوس ڈیپ شوٹ کارخانہ ایلی ۱۲ بور (ے۔ و۔ ی۔ ل) نہایت اعلیٰ قسم فی صدی

ایلی کارخانہ گرانڈ بریکس ڈائمنڈ سموکلس بارود ۱۲ - ۱۶ - ۲۰ بور	...
برٹش سموکلس ۱۲ بور	...
ڈبلہ سرولائتی بھرے ہوئے ۱۲ بور سموکلس بارود کے	...
ڈائمنڈ سموکلس بارود بھرکر نہایت طاقتور ہیں ۱۲ - ۱۶ بور	...
بیچیا بڑے پیتل کے سموکلس بارود ۱۲ بور	...
بندوق یکنالی امریکن ۳۲ انچ نالی ایجیکٹر ۱۲ بور	...
بندوق دونالی ولائتی مشہور کارخانہ ڈبلیو ڈبلیو گرینر کمپنی برمنگھم ولندن ۱۲ بور ۳۲ انچ نالی فی عدد ...	...

انکے علاوہ ہمارے دیگر دوسرے مشہور کارخانوں کی بندوقیں، رائفلیں ہر قسم بہت ارزاں قیمت سے مل سکتے ہیں۔ حاجت مند صاحب خط لکھنا بے نرخ دریافت کر سکتے ہیں۔

نوٹ:- یہ نرخ فری ڈیلیوری بلوچستان کے کسی بھی ریلوے اسٹیشن پر مل سکتے ہیں۔

سیٹھ عبدالعلی موسیٰ بھائی اینڈ سنز تاجران بندوق میرٹ روڈ کراچی شہر

جہان الیوبی

اچکزئی اسٹورس

بلوچستانیوں کی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کرکے اپنی دکان کھولی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیسی گھی اور نفیس دیگر اشیاء پنساری کپڑا وغیرہ وغیرہ ملتی ہیں۔ باوجود اسکے آپ کو ہر شے مقابلۃً ارزاں اور بارعایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافان کوئٹہ

نئی خبر

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ ... یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالی جناب حکیم حاجی عبدالرحمن خان صاحب قندھاری بازار کوئٹہ و بلوچستان نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی بھائیوں کی تکالیف کا احساس فرماتے ہوئے افغانی جنتری ۱۳۵۳ھ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں سال ... کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور ان کے مجرب نسخہ جات ... مفردہ ۔ اسرار عطاریہ فہرست ادویہ مرکب ... دواخانہ ... کے ساتھ دئے ہوئے ہیں۔ پشتو زبان میں ... بحث بھی کی گئی ہے ... کتاب ... امراض ... کے نہایت مفید نسخوں ... باوجود اسکے قیمت چار ... رکھی گئی ہے تاکہ تمام بلوچستانی ... فائدہ اٹھا سکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار رہیگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بلوچستان جدید بارنس سٹریٹ بندر روڈ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair